



صرف اردو کا ابتدائی رسالہ

جسے

انجمن حمایت اسلام لاہور نے

تالیف کیا

۱۳۰۶ھ ہجری المقدس

علی صاحبہا التَّحِيَّہُ وَالسَّلَامُ

مطبع اسلامی لاہور میں مولوی کرم بخش کے اہتمام سے چھپا

رجسٹری شدہ ہے۔ بے اجازت کوئی نہ چھاپے

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس وحدہ لاشریک لہی شان دیجھو۔ کہ اپنی قدرت۔ اپنی عظمت۔ اپنا جلال کیسے عجیب اور حیرت انگیز انقلابوں سے ظاہر کرتا ہے۔ دین اسلام کے وہ مخلص پیرو بندے جو اپنی اعلیٰ درجے کی دین داری۔ لیاقت۔ فضیلت۔ حسن اخلاق وغیرہ خوبیوں کے باعث آج کل کی مصلحت طلب قوموں کے بھی استاد بنے۔ انہیں کی تسلیں آج جاہل مطلق۔ بے ہنر محض اور اسلام کے مقدس اصولوں کی پابندی سے کوسوں دور ہیں۔ ان کی جہالت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بت پرست قومیں جن کے پاس اپنے مذہب کی حقیقت کی کوئی بھی عقلی اور نقلی دلیل نہیں۔ علانیہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہیں۔ پرہیز اپنی بے علمی اور نا لیاقتی سے ان کے جواب دینے کی بھی جرأت نہیں۔ عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک قصور سے ہی عقل کا آدمی بھی غلط ثابت کر سکتا ہے۔ وہ ہمارے خاتم المرسلینؐ کی نسبت سینکڑوں جھوٹے اور لغو بہتان باندھ کر عام لوگوں کے سامنے سناتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم ان کے لچر اور پوچ اعتراضوں کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہیں۔ یہ باتیں تو رہیں برکنار ریشن سکولوں میں ہمارے شائع المذنبین ۳ اور ہمارے دین کی نسبت وہ نا لائق الفاظ ہمارے لڑکوں کی زبان سے نکلوانے جاتے ہیں جن کا سننا بھی جائز نہیں۔ مگر بل بے ہنری نے غیرتی۔ کہ ہم اپنے لڑکوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بندوبست نہیں کرتے ہماری لڑکیوں کے عقائد بگاڑنے اور انہیں ناجائز آزادی سکھانے کو کبھی روپے پیسے کا لالچ دے کر۔ کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈال کر۔ کبھی دستکاری سکھانے کا وعدہ دے کر عیسائی معجزات جن سے پردہ کرنا وہی ضروری ہے۔ جیسا مردوں سے۔ ہمارے گھروں میں آتی ہیں۔ مگر دایے رے نادانی۔ کہ ہم ان نقصوں کے سامنے اور اپنی لڑکیوں کو ان گمراہ کرنے والی عورتوں کے نقصوں سے بچانے کی ہمت نہیں کرتے۔ بے ہنری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا۔ کہ جتنے رفیق پیشہ ہیں۔ وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں۔ چور۔ اچکے۔ مفلس۔ تلاش جتنے ہیں۔ اکثر مسلمان تہ تجربے۔ کجمن۔ بھانڈ۔ دوم۔ کل مسلمان۔ ان پڑھ۔ جاہل۔ بے ادب۔ گستاخ بھی ہیں۔ تو یہی مسلمان۔ دنیاوی علوم کو نہیں پڑھتے؟ اعلیٰ عہدوں پر کون ترقی نہیں کرتے؟ اپنی جائیدادیں کون بیچتے جاتے ہیں؟ یہی ہمارے بھائی مسلمان + اسلام کے پاک اصولوں کی پیروی چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جن قوموں کو انسانی لباس میں آئے ہوئے کچھ بہت مدت نہیں گزری۔ ان کا دل ازار مقولہ اہل اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ ہے۔ کہ اسلام انسانی نسلوں کے حق میں فائدہ رساں نہیں ہے۔ غرض دینی اور دنیوی دونوں طرح کی حالت میں تو بہت و ذلیل ہو رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ اور مل کر اس حالت سے نکلنے کی بجائے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے مسلمان بھائیوں کی بیخ کنی کر کے اسلام ہی کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔ اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی ترقی کا باعث سمجھتے ہیں۔ افسوس! افسوس!!

مندرجہ بالا نقصوں کے دور کرنے کے واسطے لاہور میں انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی ہے جس کے مقاصد یہ ہیں۔ اول مخالفین مذہب مقدس اسلام کے جواب تحریر یا تقریریں تہذیب کے ساتھ دینے۔ دوم مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کرنا۔ تاکہ وہ غیر مذہب والوں کی مذہبی تعلیم کے اثر سے محفوظ رہیں۔ سوم مفلس اور یتیم لاوارث بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا۔ تاکہ وہ اپنے دین و

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ و نصی علیؑ رسولہ الکریم صلعم

خدا۔ پاک۔ رسول۔ مقبول۔ کتاب۔ مدرسہ۔ لکھنا۔ پڑھنا۔
کھاتا ہے۔ پڑھیگا۔ پی۔ سے۔ تک اور اور جو کچھ ہم
منہ سے بولتے ہیں۔ اُس کو لفظ کہتے ہیں۔
پر پتھو! تم دیکھتے ہو۔ کہ جتنے لڑکے مدرسے میں پڑھتے
ہیں۔ وہ ایک ہی جماعت میں نہیں ہوتے۔ کتنی ہی جماعتوں
میں بٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سب لفظ بھی ایک
ہی طرح کے نہیں ہوتے۔ کئی قسموں پر بٹے ہوئے ہیں۔ جن
کا تھوڑا تھوڑا بیان ہم تمہیں اس کتاب میں بتائیگی۔
یہ بھی یاد رکھو۔ کہ جس علم سے لفظ کی قسمیں۔
اُن کے اول بدل کے طریقے اور اُن کی پہچان کا
ڈھنگ معلوم ہوتا ہے۔ اُس کا نام علم صرف ہے۔

سوالات

- ۱ کتاب۔ گھوڑا۔ آدمی۔ کھانا۔ وہ۔ ہیں۔ تو ان میں سے ہر ایک کیا ہے؟
- ۲ لفظ کیا ہوتا ہے؟ اور علم صرف میں کن باتوں کا بیان ہوتا ہے؟

لفظوں کی قسمیں

آدمی کے منہ سے جو لفظ نکلتے ہیں۔ اُن کے یا تو کچھ معنی ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے۔ جس لفظ کے معنی ہوں۔ اُسے کلمہ کہتے ہیں۔ جیسے احمد۔ ایک آدمی کا نام ہے۔ گھوڑا۔ ایک جانور کا نام ہے۔ بیری ایک درخت کا نام ہے۔ آیا۔ اِس سے کسی جانور یا شے کا کسی جگہ سے آچکنا معلوم ہوتا ہے۔ آکا۔ ایک لفظ ہے جو خوشی کے وقت بولا جاتا ہے * اور جس لفظ کے کچھ معنی نہ ہوں۔ اُسے مہمل کہتے ہیں۔ جیسے وماز۔ غائب۔ بائیں۔ جد مس *۔

مہمل لفظوں کو پڑھ کر تم جان گئے ہو گے۔ کہ یہ کسی کام کے نہیں۔ اِن سے کچھ فائدہ نہیں۔ کبھی کبھی یونہی بہاری زبان سے نکل جاتے ہیں۔ جیسے نماز وماز۔ یہاں وماز ایک مہمل لفظ ہے۔ جس کے کچھ معنی نہیں۔ اِسی واسطے ہم اِن مہمل لفظوں کا ذکر نہیں کریں گے۔ لیکن کلمے سے بڑے فائدے ہیں۔ کیونکہ یہی کلمے مل جل کر باتیں بن جاتی ہیں۔ جن سے ہم تم اپنے دل کا مطلب بیان کرتے ہیں۔ پر جس طرح سب لفظ ایک ہی طرح کے نہیں ہوتے۔ اُسی طرح سب کلمے بھی ایک ہی طرح کے نہیں *۔

کلمے کی تین قسمیں ہیں۔ جن کا ذکر آگے کیا جانا ہے۔ اُسے غور سے سنو اور خوب یاد رکھو *

سوالات

- ۱ لفظ کی کتنی قسمیں ہیں؟ اُن کا نام بتاؤ *
- ۲ کلمہ کسے کہتے ہیں؟ اُس کی کچھ مثالیں دو *
- ۳ مہل کیا ہوتا ہے؟ اس کتاب میں اُس کا ذکر کیوں نہیں لکھا گیا؟
- ۴ پیو۔ وتاب۔ قلمدان۔ اونٹ۔ مرق۔ کھانا۔ ووٹی۔ شمار۔ گارے۔ ان میں سے ہر ایک کس قسم کا لفظ ہے؟

کلمے کی قسمیں

- ۱ جو کلمہ کسی شے کا نام ہو۔ اُسے اسم کہتے ہیں۔ جیسے محمود۔ ایک آدمی کا نام۔ اونٹ۔ ایک جانور کا نام۔ لاہور۔ ایک شہر کا نام۔ رمضان۔ ایک مہینے کا نام۔ مدرسہ۔ ایسے مکان کا نام جس میں لڑکے پڑھا کرتے ہیں *
- ۲ جس کلمے سے کسی کام کا کسی وقت میں کرنا یا ہونا یا سہنا سمجھا جاتا ہے۔ اُسے فعل بولتے ہیں جیسے پڑھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گزرے ہوئے وقت میں کسی نے پڑھنے کا کام کیا۔ چلتا ہے۔ اس سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ اس سوچو وقت میں چلنے کا کام ہوتا ہے۔

مارا جائیگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو وقت اب آنے والا ہے۔ اُس وقت کوئی مار کو اپنے اوپر سہیگا۔ اسی طرح لکھا تھا۔ بولتا ہے۔ چل۔ دوڑیگا۔ پڑھا جائیگا۔ مست رو۔ نہیں گیا وغیرہ سب فعل ہیں *۔

۱۴ بعض کلمے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کے معنی دوسرے کلمے کے ساتھ ملے بغیر پورے پورے معلوم نہیں ہوتے۔ جیسے سے۔ تک۔ میں۔ پر۔ جب۔ تب۔ کہ۔ ان کو الگ الگ بولیں۔ تو کچھ معنی سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن جب یوں کہیں۔ گھر سے۔ بازار تک۔ کتاب میں۔ میز پر۔ جب کہو۔ تب آؤں۔ تو ان کلموں کے معنی سمجھے جاتے ہیں۔ پس جس کلمے کے معنی دوسرے کلمے کے ساتھ ملے بغیر پوری طرح معلوم نہ ہوں۔ اُسے حرف کہتے ہیں کلمے کی ان تینوں قسموں کا بیان کرنے سے پہلے کچھ ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔ جن کے جانے بغیر تم کلمے کی قسموں کا بیان اچھی طرح نہیں سمجھ سکو گے۔ انہیں غور سے سنو اور خوب یاد رکھو *۔

سوالات

- ۱ کلمے کی کتنی اور کونسی قسمیں ہیں ؟
- ۲ اسم کیا ہوتا ہے ؟ اُس کی پانچ مثالیں دو *۔

۳۴ فعل کسے کہتے ہیں؟ پانچ فعل بیان کرو +

۳۵ حرف کی تعریف کرو۔ پانچ حرف بتاؤ +

۵ کیا تھا۔ کلمہ۔ تم۔ کرو۔ سے۔ لاہور۔ جانور۔ پڑھیں۔ تک۔ میں۔ وقت۔

چھوڑتا ہوں۔ جو۔ درخت۔ کھا چکا۔ فعل۔ حرف۔ اسم۔ شہر۔ بیٹھا۔

لفظہ پر۔ ان میں سے ہر ایک کو نسا کلمہ ہے؟

واحد۔ جمع

دنیا میں کوئی چیز لو۔ وہ یا ایک ہوگی یا ایک سے زیادہ۔
جب ایک اکیلی شے ہو۔ تو اُسے واحد کہتے ہیں۔
جیسے قلم۔ پیالہ۔ گھوڑا۔ روٹی۔ مین۔ تو۔ وہ۔ اور جب ایک
سے زیادہ چیزیں ہوں۔ تو اُسے جمع کہتے ہیں۔
جیسے قلمیں۔ پیالے۔ گھوڑے۔ روٹیاں۔ ہم۔ تم۔ وہ۔ +

مذکر۔ مؤنث

ہر ایک جاندار یا تو نر ہوتا ہے یا مادہ۔ جیسے گھوڑا۔
کتا۔ چڑا۔ مرغ نر ہیں۔ اور گھوڑی۔ کتیا۔ چڑیا۔ مرغی مادہ۔
علم صرف میں نر کو مذکر اور مادہ کو مؤنث کہتے ہیں۔
بہجان چیزوں میں اگر چہ نر اور مادہ نہیں ہوتیں۔ پھر
بھی بعض چیزوں کو مذکر بولتے ہیں اور بعض کو مؤنث۔
جیسے پانی۔ پتھر۔ مدرسہ۔ کٹورا۔ کاغذ۔ دریا۔ مذکر بولے جاتے
ہیں۔ اور آگ۔ مٹی۔ دوات۔ کتاب۔ مسجد۔ مشک۔ مؤنث +

سوالات

- ۱ واحد کی تعریف کرو۔ جمع کے معنی بتاؤ *
- ۲ مذکر کیا ہوتا ہے اور مؤنث کیا؟
- ۳ چڑیا۔ گھوڑے۔ کتابیں۔ اینٹ۔ مرد۔ گائیں۔ مدرسہ۔ مرغیاں۔ تینتر۔
کپڑے۔ ان میں سے کون کون لفظ واحد ہے اور کون کون جمع۔
یہ بھی بتاؤ۔ کہ ان میں سے کونسا لفظ مذکر بولا جاتا ہے اور کونسا مؤنث *

۱۔ اسم کا بیان

تم جانتے ہو۔ کہ ہر ایک کتاب کو کتاب کہہ سکتے ہیں۔
 ہر ایک کتاب کو گلستاں نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح ہر ایک
 آدمی کو آدمی کہہ سکتے ہیں۔ پر ابراہیم نہیں کہہ سکتے۔ ہر ایک
 شہر کو شہر کہہ سکتے ہیں۔ پر لاہور نہیں کہہ سکتے۔ پس گلستاں۔
 ابراہیم۔ لاہور اور وہ سب لفظ جو صرف ایک شے پر
 ہی بولے جاتیں۔ اسم معرف کہلاتے ہیں۔ کتاب۔
 آدمی۔ شہر اور وہ سب لفظ جو خاص ایک چیز پر
 ہی نہ بولے جاتیں۔ اسم نکرہ ہوتے ہیں *
 اسم معرف اور نکرہ کی بھی الگ الگ کتنی ہی قسمیں
 ہیں۔ ان کا تھوڑا تھوڑا بیان جسے تم اچھی طرح سمجھ سکو
 نیچے لکھا جاتا ہے *

اسم معرفہ کی قسمیں

۱ کسی شے کا نام جو اُس کے سوا کسی اور پر نہ بولا جائے۔ اُسے اسم علم کہتے ہیں۔ جیسے محمود۔ ایک خاص آدمی کا نام ہے۔ مکہ ایک خاص شہر کا نام ہے۔ راوی۔ ایک خاص دریا کا نام ہے *

اسم علم کی کئی صورتیں ہیں۔ دیکھو۔ کبھی تو ناموں کو بگاڑ کر چھوٹا بنا لیتے ہیں۔ جیسے شمس الدین سے شتموں۔ کرم بخش سے کرموں۔ کبھی کسی شخص کا کوئی اچھا یا بُرا نام رکھ لیتے ہیں۔ جیسے بھینا کسی موٹے آدمی کا نام رکھ لیتے ہیں۔ پدا کسی ایسے آدمی کو کہنے لگتے ہیں۔ جو قد میں چھوٹا ہو اور ترت پھرت کام کرے۔ یاد رکھو۔ تم ایسے بُرے نام لیکر کسی کو نہ پکارنا۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ سرکار کی طرف سے کوئی عزت کا نام کسی شخص کا مقرر کیا جاتا ہے۔ جیسے خان بہادر۔ رائے بہادر۔ شمس العلماء۔ نجم الہند۔ نصرت الملک۔ دلاور جنگ۔ کبھی شاعر لوگ اپنا ایک چھوٹا سا نام رکھ لیتے ہیں اور شعروں میں لایا کرتے ہیں۔ جیسے ذوق۔ غالب۔ میر۔ ارشد۔ حالی *

۲ مجید کہاں ہے؟ مجید کو بلاؤ۔ جب مجید آئیگا۔ مجید کو انعام

دیا جائیگا۔ تم نے دیکھا۔ اس عبارت میں مجید چار دفعہ آیا ہے۔ جو بار بار منہ سے نکالنا کچھ اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے جب کبھی ایسی صورت ہوتی ہے۔ کہ ایک ہی کلمے کو بار بار بولنا پڑے۔ تو اُسے بار بار نہیں بولتے۔ ایک جگہ تو بول جاتے ہیں۔ باقی جگہوں میں اُس کی بجائے کوئی اور چھوٹا سا لفظ بول دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی عبارت کو یوں بولینگے مجید کہاں ہے؟ اُس کو بلاؤ۔ جب وہ آئیگا۔ اُس کو انعام دیا جائیگا۔ پس اُس اور وہ جو یہاں مجید کی جگہ بولے گئے ہیں۔ اور ان کے سوا وہ لفظ جو کسی اسم کی جگہ بولے جاتے ہیں۔ اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔ وہ کل چھ لفظ ہیں۔

واحد	وہ	تو	میں
جمع	وہ	تم	ہم

وہ واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ جیسے وہ لڑکا۔ وہ لڑکے۔

لیکن کسی کو تو کہنا اچھا نہیں۔ واحد کو بھی تم ہی کہنا چاہئے۔ اور تعظیم کی جگہ تم کہنا بھی اچھا نہیں۔ آپ کہنا چاہئے۔

کبھی کبھی یہ اوپر کے کلمے بدل کر اور طرح بولے جاتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

لفظ اصل		وہ لفظ جو اُس کی جگہ بولے جاتے ہیں۔
واحد	وہ	اُس
	تو	تجھ۔ تیرا۔ تیری۔ تیرے
	میں	مجھ۔ میرا۔ میری۔ میرے
جمع	وہ	اُن۔ اُنہوں۔ اُنہیں
	تم	تمہیں۔ تمہارا۔ تمہاری۔ تمہارے
	ہم	ہمیں۔ ہمارا۔ ہماری۔ ہمارے

۱۔ کوئی چیز جو دور یا نزدیک پڑی ہو۔ اُس کا ذکر کرتے وقت اشارہ کر کے کہتے ہیں۔ یہ چیز۔ وہ شے۔ اور اگر آدمی ہو۔ تو کہیں گے یہ آدمی۔ وہ آدمی۔ اور کبھی کہتے ہیں یہ۔ یعنی یہ شے یا یہ آدمی جو نزدیک ہے۔ وہ یعنی وہ چیز یا وہ آدمی جو دور ہے۔ یہاں یہ اور وہ ایسے لفظ ہیں جن سے اشارہ کیا گیا ہے۔ پس جس لفظ سے کسی شے کی طرف اشارہ کریں۔ اُسے اسم اشارہ بولتے ہیں۔ اور اسم اشارہ کے صرف دو ہی لفظ ہیں۔ یہ نزدیک کے واسطے وہ دور کے واسطے

یہ دونوں لفظ بدل کر بھی بولے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ بدل کر واحد کے لئے اِس۔ جمع کے لئے اِن

اور وہ بدل کر واحد کے لئے اُس۔ جمع کے لئے اُن

بولا جاتا ہے +

۱۴۴۴ تم دو چار بچے مل کر کہیں جا رہے ہو۔ راستے میں تمہیں ایک آدمی ملا۔ جس نے تمہارا سبق سنا۔ اِس کے بعد وہ تمہارے پاس سے کہیں ادھر ادھر چلا گیا۔ اب تم آپس میں اُس کا ذکر کرو گے۔ تو کہو گے۔ جس نے ہمارا سبق راستے میں سنا تھا۔ وہ بُرا عالم ہے۔ یہاں لفظ جس اُس آدمی کے لئے بولا ہے۔ جو تمہیں راہ میں ملا تھا۔ اور جب تک یہ نہ کہو۔ کہ ہمارا راستے میں سبق سنا تھا۔ تو لفظ جس کے کچھ معنی سمجھ میں نہیں آتے۔ اِس قسم کے لفظوں کو جو اسم کی جگہ بولے جاتے ہیں۔ اسم موصول کہتے ہیں۔ اور ہمارا راستے میں سبق سنا تھا۔ اِس عبارت کو جس میں اُس کا پتا بتایا گیا ہے۔ صلہ کہتے ہیں۔ اِس بیان سے معلوم ہوا۔ کہ اسم موصول وہ اسم ہے۔ جو کسی نامعلوم شے کے لئے بولا جائے۔ اور اُس کے آگے اُس کا بیان ہو جسے صلہ کہتے ہیں + اسم موصول اور صلہ مل کر ایک اسم کا کام دیتے ہیں۔ اور صرف یہ لفظ اسم موصول ہیں۔

جو۔ جونہا۔ جونسی۔ جونسی۔ جس۔ جن۔ جنہوں

سوالات

- ۱ اسم کی کس قسمیں ہیں؟ اور کیا کیا؟
- ۲ اسم معرفہ کی تعریف بتاؤ۔ اور اُس کی پانچ مثالیں سناؤ۔
- ۳ اسم معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ اُن کے نام لو۔
- ۴ علم کیا اسم ہوتا ہے؟ اُس کی پانچ مثالیں بتاؤ۔
- ۵ علم کی کتنی صورتیں ہیں۔ ہر ایک کی مثال دو۔
- ۶ اسم ضمیر کیا ہوتا ہے؟ دس ضمیریں بتاؤ۔
- ۷ طرح طرح کی ضمیریں جو تم نے پڑھی ہیں۔ ہر ایک کو ایک ایک فقرے میں بیان کرو۔
- ۸ ضمیر کیا فائز ہے۔ مثال دیکر سمجھاؤ۔
- ۹ اسم اشارہ کیا ہوتا ہے؟ کونسے لفظ اسم اشارہ ہیں؟
- ۱۰ یہ اور وہ میں کیا فرق ہے؟
- ۱۱ اِس۔ اُس۔ اِن۔ اُن کو فقروں میں لاکر بیان کرو۔
- ۱۲ اسم موصول کیا ہوتا ہے اور صلہ کسے کہتے ہیں؟
- ۱۳ اسم موصول کے کونسے لفظ ہیں؟ ہر ایک لفظ کے واسطے ایک ایک فقرہ بتاؤ۔
- ۱۴ اگرہ۔ ہم۔ احد۔ تمہارا۔ یہ۔ جوئے۔ رمضان۔ اُن۔ سعوی۔ ستارہ ہند۔ جنہوں۔ آپ۔ اِن میں سے ہر ایک کس قسم کا اسم معرفہ ہے؟

اسم نکرہ کی قسمیں

اسم نکرہ کی سات قسمیں ہیں۔ اسم ذات۔ اسم صفت۔ اسم استفہام۔ اسم مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ اسم حالیہ جن میں سے ہر ایک کا بیان آگے لکھا جاتا ہے۔ خوب غور سے سنو اور یاد رکھو۔

۱ آدمی۔ گھوڑا۔ صبح۔ شام۔ چاقو۔ بٹا۔ ان میں سے ہر ایک لفظ الگ الگ شے کو ظاہر کرتا ہے۔ آدمی کا لفظ بولیں تو اُس سے گھوڑا۔ صبح۔ شام۔ چاقو۔ بٹا نہیں سمجھے جاتے۔ اسی طرح لفظ صبح سے صبح کے سوا اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ پس یہ سب لفظ اور وہ اسم جس سے ایک شے کی اصلیت دوسری شے سے الگ معلوم ہو۔ اسم ذات کہلاتا ہے۔ اسم ذات سے کبھی تو کوئی اوزار سمجھا جاتا ہے۔ کبھی کوئی مکان یا وقت۔ کبھی کوئی خاص آواز۔ اور کبھی اُس سے کسی شے کا چھوٹا ہونا پایا جاتا ہے۔ جیسے اوپر کے لفظوں میں صبح ایک وقت کا نام ہے۔ چاقو ایک اوزار کا نام ہے۔ ایسے ہی مدرسہ ایک مکان کا نام ہے۔ دھت دھت ایک آواز ہے۔ اور پہاڑی سے ایک چھوٹا سا پہاڑ سمجھا جاتا ہے۔ اسم ذات کی ان

چاروں صورتوں کے الگ الگ نام ہیں۔ جن کا تھوڑا تھوڑا سا بیان نیچے لکھا جاتا ہے *

(۱) جس اسم ذات سے کسی چیز کا چھوٹا ہونا ظاہر ہو۔ اُسے اسم تصغیر کہتے ہیں۔ جیسے پیٹری۔ بچو ٹکڑا۔ ڈبیا *

جس اسم کی تصغیر بنانی ہو۔ اُس کے پیچھے لفظوں می۔ یڈ۔ ژا۔ ژری۔ لا۔ لی۔ وار۔ چم۔ ک

میں سے کوئی ایک لفظ بڑھا دیتے ہیں۔ اور کبھی کبھی اصل اسم میں کچھ اول بدل بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے پیال سے پیالی۔ لوٹا سے لٹیا۔ مکھ سے مکھڑا۔ پلنگ سے پلنگڑی کھاٹ سے کھٹولا۔ کونڈا سے کنڈالی۔ ٹٹو سے ٹٹوا۔ صندوق سے صندوقچہ۔ ڈھول سے ڈھولک *

(۲) جس اسم ذات کے معنی اوزار کے ہوں۔

اُسے اسم آلہ کہتے ہیں۔ جیسے چاقو۔ قلم۔ سل۔ بٹا۔ بیلن۔ پھکنی۔ چھلنی۔ نکیل۔ گھڑیاں۔ مسطر۔ مسواک۔ دستانہ۔ جھاڑو وغیرہ *

(۳) جو اسم ذات کسی جگہ یا کسی وقت کا نام

ہو۔ اُسے اسم ظرف کہتے ہیں۔ جیسے شہر۔ دریا۔ گھر۔ سرہانہ۔ شوالہ۔ جھرنہ۔ قلمدان۔ سسرال۔ پانڈانی۔

پھلواری۔ مسجد۔ مکتب۔ مدرسہ۔ کتب خانہ۔ رات۔ دن۔

صبح۔ شام۔ سال۔ مہینہ *

(۴) جس اسم ذات میں آواز کے معنی پائے

جائیں۔ اُسے اسم صوت کہتے ہیں۔ جیسے

دھت دھت۔ کائیں کائیں۔ کھٹ کھٹ۔ تڑاڑ وغیرہ *

۲ جس اسم سے کوئی شے اور اُس کی کوئی خاص

حالت دونوں اکٹھی سمجھی جائیں۔ اُسے اسم صفت

کہتے ہیں۔ جیسے بھوکا۔ اس سے ایک ایسی جاندار شے

سمجھی جاتی ہے۔ جو بھوک کی حالت میں ہو۔ ایسا ہی اور

لفظ اچھا۔ بُرا۔ سبز۔ کالا۔ نڈر۔ مین چلا۔ بہادر۔ لاہوری۔

عیسائی۔ دہلوی وغیرہ اسم صفت ہیں * گنتی کے عدد ایک۔

دو۔ تین وغیرہ۔ اور نمبر وار گنتی کے لفظ پہلا۔ دوسرا۔

پانچواں وغیرہ بھی اسم صفت سمجھے جاتے ہیں *

۳۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کچھ پوچھتے ہیں۔

انہیں اسم استفہام کہتے ہیں۔ اور وہ لفظ یہ ہیں۔

کون۔ کیا۔ کس۔ کئے۔ کتنا۔ کتنے۔ کتنی۔ کیوں

جیسے کون آیا؟ کیا کہا؟ کس نے لیا؟ کئے لڑکے آئے؟ تم نے

کتنا سبق پڑھا؟ کتنی بڑی کتاب ہے؟ تم کتنے آدمی ہو؟

وہ کیوں بھاگا؟

۴۔ جس طرح فعل سے کسی کام کا ہونا یا کرنا یا سہنا کسی وقت میں پایا جاتا ہے۔ اُسی طرح جس اسم سے کسی کام کا ہونا یا کرنا یا سہنا تو پایا جائے۔ پر اُس سے کوئی وقت نہ سمجھا جائے۔ اُسے اسم مصدر کہتے ہیں جیسے پڑھنا۔ لکھنا۔ کھانا۔ مارا جانا۔ چلنا۔ چلانا۔ نہ پینا۔ وغیرہ جس طرح ان اوپر کے مصدر کے آخر میں تا ہے۔ اسی طرح اردو میں ہر مصدر کے آخر میں تا ہوتا ہے۔ جسے علامت مصدر کہتے ہیں *

فعل کے معنی ہیں کام۔ اور ہر کام کا کرنے والا ضرور ہوتا ہے۔ جسے اُس فعل کا فاعل کہتے ہیں۔ جیسے احمد آیا۔ آیا فعل ہے اور احمد فاعل۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ فعل اور فاعل سے بات پوری نہیں ہوتی۔ کام کسی اور پر جا پڑتا ہے۔ جیسے احمد نے محمود کو بلایا۔ اگر کہیں احمد نے بلایا۔ تو بات پوری نہیں ہوتی۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کس کو بلایا۔ اسلئے محمود کے کہنے کی ضرورت ہے۔ پس محمود جس پر کام جا پڑا ہے۔ مفعول ہے *

جس طرح بعض فعل صرف فاعل کو اور بعض فعل فاعل اور مفعول دونوں کو چاہتے ہیں۔ اُسی طرح مصدر کے حال ہے۔ جو مصدر صرف فاعل کو چاہے۔ اُسے

لازم کہتے ہیں۔ جیسے ڈرنا۔ مرنا۔ آنا۔ ہونا۔ رونا وغیرہ۔
 کہ یہ صرف فاعل کو چاہتے ہیں۔ اور جو مصدر فاعل
 اور مفعول دونوں کو چاہے۔ اُسے متعدی کہتے ہیں۔
 جیسے کرنا۔ کھانا۔ پڑھنا۔ مارنا وغیرہ کہ یہ فاعل اور مفعول
 دونوں کو چاہتے ہیں *

کبھی کبھی لازم مصدر کو متعدی بھی بنا لیتے ہیں۔ اُس
 کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ علامت مصدر سے پہلے۔ یا مصدر کے
 پہلے حرف کے بعد الف بڑھا دیتے ہیں۔ یا پہلے حرف پر
 زبر ہو۔ تو الف۔ پیش ہو۔ تو واؤ۔ زیر ہو۔ تو یاء اُس
 کے پیچھے لگا دیتے ہیں۔ جیسے ڈرنا۔ چلنا۔ ہلنا۔ دہنا سے
 ڈرانا۔ چلانا۔ ہلانا۔ دہانا۔ اور ٹلنا۔ پلنا۔ بندھنا۔ مرنے سے
 ٹھاننا۔ پالنا۔ باندھنا۔ مارنا۔ اور رکنا۔ کھلنا۔ پسنا سے روکنا
 کھولنا۔ پسنا *

متعدی مصدر تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) جو صرف
 ایک مفعول کو چاہیں۔ جیسے پڑھنا۔ کہ چاہتا ہے پڑھنے
 والے کو جو فاعل ہے اور اُس چیز کو جو پڑھی جائے۔ اور وہ
 مفعول ہے۔ ایسا ہی لکھنا۔ مارنا۔ باندھنا وغیرہ *

(۲) ایسے مصدر جو دو مفعولوں کو چاہیں۔ جیسے دینا۔ کہ
 دیتا ہے دینے والے کو جو فاعل ہے۔ اور اُس شخص کو

جسے کوئی شے دینے والے نے دی۔ یہ پہلا مفعول ہے۔ اور اُس شے کو جو دی گئی۔ یہ دوسرا مفعول ہے۔ اسی طرح بخشنا۔ پڑھوانا۔ مروانا وغیرہ (۳) ایسے مصدر جو تین مفعولوں کو چاہیں۔ جیسے دلوانا۔ کہ چاہتا ہے دینے والے کو جو فاعل ہے۔ اور اُس شخص کو جسے چیز دی گئی۔ اور اُس چیز کو جو دی گئی۔ اور اُس شخص کو جس سے وہ چیز دلائی گئی۔ متعدی کی ان قسموں کا بیان سننے سے تم جان سکتے ہو کہ متعدی کو مفعول کی زیادتی کے لئے پھر متعدی بنا سکتے ہیں۔ سو اُس کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ علامت مصدر سے پہلے حرف وا زیادہ کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی اُس سے پہلے حرفوں میں کچھ تغیر بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے کٹنا۔ روکنا۔ ہانکنا۔ پیٹنا سے کٹوانا۔ رکوانا۔ ہنکوانا۔ پٹوانا۔ ایک شریر بچہ دہیات بچتا ہے۔ تو استاد اسے منع کرتا ہے اور کبھی مارتا ہے۔ تم آپس میں کہتے ہو۔ کہ شریر بچہ بکواس کر رہا تھا۔ اس لئے اُسے مار پٹی۔ یہاں بکواس اور مار دو لفظ ایسے ہیں۔ کہ اُن سے بچنے اور مارنے کی حالت اور اُن کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ پس جس لفظ سے مصدر لی حالت اور اُس کا اثر ظاہر ہو۔ اُسے حاصل مصدر کہتے ہیں۔ وہ یا تو مصدر کی علامت گرانے

سے بن جاتی ہے یا علامت گر اگر جو حرف باقی رہیں۔ اُن کو کچھ بدل کر اخیر میں ان نیچے لکھے ہوئے حرفوں کو ملانے سے بنتی ہے۔ وہ حرف یہ ہیں۔

ء-ی-ئی-ن-ٹ-ہٹ-ا-وا-اپ-ت-س

جیسے ڈرنا۔ مارنا سے ڈر۔ مار۔ چڑھنا۔ بچنا سے چڑھاؤ۔ بچاؤ۔ ہنسنا۔ بکنا سے ہنسی۔ بکری۔ سمانا۔ کمانا سے سمائی۔ کمائی۔

سوچنا۔ تھکنا سے سوچن۔ تھکان۔ ملنا۔ رکنا سے ملاوٹ۔ رکاوٹ۔ بلبلانا۔ گھبرانا سے بلبلاہٹ۔ گھبراہٹ۔ جھگڑنا۔ رگڑنا سے

جھگڑا۔ رگڑا۔ پھیلانا۔ بہلانا سے پھیلاوا۔ بہلاوا۔ ملنا سے

ملاپ۔ پڑھنا۔ لڑنا سے پڑھنت۔ لڑنت۔ بکنا سے بکواس۔

۵ کوئی کام ہو۔ آدمی یا تو اُسے اپنے اختیار سے کر سکتا ہے۔

یا اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا۔ جیسے مارنا۔ رونا۔ جب چاہتے

آدمی کسی کو مار سکتا ہے اور خود رو سکتا ہے۔ مگر مرنا ایسا

نہیں آدمی جب چاہے۔ مرنے نہیں سکتا۔ پس جو لفظ اُس

آدمی یا چیز کو ظاہر کرے جس نے کام اپنے

اختیار یا اُسے اختیار ہی سے کیا۔ اُسے اسم فاعل

کہتے ہیں۔ جیسے رونے والا۔ مرنے والا۔

اسم فاعل ہمیشہ مصدر سے اِس طرح بنایا جاتا ہے۔

کہ مصدر کے الف کو یاے مجہول سے بدل کر اخیر میں

وَالَا واحد مذکر کے لئے۔ وَاکے جمع مذکر کے لئے۔ اور
 والی مؤنث کے لئے بڑھاتے ہیں۔ یا مصدر کے اخیر سے ا
 الف کو گرا کر پیچھے لفظ ہار بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے مرنہ۔
 ہونا سے مرنے والا۔ ہونے والا۔ مرن ہار۔ ہون ہار۔
 فارسی زبان کے اسم فاعل بھی اُردو میں بولے
 جاتے ہیں۔ اُن کے اخیر میں اِن لفظوں میں سے کوئی
 ایک لفظ ہوتا ہے۔

نذہ۔ گیر۔ گار۔ گر۔ بان۔ مند۔ ناک۔ گیں۔ ور
 جیسے زندہ۔ پرندہ۔ دستگیر۔ خدمتگار۔ آہنگر۔ شتر بان۔
 دولتمند۔ خوفناک۔ نغمکین۔ طاقتور۔

عربی زبان کے اسم فاعل بھی اُردو میں بہت آتے
 ہیں۔ جیسے عالم۔ جاہل۔ ظالم۔ مناسب۔ منصف۔

۶ جو اسم اُس آدمی یا چیز کو بتائے جس پر
 کام واقع ہو۔ اُسے اسم مفعول کہتے ہیں۔
 جیسے مرا ہوا۔ مارا گیا۔ اِس کے اخیر میں ہوا یا گیا
 میں سے کوئی ایک لفظ ہوتا ہے۔ جن کا آخری
 الف جمع مذکر میں یاے مجہول سے اور مؤنث میں
 یاے معروف سے بدل جاتا ہے۔ جیسے مرے ہوئے۔
 مری ہوئی۔ کبھی اِس کے آخر میں سے گیا اور ہوا

اڑا بھی دیتے ہیں۔ جیسے بچا۔ پسا۔ مُنڈا۔
 کبھی کبھی فارسی۔ عربی اسم مفعول بھی اُردو میں
 آتے ہیں۔ جیسے مردہ۔ کُشتہ۔ بستہ فارسی اسم مفعول
 ہیں۔ اور مصروف۔ مشغول۔ مذکور۔ معلوم۔ مکرم۔ معظم

عربی اسم مفعول +

۷ جو اسم فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر
 کرے۔ اُسے اسم حالیہ کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ
 مصدر کی علامت یعنی تا کو تا سے بدلانے اور کبھی
 اُس کے بعد ہوا بڑھانے سے بن جاتا ہے۔ جیسے ہنسا
 سے ہنستا۔ ہنستا ہوا + اس کے الف بھی جمع مذکر
 میں یاے مجہول سے اور مؤنث میں یاے معروف
 سے بدل جاتے ہیں +

سوالات

- ۱ اسم نکرہ کسے کہتے ہیں؟ اُس کی پانچ مثالیں دو +
- ۲ اسم نکرہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کا نام دو +
- ۳ اسم ذات سے کیا مراد ہے؟ اُس کی قسمیں بتاؤ +
- ۴ اسم تصغیر کیا ہوتا ہے؟ اُس کی پانچ مثالیں بیان کرو +
- ۵ اسم تصغیر کی نشانیاں اور ہر ایک کی ایک ایک مثال بتاؤ +
- ۶ اسم آلہ کیا ہوتا ہے؟ اُس کی چار مثالیں دو +

- ۷ اسم ظرف کی تعریف سناؤ *
- ۸ اسم صحت کیا ہوتا ہے ؟ اُس کی چار مثالیں دو *
- ۹ اسم صفت کی تعریف کرو۔ اُس کی تین مثالیں بھی دو *
- ۱۰ عدد سے کیا مراد ہے ؟ اور وہ کیسے اسم ہوتے ہیں ؟
- ۱۱ اسم مصدر کیا ہوتا ہے ؟ اُس کی علامت کیا ہے ؟
- ۱۲ فاعل کسے کہتے ہیں اور مفعول کسے ؟ مثال دیکر سمجھاؤ *
- ۱۳ مصدر لازم اور متعدی کیا ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی مثالیں دو *
- ۱۴ کیا مصدر لازم متعدی بن سکتے ہیں ؟ بننے ہیں۔ تو کیونکر ؟ مثالیں دو *
- ۱۵ متعدی مصدر کو پھر متعدی بنا سکتے ہیں یا نہیں ؟ اگر بنا سکتے ہیں۔ تو اُس کا کیا قاعدہ ہے ؟ مثال دے کر بیان کرو *
- ۱۶ حاصل مصدر سے کیا مراد ہے ؟ کیونکر بنتے ہیں ؟ مثالیں دو *
- ۱۷ اسم فاعل کی تعریف کرو۔ وہ کیونکر بنتا ہے ؟ مثالیں بناؤ *
- ۱۸ اسم مفعول کی تعریف کرو۔ وہ کیونکر بنتا ہے ؟ مثالیں سناؤ *
- ۱۹ اسم حالیہ کسے کہتے ہیں ؟ کیونکر بنتا ہے ؟ سات مثالیں دو *
- ۲۰ صبح۔ دوات۔ بچہ نگر۔ پھکنی۔ مسجد۔ کھٹ کھٹ۔ بہادر۔ پندرہ۔ کیوں۔ چلنا۔ دسواں۔ کرنا۔ مذی۔ پڑھنا۔ دینا۔ کماٹی۔ ہون مار۔ خوفناک۔ ہا۔ مرا۔ کشتہ۔ معلوم۔ مردود۔ مغرور۔ کاہل۔ غافل۔
- ان میں سے ہر ایک کو نسا اسم لکھہ ہے ؟

تذکیر و تائینث

مؤنث سے مذکر بنانے کو تذکیر اور مذکر سے مؤنث بنانے کو تائینث کہتے ہیں۔ اگر مذکر کے اخیر میں الف ہو۔ تو مؤنث بنائے میں وہ یا سے معروف سے بدل جاتا ہے۔ جیسے گھوڑا سے گھوڑی۔ اونچا سے اونچی۔ اور جب مذکر لفظ کے بعد الف نہ ہو۔ تو یا سے معروف۔ فی۔ ن۔ میں سے کوئی سا ایک لفظ بڑھا ئینگے۔ جیسے کبوتر سے کبوتری۔ مور سے مورنی۔ ناگ سے ناگن۔

یہ قاعدے اکثر جانداروں کے لئے تھے۔ بیجان چیزوں میں ضروری نہیں۔ کہ جو لفظ مذکر بولے جاتے ہیں۔ انہی کو اول بدل کر مؤنث بول دیا کریں۔ جیسے گھی۔ پانی۔ تھانہ۔ احسان۔ انعام۔ رونا مذکر لفظ ہیں۔ ان کے مؤنث نہیں۔ ایسے ہی بکواس۔ آگ۔ قصا۔ تقریر۔ رخصت۔ کوشش مؤنث ہیں۔ ان کے مذکر نہیں۔ اسی واسطے بیجان چیزوں میں مذکر و مؤنث کا پہچانا سننے سنانے سے ہی آتا ہے۔ اگرچہ کچھ قاعدے بھی ہیں۔ پر پورے پورے نہیں۔ اس لئے بیان نہیں کئے جاتے۔

وحدت و جمع

واحد سے جمع بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ واحد اسم کے پیچھے مذکر میں یا سے مجہول۔ یا داو مجہول اور نون غنہ۔ اور مؤنث

میں داو مجھول اور نون غنہ۔ یا الف اور نون غنہ۔ یا یاے مجھول
و نون غنہ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے لڑکا سے لڑکے۔ لڑکوں۔ لڑکی سے
لڑکیوں۔ لڑکیاں۔ اور بُو سے بوئیں +

سوالات

- ۱ تذکرہ تانیث سے کیا مراد ہے ؟
- ۲ مؤنث بنانے کے قاعدے بتاؤ اور مثالیں دو +
- ۳ وحدت اور جمع سے کیا مراد ہے ؟
- ۴ جمع بنانے کے قاعدے بیان کرو اور مثالیں دو +

۲۔ فعل کا بیان

تم پڑھ چکے ہو۔ کہ فعل کا ہونا۔ کرنا یا سہنا کسی وقت میں
ہوا کرتا ہے۔ وقتوں میں سے جو وقت گزر چکا ہے۔ اُسے
ماضی کہتے ہیں۔ جو وقت موجود ہے۔ اُسے حال اور
جو وقت آگے آئیگا۔ اُسے مستقبل بولتے ہیں +
جس طرح مصدر کی دو قسمیں لازم اور متعدی ہیں۔ اسی
طرح فعل بھی لازم یا متعدی ہوگا +

فعل متعدی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ جس فعل کا فاعل
معلوم ہو۔ اُسے معروف۔ اور جس کا فاعل معلوم نہ
ہو۔ اُسے مجھول کہتے ہیں۔ جیسے احمد نے پڑھا۔ یہاں پڑھا

کا فاعل احمد معلوم ہے۔ اور احمد مارا گیا میں مارنے والا معلوم نہیں۔ اس لئے پڑھا فعل معروف ہے۔ اور مارا گیا فعل مہول* یہ بھی یاد رکھو۔ کہ جس فعل سے اُس کا کیا جانا پایا جائے۔ اُسے فعل مثبت کہتے ہیں۔ ایسے فعل پر لفظ نہیں ہوا کرتا۔ جیسے پڑھا اور مارا گیا دو نو فعل مثبت ہیں۔ اور جس فعل سے اُس کا نہ کیا جانا پایا جائے۔ اُسے فعل منفی کہتے ہیں۔ ایسے فعل پر ہمیشہ لفظ نہیں ہوا کرتا ہے۔ جیسے نہیں پڑھا۔ نہیں مارا گیا دو نو فعل منفی ہیں* اِس بیان سے معلوم ہوا۔ کہ فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں۔

مثبت معروف۔ جیسے پڑھا

منفی معروف۔ جیسے نہیں پڑھا

مثبت مہول۔ جیسے پڑھا گیا

منفی مہول۔ جیسے نہیں پڑھا گیا

اور فعل لازم کی صرف دو قسمیں ہیں۔

مثبت معروف۔ جیسے آیا

منفی معروف۔ جیسے نہیں آیا

ہر ایک فعل کا فاعل کبھی تو وہ ہوتا ہے جو بات کر رہا ہے۔ اور کبھی وہ شخص جس سے بات کی جائے۔ اور کبھی ان دو نو کے سوا کوئی اور ہوتا ہے۔ جس کا ذکر کیا جائے۔ اس لئے

ہر ایک فعل ان تینوں طرح پر بدل کر آتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک حالت کو صیغہ کہتے ہیں۔ یعنی جب فعل کا فاعل بات کرنے والا ہو۔ تو اُس فعل کا صیغہ متکلم (بات کرنے والا) ہوگا۔ اور جب فعل کا فاعل وہ ہو جس سے بات کی جائے۔ تو اُس کا صیغہ مخاطب (جس سے بات کی جائے) یا حاضر (جو سامنے موجود ہو) ہوگا۔ اور اگر فعل کا فاعل متکلم اور مخاطب کے سوا کوئی اور ہو۔ تو اُس کا صیغہ غائب (جو موجود نہ ہو) ہوگا۔

پھر متکلم۔ مخاطب اور غائب میں سے ہر ایک واحد ہوگا یا جمع۔ مذکر ہوگا یا مؤنث۔ اس لئے ہر ایک فعل کے بارہ صیغے ہوتے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

واحد مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب
واحد مذکر حاضر	جمع مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مؤنث حاضر
واحد مذکر متکلم	جمع مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مؤنث متکلم

سوالات

- ۱ زمانے کتنے ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو۔
- ۲ فعل معروف اور فعل مجہول سے کیا مراد ہے؟ مثال دیکر سمجھاؤ۔
- ۳ فعل مثبت اور فعل منفی کی تعریف متاؤ۔ مثالیں بھی دو۔

۴ فعل متعدی کی قسمیں بناؤ۔ مصدر بنانا سے اُس کی مثالیں دو +

۵ تکلم۔ مخاطب اور غائب کیے کیا معنی ہیں ؟

۶ کل کتنے صیغے ہیں ؟ اور کیا کیا ؟

فعل کی قسمیں

فعل کی چھ قسمیں ہیں۔ ماضی۔ مضارع۔ حال۔ مستقبل۔ امر۔ نہی +

۱۔ فعل ماضی

جس فعل کا ہونا۔ کرنا یا سہنا گزرے ہوئے زمانے میں سمجھا جائے۔ اُسے فعل ماضی کہتے ہیں۔ جیسے اُس نے کیا۔ اُس نے کیا ہے۔ وہ لایا تھا۔ تم گئے ہو گے وغیرہ +

فعل ماضی کی بھی چھ قسمیں ہیں۔ ماضی مطلق۔ ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی استمراری۔ ماضی شکیہ۔ ماضی تمنائی۔ چنانچہ ہم پہلے ماضی کی ان قسموں کا بیان نکھتے ہیں۔ پھر فعل کی اور قسموں کا بیان کریں گے +

(۱) ماضی مطلق

جس فعل کا کیا جانا گزرے ہوئے زمانے میں سمجھا جائے اور اُس زمانے کا دور۔ نزدیک ہونا یا کام میں کوئی شک نہ ہو ہمیشہ پائی جائے۔ تو اُسے فعل ماضی مطلق کہتے ہیں۔ جیسے اُس نے کیا۔ وہ آیا +

فعل ماضی مطلق کے لازم اور متعدی صیغے نیچے لکھے جاتے ہیں۔ انہیں خوب یاد رکھو۔

اثبات فعل ماضی مطلق معروف متعدی

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُس نے لیا	انہوں نے لیا	تو نے لیا	تم نے لیا	میں نے لیا	ہم نے لیا

اثبات فعل ماضی مطلق معروف لازم

مذکر	وہ آیا	وہ آئے	تو آیا	تم آئے	میں آیا	ہم آئے
مؤنث	وہ آئی	وہ آئیں	تو آئی	تم آئیں	میں آئی	ہم آئیں

ماضی مطلق مصدر سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ مصدر کی علامت یعنی حرف نا دور کر کے دیکھیں۔ اگر اخیر میں الف یا واؤ ہو۔ تو اُس کے پیچھے یا۔ اور اگر ان کے سوا کوئی اور حرف ہو۔ تو الف بڑھا دیں۔ جیسے آنا اور بونا سے آیا اور بویا۔ لینا سے لیا۔ یہ واحد غائب کا صیغہ ہوگا۔ اور متعدی فعل میں اس کی صرف فاعل کی ضمیریں بدل کر اور صیغے بن جائیں گے۔ جیسا کہ اوپر کی گردان سے ظاہر ہے۔ مگر لازم فعل میں سب واحد مذکروں کے صیغے تو واحد غائب ہی کی طرح رہیں گے۔ جمع مذکروں میں اخیر کا الف یاے مجہول سے۔ واحد مؤنثوں میں یاے معروف سے اور جمع مؤنثوں میں یاے معروف اور فون غنہ سے بدل جائیگا۔ جیسا کہ اوپر کی گردان میں ہے۔

(۲) فعل ماضی قریب

جس فعل سے قریب کا گزرا ہو ا زمانہ سمجھا جائے
اُسے فعل ماضی قریب کہتے ہیں۔ جیسے اُس نے کیا ہے۔

وہ آیا ہے

نشانیوں کے تحت قریب معروف متعدی

جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تم نے کیا،	میں نے کیا ہے	ہم نے کیا ہے

نشانیوں کے تحت معلوم معروف لازم

وہ آیا ہے	وہ آیا ہے	تم آئے ہو	میں آیا ہوں	ہم آئے ہیں
وہ آئی ہے	وہ آئی ہے	تم آئی ہو	میں آئی ہوں	ہم آئی ہیں

ماضی قریب ماضی مطلق سے بنتا ہے۔ متعدی ہو۔ تو ہر ایک صیغہ پر صرف حرف ہے بڑھا دو۔ لازم ہو۔ تو واحد مذکر غائب اور حاضر پر ہے۔ واحد مذکر متکلم پر ہوں۔ جمع مذکر غائب اور متکلم پر ہیں۔ جمع مذکر حاضر پر ہو بڑھاؤ۔ سوئت میں غوں میں ماضی مطلق صیغہ واحد غائب پر اوپر کی ترتیب سے ہے۔ ہیں۔ ہو۔ ہوں بڑھائے جائینگے۔ جیسا کہ گردان سے ظاہر ہے۔

(۳) فعل ماضی بعید

جس فعل سے دور کا گزرا ہو ا زمانہ سمجھا جائے۔ اُسے ماضی بعید کہتے ہیں۔ جیسے اُس نے کیا تھا۔ وہ آیا تھا۔

اثبات فعل ماضی بعید معروف متعدی

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُس نے لیا تھا	انہوں نے لیا تھا	تو نے لیا تھا	تم نے لیا تھا	میں نے لیا تھا	ہم نے لیا تھا

اثبات فعل ماضی بعید معروف لازم

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُس آئی تھی	وہ آئی تھیں	تو آئی تھی	تم آئی تھیں	میں آئی تھی	ہم آئی تھیں

ماضی بعید متماہی ماضی مطلق - حدی کے صیغہ پر تھے ہر زمانہ سے بنتی ہے۔ اور ماضی بعید لازم کے واہم ذکر حسیہ ماضی مطلق کے ان صیغوں پر تھا۔ اور جمع مذکر صیغہ ماضی مطلق کے ان صیغوں پر تھے بڑھانے سے بنتے ہیں۔ اور مؤنث صیغہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب مؤنث پر واحدوں میں تھی اور جمعوں میں تھیں بڑھانے سے بنتے ہیں۔

(۴) ماضی استمراری

جس فعل کا ہمیشہ اور بار بار ہونا گزرے ہوئے زمانے میں سمجھا جائے۔ اُسے فعل ماضی استمراری کہتے ہیں۔ جیسے وہ لیتا تھا۔ وہ آتا تھا۔

اثبات فعل ماضی استمراری معروف متعدی

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُس لیتا تھا	وہ لیتے تھے	تو لیتا تھا	تم لیتے تھے	میں لیتا تھا	ہم لیتے تھے
وہ لیتی تھی	وہ لیتی تھیں	تو لیتی تھی	تم لیتی تھیں	میں لیتی تھی	ہم لیتی تھیں

لازم اور متعدی صیغے ایک ہی طرح ہوتے ہیں۔ بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ مصدر کے اخیر سے تا ہٹا کر واحد مذکروں پر آتا تھا۔ جمع مذکروں پر تے تھے۔ واحد مؤنثوں پر تی تھی۔ جمع مؤنثوں پر تی تھیں بڑھادیں +

(۵) ماضی شکبیہ
جس فعل کا گزرے ہوئے زمانے میں ہونا شک کے ساتھ سمجھا جائے۔ اُسے ماضی شکبیہ کہتے ہیں۔ جیسے اُس نے کیا ہوگا۔ وہ آیا ہوگا +

اثبات فعل ماضی شکبیہ معروف متعدی

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر یا مؤنث اُس نے کیا ہوگا	اُنہوں نے کیا ہوگا	تو نے کیا ہوگا	تم نے کیا ہوگا	میں نے کیا ہوگا	ہم نے کیا ہوگا

اثبات فعل ماضی شکبیہ معروف لازم

مذکر	وہ آیا ہوگا	وہ آئے ہوئے	تو آیا ہوگا	تم آئے ہوئے	میں آیا ہوگا	ہم آئے ہوئے
مؤنث	وہ آئی ہوگی	وہ آئی ہوگی	تو آئی ہوگی	تم آئی ہوگی	میں آئی ہوگی	ہم آئی ہوگی

ماضی شکبیہ متعدی کے صیغے ماضی مطلق کے صیغوں پر لفظ ہوگا بڑھانے سے بنتے ہیں۔ اور ماضی شکبیہ لازم کے مذکر صیغے ماضی مطلق لازم کے صیغہ واحد مذکر غائب اور حاضر پر ہوگا۔ واحد مذکر متکلم پر ہوگا۔ جمع مذکر غائب اور متکلم پر ہوئے۔ جمع مذکر حاضر پر ہوئے۔ اور مؤنث صیغے ماضی مطلق لازم ہوگے بڑھانے سے بن جاتے ہیں۔ اور مؤنث صیغے ماضی مطلق لازم

کے صیغہ واحد مؤنث غائب پر ہونگی واحد غائب اور حاضر کے دونوں صیغوں کے لئے۔ ہونگی بواو معروف واحد متکلم کے واسطے۔ اور ہونگی بواو مجہول جمع غائب اور متکلم کے لئے بڑھانے سے بن جاتے ہیں۔

(۶) ماضی تمنائی

جس فعل سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی قسم کی خواہش پائی جائے۔ اُسے فعل ماضی تمنائی کہتے ہیں۔ اس کے پہلے تنہا یا شرط کا کوئی حرف ضرور آتا ہے۔ جیسے کاش آتا۔ اگر لیتا۔ اس کے متعدی اور لازم دونوں حالتوں کے ایک ہی صیغہ ہیں۔

اثبات فعل ماضی تمنائی معروف لازم

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	دہ آتا	وہ آتے	تو آتا	تم آتے	میں آتا	ہم آتے
مؤنث	وہ آتی	وہ آتیں	تو آتی	تم آتیں	میں آتی	ہم آتیں

مصدر کی علامت دور کر کے واحد مذکروں کے لئے آتا۔ جمع مذکروں کے لئے آتے۔ واحد مؤنثوں کے واسطے تی۔ جمع مؤنثوں کے لئے تیں بڑھا دو۔ تو ماضی تمنائی کے صیغہ بن جائینگے۔

۲۔ فعل مضارع

جس فعل کا ہونا حال اور مستقبل دونوں زمانوں میں سمجھا جائے۔ اُسے فعل مضارع کہتے ہیں۔ جیسے آئے اب یا آئندہ۔

اثبات فعل مضارع معروف لازم

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ آئے	وہ آئیں	تم آؤ	میں آؤں	ہم آئیں	

مضارع کے متعدی اور لازم دونوں حالتوں میں ایک ہی طرح کے صیغے ہوتے ہیں۔ بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ مصدر سے اُنس کی علامت دور کر کے دیکھیں۔ اگر اخیر کا حرف الف۔ واؤ یا یے ہو۔ تو و سے یا ئے۔ اور اگر ان کے سوا کوئی اور ہو۔ تو یا سے مجہول بڑھائیں۔ اسی طرح واحد غائب اور حاضر کے صیغے بنیں گے۔ جمع غائب اور متکلم میں اِس کے بعد نون غنہ بڑھا دو۔ جمع حاضر میں بجائے و سے یا ئے یا سے کے و یا و بڑھاؤ۔ واحد متکلم میں جمع حاضر کے صیغے کے بعد نون غنہ بڑھاؤ۔ اور واد کو معروف کر دو۔ مذکر اور مؤنث کے صیغوں میں کچھ فرق نہیں ہوتا *۔

۳۔ فعل حال

جس فعل کا ہونا حال کے زمانے میں سمجھا جائے۔ اُسے فعل حال کہتے ہیں۔ جیسے وہ آتا ہے۔ وہ لیتا ہے *۔

مذکر	وہ آتا ہے	وہ آتے ہیں	تو آتا ہے	تم آتے ہو	میں آتا ہوں	ہم آتے ہیں
مؤنث	وہ آتی ہے	وہ آتی ہیں	تو آتی ہے	تم آتی ہو	میں آتی ہوں	ہم آتی ہیں

ماضی تہائی کے مذکر صیغوں پر واحد غائب اور حاضر کے لئے ہے۔
 جمع غائب اور متکلم کے لئے ہیں۔ جمع حاضر کے واسطے ہو اور واحد
 متکلم کے لئے ہوں بڑھا دو۔ مؤنث صیغوں کے لئے ماضی تہائی
 کے صیغہ واحد غائب مؤنث پر اوپر کی تفصیل کے مطابق ہے۔
 ہیں۔ ہو۔ ہوں بڑھا دو +

(۴) فعل مستقبل

جس فعل کا ہونا آنے والے زمانے میں سمجھا جائے۔
 اسے فعل مستقبل کہتے ہیں۔ جیسے وہ آئیگا۔ وہ لیگا +
 اثبات فعل مستقبل معروف متعدی

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ لیگا	وہ لیگے	تو لیگا	تم لوگے	میں لوگنا	ہم لیگے
مؤنث	وہ لیگی	وہ لیگیں	تو لیگی	تم لوگی	میں لونگی	ہم لیگیں

مضارع کے صیغوں پر واحد مذکروں میں گاہ۔ جمع مذکروں میں
 گے اور مؤنثوں میں گئی بڑھا دو۔ تو مستقبل کے صیغے بن جائیگے +

(۵) فعل امر

فعل امر وہ ہے جس میں کام کرنے پر حکم پایا جائے
 جیسے آ۔ لے۔ آٹھ۔ جا۔ دے۔ کر +

فعل امر معروف لازم

	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر مؤنث	تو آ	تم آؤ	وہ آوے یا آئے	وہ آویں یا آئیں	میں آؤں	ہم آویں یا آئیں

مصدر سے تا دور کرو۔ تو واحد حاضر کا صیغہ بن جائیگا۔ اس پر
 و بڑھا۔ تو جمع حاضر کا صیغہ بنیگا۔ باقی صیغے مضارع جیسے ہیں۔
 اور انہیں امر غائب کہتے ہیں *

امر کے مذکر اور مؤنث صیغے ایک ہی طرح ہوتے ہیں۔ اور وہ
 ہمیشہ مثبت ہوتا ہے۔ منفی نہیں ہوتا۔ کیونکہ امر منفی ہی کا
 نام نہی ہے *

(۶) فعل نہی
 فعل نہی وہ ہے جس سے فعل کے نہ کرنے کا حکم
 پایا جائے۔ جیسے مت آ۔ نہ لے۔ نہ دے۔ مت رو *

فعل نہی معروف لازم

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر مؤنث مت آ	مت آؤ	وہ نہ آئے یا آئے	وہ نہ آئیں یا آئیں	میں نہ آؤں	ہم نہ آویں یا آئیں

نہی کے صیغے امر پر مست یا نہ بڑھانے سے بن جاتے ہیں۔
 نہی کو مثبت اور منفی کہنا درست نہیں۔ کیونکہ وہ امر منفی ہے *

مجهول بنانے کا قاعدہ

کسی مصدر کے ماضی مطلق پر جانا زیادہ کرنے سے مصدر
 مجهول بنتا ہے۔ پھر اُس سے جو نسا فعل چاہو۔ قاعدے
 کے موافق بنا لو۔ جیسے یا گیا۔ یا جاتا۔ یا جاتا ہے۔ یا جائیگا
 یا جائے۔ یا جا وغیرہ *

فعل منفی بنانے کا قاعدہ

امر اور نہی کے سوا باقی سب فعل منفی ہو سکتے ہیں۔ جو ہر ایک فعل پر حرف نہیں بڑھانے سے بن جاتے ہیں۔ جیسے نہیں آیا۔ نہیں آتا ہے۔ نہیں آئیگا۔ نہیں لیا گیا وغیرہ *۔

سوالات

- ۱ فعل کی کئی قسمیں ہیں ؟ اور کیا کیا ؟ مثالیں دو *۔
- ۲ فعل ماضی کی تعریف کرو۔ اُس کی قسمیں بناؤ *۔
- ۳ فعل ماضی مطلق کیا ہوتا ہے ؟ کیونکر بنتا ہے ؟
- ۴ ماضی مطلق معروف متعدی اور لازمی کی گردان کرو اور دونوں کا فرق بتاؤ *۔
- ۵ ماضی قریب کیا ہے ؟ کیونکر بنتا ہے ؟ اُس کی لازمی اور متعدی کی گردانیں کرو *۔
- ۶ ماضی بعید کی تعریف بناؤ۔ اُس کے بننے کا کیا قاعدہ ہے ؟ اُس کی لازمی اور متعدی کی گردانیں کرو *۔
- ۷ ماضی استمراری کی تعریف اور اُس کے بنانے کا قاعدہ بیان کرو۔ اُس کی گردان بھی بناؤ *۔
- ۸ ماضی شکہ کیا ہوتی ہے ؟ کیونکر بنتی ہے ؟ اُس کی لازمی اور متعدی کی گردانیں کرو *۔
- ۹ ماضی تمنائی کی تعریف کرو۔ بنانے کی ترکیب بناؤ۔ اُس کی لازمی اور متعدی گردان میں کیا فرق ہے ؟
- ۱۰ لٹے گئے۔ میں نے پکڑا۔ تم آئیں۔ انہوں نے لیا ہے۔ وہ آئے ہیں۔ تو نے لیا تھا۔ ہم پڑھتے تھے۔ تم لیتے تھے۔ انہوں نے لیا ہوگا۔ ہم آئی ہونگی۔ تم آئیں گے۔

ہم لاتے کیسے فعل ہیں اور کیا کیا صیغے؟

۱۱ فعل مضارع کیا ہوتا ہے؟ مثالیں دو۔ اُس کے بنانے کا قاعدہ بتاؤ۔ فعل مضارع مثبت معروف لازم کی گردان کرو۔

۱۲ فعل حال کیا ہوتا ہے؟ اُس کی گردان کرو۔ بنانے کا قاعدہ بھی بتاؤ۔

۱۳ فعل مستقبل کی تعریف کرو۔ بنانے کا قاعدہ بتاؤ اور گردان کرو۔

۱۴ فعل امر کیا ہوتا ہے؟ کیونکر بنتا ہے؟ اُس کی گردان سناؤ۔

۱۵ فعل نہی کیا ہوتا ہے؟ کیونکر بنتا ہے؟ اُس کی گردان سناؤ۔

۱۶ فعل مجہول کیونکر بنتا ہے؟ کسی فعل کے منفی بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

۱۷ بخشنا۔ بجانا۔ آزمانا۔ جُنا اور چھپانا مصدروں کے مجہول اور منفی افعال بناؤ اور اُن کی گردان کرو۔

۱۸ میں سیکھوں۔ تم کانپتے ہو۔ ڈھونڈ۔ تم ہنسو گے۔ ہم نہ بھاگیں گے۔ تم جاؤ کی۔ وہ نہ کریں۔ دوڑایا گیا۔ نہیں مارا جاتا۔ مت جاؤ۔ مائے جاؤ کو نہ فعل ہیں اور کیا کیا صیغے ہیں؟

مصدر

بچے جو مصدر لکھے جاتے ہیں۔ اُن سے طالب علم ہر ایک فعل کے صیغے مثبت معروف۔ مثبت مجہول۔ منفی معروف اور منفی مجہول بنا کر مشق کریں۔

آنا۔ آزمانا۔ ابھارنا۔ ابلنا۔ اٹھنا۔ اٹھانا۔ اڑنا۔ اڑانا۔ اونگھنا۔ اترنا۔

بلانا - بکنا - بجکانا - بھرنا - بھوننا - برسنا - پڑھنا - بننا - بخشنا -
 باندھنا - بوچھنا - بٹنا - بونا - باٹنا - بجھنا - بننا - برھنا - بھینکنا -
 بجگانا - بھینچنا - بیچنا - بچکانا - بیٹھنا - بجکانا - پانا - پینا - پڑنا - پھینکنا -
 پاٹنا - پھاڑنا - پکنا - پکانا - پوجنا - پوچھنا - پالنا - پھٹنا - پھیرنا - پھرننا -
 پھٹنا - پڑھنا - پھونکنا - پنچنا - پرونا - پھسلنا - پھسلنا - پھاننا - پھلنا -
 پھلنا - پکڑنا - ترپنا - تپنا - تننا - تولنا - توڑنا - ٹپکنا - ٹھلنا - ٹھیرنا -
 ٹھکھرننا - ٹوٹنا *

جوڑنا - جاننا - جھکنا - جھاڑنا - جھنا - جمانا - جانا - جانا - جتنا - جینا -
 جانا - جلانا - جانا - چومنا - چکنا - چرنا - چمٹنا - چھڑکنا - چھوڑنا - چھاننا -
 چھیلنا - چکھنا - چلنا - چلنا - چباننا - چھیننا - چاہنا - چوسنا - چرانا - چلانا -
 چھوٹنا - چاٹنا - چھیننا - چھپانا *

دوڑنا - دوڑانا - دیکھنا - دکھانا - دکھلانا - دلنا - دلانا - دوسہنا - دھوننا -
 ڈرنا - ڈرانا - ڈالنا - ڈھانپنا - ڈھونڈنا - رونا - رلانا - رہنا - رکھنا - رسنا -
 ستانا - سوچنا - سنوارنا - سیکھنا - سکھانا - سونگھنا - سکنا -
 سونا - سوکھنا - سینا - سوپنا - سننا - سمجھنا - سمجھنا - سمانا - فرمانا *
 کرنا - کھینچنا - کھیلنا - کاٹنا - کودنا - کھیلنا - کھانا - کانپنا - کاتنا - کھرچنا -
 کھانتا - کھلنا - کھولنا - کھودنا - کوٹنا - کھنا - گرنا - گرانا - گھسنا - گھسنا -
 گانا - گوندھنا - گندھوانا - گننا - گنونا - گھٹنا - گھٹنا - گلنا - گلانا - گزنا -
 لینا - لٹھڑنا - لینا - لٹکانا - لپٹنا - لپٹنا - لٹھنا - لٹھنا - لٹھنا - لٹھنا *

مرنا۔ مارنا۔ مرجھانا۔ ملنا۔ ملانا۔ مونڈنا۔ موتنا۔ مانگنا۔ چوڑنا۔ ٹکنا۔
 نکالنا۔ ناپنا۔ ناچنا۔ پھاننا۔ ہنانا۔ ہونا۔ ہارنا۔ ہلنا۔ ہنسنا۔ ہنسنا۔
 ہانکنا۔ ہچکنا۔

تنبیہ

مصدروں پر سوالات لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مدرس خود مشق کے طور پر طلباء
 سے مختلف مصادر کے مختلف فعل اور صیغے پوچھ لیا کرے۔

۳۔ حرف

جس طرح اسم اور فعل کی قسمیں تم پڑھ چکے۔ اُسی طرح حرف
 کی دو قسمیں ہیں۔ حروف تہجی۔ حروف معنوی۔

(۱) حروف تہجی

حروف تہجی وہ حرف ہیں جن کے ملانے سے لفظ
 بنتے ہیں۔ اردو میں کل ۴۹ حروف تہجی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

ا ب پ ت ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ز س ش

ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ع ی

بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ ٹھ کھ گھ لھ

ان ۴۹ حروف میں سے ٹ ڈ بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ ٹھ کھ گھ لھ

کھ گھ لھ نھ ایسے حرف ہیں کہ وہ صرف اردو ہی میں آتے ہیں۔

عربی اور فارسی میں نہیں آتے۔ اسی طرح پ چ ژ گ ایسے

حرف ہیں کہ صرف اُردو اور فارسی میں آتے ہیں۔ عربی میں نہیں آتے۔ اور ث ح ص ض ط ظ ع ق صرف عربی لفظوں میں ہوتے ہیں *

(۲) حروف معنوی

حروف معنوی وہ ہیں جن کے معنی ہیں۔ پر وہ معنی اُس وقت تک سمجھ میں نہیں آتے جب تک کسی دوسرے لفظ سے نہ ملیں۔ اس قسم کے حروف کی کتنی ہی قسمیں ہیں۔ مگر یہاں ہم اُن میں سے زیادہ کام میں آنے والی قسموں کا تھوڑا تھوڑا سا حال لکھ دیتے ہیں۔ انہیں یاد کر لو۔ اور باقی قسمیں علم نحو پڑھے بغیر تم اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے۔ اسلئے صرف کی قسموں کا مفصل بیان سنو کے رسالے میں لکھا جائیگا *

ندا کے حرف

کسی کو پکارنا ہو۔ تو ان حروف سے پکارتے ہیں۔

یا۔ اے۔ ارے۔ ابے۔ ارے او۔ ابے او۔ اچی۔ ہوت۔ الف ندا

جس کو پکارنا ہو۔ اخیر کے دو حرف تو اُس کے نام کے بعد بولے جاتے

ہیں۔ اور باقی سب پہلے۔ جیسے یا خدا۔ اے لڑکو۔ ارے نوکر۔

اپے لونڈے۔ او احمق۔ میاں۔ ہوت۔ پروردگار۔ ابے اور چھو کرے

اجی صاحب۔ مگر تم کسی کو ابے یا ارے او یا ائے او یا ہوت
کہ کر نہ پکارنا۔ یہ شریفوں کی گفتگو نہیں *

نفی کے حرف

ن۔ نہ۔ مت۔ نہیں۔ یہ چاروں حرف فعلوں کی نفی کرتے ہیں۔
جیسے نکر۔ نہ رو۔ مت جا۔ نہیں کیا تھا *

ا۔ ان۔ ز۔ ز۔ ن۔ ب۔ پر۔ ک۔ بے۔ یہ سب حرف اسموں کی نفی
کرتے ہیں۔ جیسے اسٹ۔ ان پڑھ۔ زربل۔ نڈر۔ بدیس۔ پردیس
کراہ۔ بیڈھب *

جواب کے حرف

کوئی کچھ پوچھے۔ تو اُس کے جواب میں یہ حرف بولے جاتے ہیں۔
ہاں۔ نہیں۔ جی۔ بھلا۔ بہت اچھا۔ ٹھیک۔ بجا۔ درست۔ واقعی
جیسے تم سے کوئی پوچھے۔ اُس نے سبق پڑھا؟ تم جواب میں کہو
ہاں۔ نہیں یا جی ہاں *

تہنید کے حرف

ہیں۔ ہوں۔ یہ دو حرف ڈانٹنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔
جیسے ہیں تو نے کیا کہا۔ ہوں یہ کیا کرتے ہو *

افسوس کے حرف

اے۔ اے۔ ہے۔ ہے۔ یہ حرف افسوس اور درد کے مقام پر
بولے جاتے ہیں۔ جیسے اے کیا کروں۔ اے ہے کیا ہوا *

انبساط کے حرف

یہ حرف خوشی یا تعجب کی جگہ بولے جاتے ہیں۔

اِہا۔ اِہو۔ واہ۔ واہ

جیسے اِہا اِکیسا خوبصورت جانور ہے۔ واہ واہ یہ کیا اچھا لڑکا ہے۔ روز سبق یاد کر لاتا ہے +

ظرفیت کے حرف

ہاں۔ دھر۔ ب۔ یہ تینوں حرف ظرف کے واسطے آتے ہیں۔

ہاں اور دھر مکان کے لئے۔ ب زمانے کے واسطے آتا ہے۔ اور

اِن میں سے ہاں تو کبھی کبھی اکیلا بھی بولا جاتا ہے۔ جیسے

میرے ہاں۔ مگر اکثر یہ تینوں حرف اسم اشارہ۔ اسم موصول

اور اسم استفہام کے ساتھ ملکر آتے ہیں۔ جیسے یہاں۔ وہاں۔

ادھر۔ اُدھر۔ اب۔ جہاں۔ جدھر۔ جب۔ کہاں۔ کدھر۔ کب۔

اِن کی اصل یوں ہے۔ یہ ہاں۔ وہ ہاں۔ یہ دھر۔ وہ دھر۔

یہ ب۔ جو ہاں۔ جو دھر۔ جو ب۔ کیا ہاں۔ کیا دھر۔ کیا ب۔

ل جل کر صورت بدل گئی ہے +

مقدار کے حرف

واحد مذکر کے لئے تِنا۔ جمع مذکر کے لئے تِنے۔ واحد اور جمع

مؤنث کے لئے تَنی مقدار یا اندازہ بتانے کے حرف ہیں۔

اور ظرفیت کے حرفوں کی طرح اسم اشارہ۔ اسم موصول اور

اسم استفہام کے ساتھ مل کر ہی آتے ہیں۔ جیسے اِتنا۔ اُتنا۔ اِتنے۔ اُتنے۔ اِتنی۔ اُتنی۔ جتنا۔ جتنے۔ جتنی۔ کتنا۔ کتنے۔ کتنی۔

تشبیہ کے حرف

اس مطلب کے ظاہر کرنے کے واسطے کہ وہ چیز فلاں چیز جیسی ہے۔ تشبیہ کے حرف بولے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

سا۔ سی۔ سے۔ جوں۔ ہو۔ ہو۔

جیسے بال۔ سا۔ جوں شمع۔ یہ تو ہو ہو وہی ہے۔ سا کبھی تو اکیلا آتا ہے اور اکثر اسم اشارہ۔ اسم موصول اور اسم استفہام کے ساتھ مل کر آتا ہے جس کی مثالیں یہ ہیں۔ ایسا۔ ویسا۔ ایسے۔ ویسے وغیرہ۔ جیسا۔ جیسے وغیرہ۔ کیسا۔ کیسے وغیرہ۔

شرکت اور اختصاص کے حرف

بھئی ایک کو دوسرے کے ساتھ شریک کرنے کے واسطے بولا جاتا ہے جیسے وہ بھی گیا تھا۔ میں بھی گیا تھا۔

ہی اور تو کسی چیز کو خاص کرنے کے لئے بولتے ہیں۔ جیسے میں ہی گیا تھا۔ وہ تو نہیں گیا۔

حروف مغیرہ یا بدل دینے والے حرف

جو حرف اسم ضمیر۔ اسم اشارہ۔ اسم موصول اور اور اسموں کے بعد آتے ہیں۔ اور اُن میں کچھ اول بدل کر دیا کرتے ہیں۔ حروف مغیرہ کہلاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

میں۔ پر۔ کا۔ کے۔ کی۔ نئے۔ والا۔ تک۔ تک۔ سے۔ کو
 جیسے وہ گھوڑا۔ اس کے بعد اگر پر کہیں۔ تو وہ اُس سے اور
 گھوڑا کا الف یاے جمہول سے بدل کر اُس گھوڑے پر بولا جاتا ہے۔
 ایسا ہی یہ کھیت کیسے ہرے ہیں۔ اس میں کھیت کے بعد میں لائیں۔
 تو یوں بولینگے۔ ان کھیتوں میں کیسی ہریا دل ہے +

سوالات

- ۱ حرف کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کیا کیا؟ ہر ایک کی تعریف کرو +
- ۲ اردو میں کون کون حروف تہجی ہیں؟
- ۳ فارسی اور عربی دو نو میں اور صرف عربی میں کونسے حروف نہیں ہوتے؟
- ۴ حروف معنوی کی جن قسموں کا بیان اس کتاب میں ہے۔ اُن کا نام لو +
- ۵ ندا کے حرف سناؤ۔ وہ کس موقع پر بولے جاتے ہیں؟ مثالیں دو +
- ۶ نفی کے حرف کتنی طرح کے ہیں؟ ہر ایک کی تفصیل سناؤ۔ مثالیں بھی دو +
- ۷ جواب اور ندا کے حرف بتاؤ۔ اُن کی الگ الگ مثالیں دو +
- ۸ تاسف و انبساط۔ شرکت و اختصاص کے حرف سناؤ۔ مثالیں دو +
- ۹ ظرفیت۔ مقدار اور تشبیہ کے حرف کونسے ہیں؟ وہ کن اسموں سے مل کر بولے جاتے ہیں؟
- ۱۰ حروف مغیرہ سے کیا مراد ہے؟ وہ حرف بتاؤ۔ مثالیں بھی دو +
- ۱۱ اب۔ کہاں۔ جتنی۔ (تہنی۔ کیسی۔ جیسی کی اصل بتاؤ۔ اور بھی۔ میں۔ جون۔ ہاں۔ ہوں۔ جی۔ نہ۔ ارے۔ واہ واہ کس قسم کے حرف ہیں؟

شجره علم صرف

لفظ

معنی

صرف

فعل

اسم

حروف متحرک

حروف ثانی

حروف اول

مصارع

اصناف

کمره

محرره

حروف متحرک و ثانی و اول و مصارع و اصناف و کمره و محرره و اسم و فعل و معنی و لفظ

لایق

درمینه اسماء و صفات و اجزای

مذہب کو چھوڑ کر اہی اور عذاب آخرت میں گرفتار نہ ہوں۔ یہ سہادہ اہل اسلام کو اصلاح طرز مسافرت اور تہذیب اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا۔ پیغمبر گورنر انگلیشی کی وفاداری کے نتائج حسنہ سے اہل اسلام کو آگاہ کرنا۔ ششتم ان مقاصد اور غرض کے پورا کرنے کے لئے واعظوں کے تقرر۔ رسالے کے اجراء اور دیگر وسائل کو عمل میں لانا۔

ان اغراض کی تکمیل کے واسطے انجمن کی طرف سے واعظ مقرر ہیں۔ جن میں سے دو شہر کے مختلف حصوں میں ہر روز وعظ کرتے ہیں۔ اور حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی سبقت دیکھل انجمن ہر وقت میں انجمن کے مقاصد کی اشاعت فرماتے ہیں۔ اور برادران اسلام سے انجمن کے واسطے امداد طلب کرتے ہیں۔ ان کے پاس قلمی سند منبتہ دستخط میر مجلس و ممبران انجمن موجود ہے۔ تیرہ زمانہ مدرسے ہیں۔ جن میں کلام اللہ اور دینی کتابوں کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور ضروری دستکاری بھی سکھائی دے جاتی ہے۔ ماہ محرم سنہ ۱۲۸۵ ہجری سے لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے ایک سکول لاہور میں جاری ہے۔ جو پہلے اپر پرائمری تک تھا۔ اور یکم جنوری سنہ ۱۲۸۵ سے لڑکے درجے تک اور یکم جنوری سنہ ۱۲۸۵ سے لڑکے درجے تک کر دیا گیا۔ جن میں جو مسلمان بھائی بہن کر کے انجمن کی امداد کرینگے۔ یہ سکول بھی آہستہ آہستہ ترقی کر کے انشاء اللہ کبھی مسلمانان پنجاب کا مرکز تعلیم ہوگا۔ ہفتہ وار انجمن کے مکان واعظ میں ایک جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں واعظوں کے سوا تعلیم یافتہ مسلمان اپنی تحریروں اور تقریروں سے اپنے بھائیوں کو مستفید کرتے ہیں۔ انجمن کے میر مجلس صاحب اپنے مکان پر ہر روز کلام اللہ کا ترجمہ انجمن کی اغراض کی تکمیل کے لئے لکھ کر بڑھاتے ہیں۔ ایک ماہوار رسالہ چھپتا ہے۔ جس میں انجمن کی کارروائی اور تہذیب کے ساتھ مخالفین مذہب اسلام کے سوالوں کے جواب اور ان کے جواب کی تردید اور مسلمانوں کی حالت کی درستی کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے واسطے کتب مندرجہ پست چھپ گئی۔ اور اور کتابیں بھی تیار ہو رہی ہیں۔ جو مرتب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ انشاء اللہ چھپ جائیں گی۔ مسلمانوں کے لاوارث یتیم اور مسکین بچوں کی پرورش کے واسطے جو بیکسی کی حالت میں پادریوں کے ماتھے آجاتے ہیں۔ یتیم خانہ کھل گیا ہے جس میں تیرہ بچے داخل ہیں۔ اور علاوہ ازیں بعض یتیم بچوں کو مدرسے میں داخل کیا جاتا ہے۔ بعض کو فیس۔ بعض کو سامان تعلیم دیا جاتا ہے۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور کی خدمت میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ جو ایسے بچے لاہور کی گھریلوں میں آئیں۔ وہ انجمن کو دے جائیں۔ اگر مسلمان بھائیوں نے مال زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کی۔ تو یہ سب کام انشاء اللہ اور بھی زیادہ خوش اسلوبی کے ساتھ پورے ہونگے۔

پس مندرجہ بالا مقاصد اور کارروائیوں کے لحاظ سے سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ کہ وہ اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے لئے زر سے۔ زبان سے۔ قلم سے مدد کریں۔ اور جس طرح ہو سکے۔ ان کے پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہیں۔ تاکہ دین اور دنیا میں ان کو سرخ روئی حاصل ہو۔

صرف اردو کا ابتدائی رسالہ

اپر پرائمری سکولوں کی تعلیم میں قواعد اردو پڑھائی جاتی ہے۔ جس کے مطالب کا سمجھنا تو بڑا برکنار۔ اس کے الفاظ کا پڑھنا ہی بچوں کے لئے بہت مشکل ہے۔ پھر مختلف اصطلاحی الفاظ کی تعریفیں ایسی مشکل ہیں کہ ان کا پرائمری سکولوں کے طلباء کی سمجھ میں آنا سخت دشوار ہے۔ اس لئے انجمن نے اس وقت کے رفع کرنے کی خاطر یہ رسالہ تیار کیا ہے جس میں ہر ایک مطلب کو نہایت آسان اور سلیس الفاظ میں بیان کیا گیا ہے تاکہ لڑکے انکو بخوبی سمجھ سکیں۔ اس کے سوا صرف کے مسائل وہی لکھے ہیں جو اپر پرائمری کے طلبہ کے لئے ضروری ہیں۔ غیبی کی جانب سے امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ کے لئے بہت مفید ہوگی۔

مسلمان بچوں کے واسطے اردو۔ فارسی۔ عربی اور انگریزی کی کتابوں کا سلسلہ

یہ کتابیں انجمن حمایت اسلام لاہور نے مسلمان بچوں کے واسطے بنائی ہیں۔ اس لئے ان میں ان باتوں کا لحاظ رکھا ہے۔ عبارت سلیس ہو۔ الفاظ ایسے ہوں۔ جن کا پڑھنا اور سمجھنا مشکل نہ ہو۔ ہر ایک فقرہ جدا جدا ہو۔ تاکہ مطلب جلدی سمجھ میں آجائے۔ دینی مسائل کو لڑکوں کی سمجھ کے موافق نہایت آسان آسان بیانیوں کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔ خدا کا جلال ایسی چیزوں کے ذکر سے بیان کیا ہے۔ جو ہر روز ان کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہیں۔ اور جن کے ساتھ ان کو کام پڑتا ہے۔ اور اسی سے ان کی معلومات کی ترقی بھی ہوتی جاتی ہے۔ نماز روزے کے ادا کرنے کی حاجی تاکید ہے۔ تاکہ بچپن ہی میں فرائض کے ادا کرنے کی طرف ان کی توجہ ہو۔ چیزوں کا بیان اس طرح نہیں لکھا۔ کہ ان کی طبیعت کسی طرح کا لغو خیال دلوں میں بیٹھے۔ بلکہ اشیا کے حقیقی اور ضروری فوائد بیان کیے گئے ہیں۔ جن نیک عادتوں کا اختیار کرنا عورتوں اور مردوں کے واسطے ضروری ہے۔ ان کا بیان مختلف پیرائوں میں بار بار کیا گیا ہے۔ تاکہ ایسی عادتوں کی بزرگی ان کے دلوں میں مضبوطی سے بیٹھے اور ان کی طرف رغبت پیدا ہو۔ اہلکے دینی قاعدے پڑتے گئے ہیں۔ جو پنجاب کے سرشتہ تعلیم کی درسی کتابوں میں برتے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان قاعدوں کے ذریعے عبارت تیار پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ چونکہ طریقہ تعلیم کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ چھوٹے بچوں کے واسطے جلی قلم کی کتابیں مفید ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کتابوں کو بھی جلی قلم سے لکھا گیا ہے۔ اور الفاظ جدا جدا لکھے ہیں۔ تاکہ پڑھنے میں آسانی ہو۔ ہر کتاب کی قیمت بغیر محصول ڈاک حسب ذیل ہے۔ قیمت درخواست کے ساتھ آنی چاہئے۔

کتاب مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور	اور کتب
اردو کا قاعدہ	۱ پائی فارسی کی پہلی کتاب اردو پائی
اردو کی پہلی کتاب	۲ پائی فارسی کی دوسری کتاب اردو پائی
۳ (لڑکوں کے واسطے)	۳ پائی فارسی کی تیسری کتاب اردو پائی
۴ (لڑکوں کے واسطے)	۴ پائی انگریزی کا قاعدہ اردو پائی
اردو کی دوسری کتاب	۵ پائی محمد سکول انگلش پرائمر اردو پائی
اردو کی تیسری کتاب	۶ پائی عربی کی پہلی کتاب اردو پائی
صرف اردو کا ابتدائی رسالہ	۷ پائی ایک عیسائی کے سوالوں کا جواب اردو پائی
تختہ حروف جلی	۸ پائی تحریف قرآن کا جواب اردو پائی
	۹ پائی مولوی حافظ نذیر احمد صاحب لکھنؤ اردو پائی

انتہار

کتابوں کے طلب فرمانے یا انجمن کے متعلق اور کسی معاملے میں جو خط و کتابت کی جائے وہ سب مولوی کرم بخش صاحب کا رسپانڈنگ سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے نام ہونی چاہئے۔

(ہوالشافی)

رسالہ علاج بے دوا بے جراح ۴

ہر ایک بیماری کا علاج بغیر دوا کے ہو سکتا ہے
ہر تندرست و بیمار کا اتالیق و شیرے اور

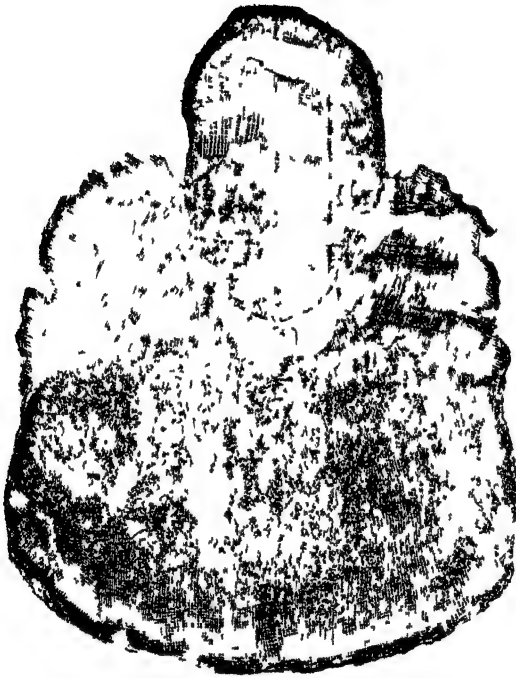
لہذا
ہر شخص کا رفیق ہمدرد ہے

مصنفہ
ڈاکٹر لولیس کہنے صاحبہ کن پتنگ (ملک جرمنی)

محمدا مینر فرزند امتر خرم دہلوی نے
ڈاکٹر تانس بیکر صاحب کے چوتھے انگریزی اڈیشن
۱۹۱۰ء میں ہجاء و اردو زبان میں ترجمہ کیا

جو
ممالک جرمنی و فرانسیسی و ہسپانیہ کی زبانوں میں چھپکر شائع ہو چکی ہے
(اس ترجمہ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں)

جس جگہ رسالہ ہذا پر مترجم کی مہر ہوگی وہ مال مسرقہ تصور ہوگا



ڈاکٹر لوئیس کہنے صاحب
مصنف رسالہ هذا

دہراڈ

میں

تندرست ہوں یا بیمار



مصنف

ڈاکٹر لوئس کینے صاحب ساکن پٹنرگ

ضرب المثل

طبیعت انسانی کلیہ طور پر حقیقی اور کامل طریق بتلاتی ہے۔
پس تم کو جلدی سبق حاصل کرنا چاہیے کہ تم اس کے راستوں سے نہ ہٹو
کرافٹ

جکو

محمد امیر مرزا مترجم دہلوی نے

۱۹۰۶ء میں

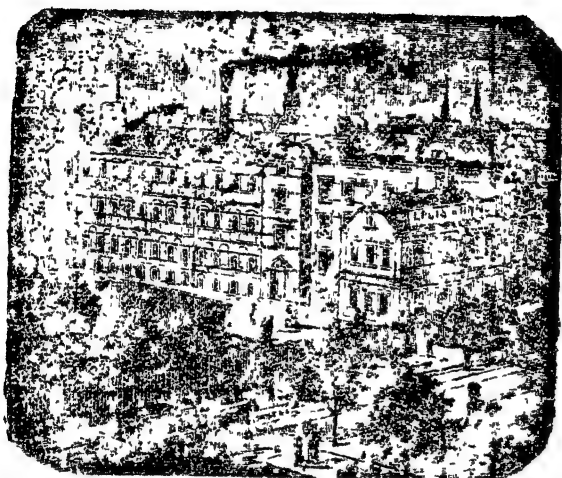
چوتھی انگریزی ادیشن سے ترجمہ کیا

مالاک جرمینی و فرانس و ہالینڈ و ہسپانیہ کی زبانوں میں چھپکر

شائع ہو چکی ہے



اس ترجمہ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔



ڈاکٹر لوئیس کہنے صاحب ساکن پیرنگ (جرمنی) کا

بے دوا و بے جراح تندرست کرنیکے علم کا

اقوامی مطب و مدر

۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء کو قائم ہوا۔ او

۱۸۹۲ء میں بڑھایا گیا

دیباچہ طبع چہارم



یہ بات صافی صافی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ (میں تندرست ہوں یا بیمار؟) کا سوال ہر شخص واحد اور نیز کل بنی نوع انسان کے واسطے ضروری ہو۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ بنی نوع انسان کی صحت اور طاقت برابر روز بروز زایل ہوتی جاتی ہے اور بیماری کے مقابلہ کی طاقت قدم قدم پر گھٹتی جاتی ہو اور بیماری کے مقابلہ میں ہمتیار اٹھانے والوں کی تعداد ہر ایک پٹراؤ اور چوکی پر گھٹتی جاتی ہے تو ہمارے روگئے کھڑے ہوتے ہیں اس امر واقعی پروا سے تشکر اور توجہ کی بحث کرنے کی کوشش محض بے فائدہ ہے اور اس رنج وینہ کا حق امر کو چھپانا طاقت سے باہر ہے۔

حفظان صحت کے انتظام کو ترقی دینے کے واسطے حکام وقت سے جب قدر ہو سکتا ہے اور جس قدر وہ آسجکل کر رہے ہیں اُس میں سے بڑا حصہ ہر ایک شخص واحد کو اپنے ذمہ لینا چاہیے۔ جو شخص خود اپنی صحت کی خبر نہیں رکھتا وہ اُس کے قائم رکھنے یا اُس کے دوبارہ حاصل کرنے کی امید نہیں کر سکتا۔
لیکن ٹھیک ٹھیک سمجھدار آدمی کے واسطے جو اپنے گھر بار اور کاروبار کی سب

جسمانی طاقت و قوت کہ تمام و کمال قائم رکھنا این فرض مذہبی سمجھتا ہے اُسکے واسطے (۱) تندرست ہوں یا بیمار؟ (۲) دل کا جواب اکثر باعث پریشانی اور گہرا دکھ کا ہوتا ہے۔ شاید بشرطیکہ اُسکی وجہ معاش اس قابل ہو (۳) اُس ۷ سال میں ایک دفعہ یا کسی دفعہ حاذق اور تجربہ کار معالجوں سے اپنی طبیعت کی تشخیص کرائی ہو۔ اگرچہ لیٹھنیں مدام قابل اطمینان نہیں ہوا کرتی ہے۔ اور ان تشخیصوں کے مابین کیا کیا کچھ نہیں ہو سکتا ہے ؟ اس چوٹے سے رسالہ کا مقصد یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو ایسا ٹھیک ٹھیک رستہ بتلا دیوے جس سے اُسکو ہر روز اپنی صحت کی حالت علی العموم اور اپنے آلات مضہم اور پھیپھڑوں کی حالت علی الخصوص صاف صاف طور پر معلوم ہو جایا کرے +

سچ ہے کہ اس امتیاز اور شناخت سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا جب تک کہ اس کے ساتھ ہی کوئی طریقہ شفا یابی کے واسطے نہ بتلایا جاوے۔ لہذا ہم ہر ایک شخص کو جسکو اس بات کا یقین ہو جائیگا کہ وہ تندرست نہیں ہے ایسے طریق بتلا دیں گے جنکے ذریعے سے یہ نہایت بیش بہا دولت دنیا کی پھر غرضہ میں آجاوے +

اس چھوٹے سے رسالے کی تیاری کی نسبت ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ اسکا پہلا ایڈیشن نوبرس ہوئے جب شائع ہوا تھا۔ پیر ۱۵ اگست ۱۹۱۴ء جولائی ۱۹۱۴ء میں چھپا اور ۱۵ اگست ۱۹۱۴ء فروری ۱۹۱۵ء میں شائع ہوا۔

اس رسالہ کے ہر حالہ جلد بار بار طبع کرانے کی ضرورت میری اُمید سے باہر نہ ہوئی تھی اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ (میں تندرست

ہوں یا بیمار؟) کا اہم سوال دراصل عالمگیر سوال ہے۔ حال کے اڈیشن
میں فصل موسومہ (چہرے سے تندرستی اور بیماری تبدیلانے کا علم) بالکل جدید
ضمیمہ ہے اور اس ضمیمہ کا ایراد کرنا (میں بہرہ رسد کرتا ہوں) بہت سے ناظرین
کی خواہش کے موافق ہوگا۔

نچھکوا سید رائق ہے کہ اس چوڑے سے رسالہ کے پڑھنے سے ہر ایک شخص کو سہولت
کی تحریک ہوگی کہ وہ اپنی اور اپنے گہروالوں کی صحت اور تندرستی کی
غور رکھیگا اور یہ ہر ایک قوم کی طاقت اور قوت بخشنے میں بکار آمد ہوگا۔
مقام پتنگ - یکم جنوری ۱۹۲۳ء

راقم
ولیں کہنی

ۛ دیکھو ضمیمہ ۲

۱۔ دینی سب سے سب کی سب تدریسا سراسر بددعا اپنے اختیار کے چلے ہیں
 اور ہم کو دن کے عمل کا خبر پہ نہیں ہوتا ہے۔ کہیں ہم کو ان کے عمل کی خبر ہوتی
 ہے۔ یہ اتنا خود پر ہنس رہے ہیں کہ یہی خرابی ان کی نظر میں پڑی ہو گئی ہے
 ہوتے ہیں یہ انہیں سب کہیں کسی شخص کو کہنا کہ ان کے لئے بڑی برائی شکم ہری
 کے اگر کچھ اور محسوس ہو تو یہ ہمہ لیتا ہوا ہے کہ اپنے اس کے معدہ میں ہری
 ختم ہوا ہے۔ گھبراہٹ ہے۔ ان کو عزائم اور توجہ ہائی ہے۔ لیکن
 انہیں کمال ہوتا ہے۔ انہیں تار مار مٹا ہوا ہے۔ انہیں جس پر ہر ایک خبر
 کیا اپنا فرض ہے۔ پورا کرنا چاہیے۔ ورنہ کل نظام برباد ہوتا ہے۔ پورا ہو جائیگا
 کہ کوئی عضو بہت اپنا فرض منہ ہی اسٹار ہے۔ انجام نہ دیکھے تو باقی اعضا
 برباد ہو گئے۔ رات کو وہ بھگتا پڑے گا۔ فرق صرف اتنا ہو گیا کہ ایک عضو
 کو تکلیف نہ پڑی ہوگی۔ اور دوسرے کو کم۔ بھیک اسی طور پر سمجھ لیتا چاہیے

کہ جب کبھی کسی گہری کوئی شخص بچار ہوتا ہے تو سارے گہروالوں کی زندگی
 تلخ ہو جاتی ہے۔ غالباً ہر ایک شخص اپنے ذاتی تجربے سے اس بات کو سچ جانتا
 ہے مثلاً ماٹہ کے زخمی ہو جانے سے ہم ایسہ کار بار بھی نہیں جاتے رہتے ہیں
 بلکہ ساتھ ہی اُسکے اُسکا اثر اور سدھ اُن اعضاؤں کو بھی پہنچتا ہے جو
 ہمارے حکم اور مرضی کے تابع نہیں ہیں جیسے دل یا معدہ چنانچہ ایک
 زخم کے ہو جانے سے ہماری ہونک ایک عرصہ دراز کے واسطے جاتی رہتی
 ہے۔ یہاں پر رگیں اعضا میں باہمی تعلق پیدا کرنے والی ہیں۔
 اسی وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک بیماری کا اثر کل جسم انسانی کو
 پہنچتا ہے یا یوں کہو کہ کل جسم انسانی اُسی وقت تندرست ہوتا ہے
 جب ہم یہ ثبوت پہنچا سکیں کہ ہر ایک عضو فرداً اپنی خدمت شعلہ
 کو تمام و کمال انجام کرتا ہے۔ لیکن امراض کے عرصہ تک رہنے سے
 سارے بدن میں نمایاں تغیر و تبدل پیدا ہو جاتے ہیں اور اب جسم
 تمام پُر زے ٹھیک ٹھیک طور پر نہیں چلتے۔ یہ سب تغیر و تبدل پتلا
 صاف صاف طور پر چہرہ سے معلوم ہو سکتے ہیں کہ نہ کہ چہرہ میں ہی
 خصوصیت۔ کیے ساتھ بخوبی رئیس ہوتی ہیں۔ درلڑھی جوئی اور نہشتا
 شدید بیماریاں تو تقریباً ہر ایک شخص کو مرض کی صورت ہی سے مصدوم
 ہونے لگتی ہیں۔ عین شروع میں بیماری کا پہچان لینا۔ یہ مشکل ہے
 ہے لیکن ناممکن نہیں ہے اور خاص کردہ بیماریاں جو دیر پہنچاؤں
 الکا شروع شروع میں پہچاننا بہت مشکل ہے۔ مصنف رسالہ نذر

ہستہ سے برس اس مسئلہ کے دریافت کرنے میں صرف کئے ہیں اور اس سے پندرین (چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کا علم) دریافت ہو گیا۔ اور مصنف موصوفہ کو چہرہ اور گردن کی حالت اور صورت دیکھ کر مریض کا مقام اور درجہ تشخیص کرنے میں اب تک ہر موقعہ پر کامیابی حاصل ہوتی رہی ہے۔ لیکن چند علامات کا جو صرف عملاً مشاہدہ کرنے ہی سے معلوم ہو سکتی ہیں ان کا قیاساً تشریح کرنا بہت مشکل بات ہے اور چونکہ ہم دیگر موٹی موٹی علامات واسطے شناخت اور امتیاز کے پیش کر سکتے ہیں۔ اس لیے ہم اس مضمون پر بحث نہیں کرتے ہیں لیکن خاتمہ پر اس کا مختصر بیان کیا جاوے گا۔

صحت کے نہایت ضروری آلات وہ ہیں جنکی خدمت جسم انسانی کی صحت کا اٹھانا اور پرورش کرنا ہے۔ یعنی آلات تنفس و مضم۔ اب سمجھئے کہ یہی آلات ایسے ہیں جس میں زیادہ بیماری کے نتائج ہیں اور حقیقتاً جبکہ پینڈے سے کٹ لیتین کے ساتھ ثابت ہو گیا ہے کہ حملہ اندرونی امراض آلات تنفس کی بیماریوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ قوت ماضیہ میں خلل آنے سے ضرور دیگر امراض کی تحریک ہو جاتی ہے کیونکہ خون کی شوبی طریق مضم پر منحصر ہے اور تندرستی کا خون مناسب عمل پرورش کی جڑ ہے۔

باقاعدہ مضمون کا طریق

بہت توڑے ہی آدمی ایسے ہونگے جو فی الحقیقت مضمون کامل کا فخر کر سکتے ہیں ایسے اشخاص تعداد میں تقریباً اتنے ہی ہونگے جو آخر کار بڑھاپہ پا کر مر جاتے ہیں۔ کیا یہ کوئی حیرت کی بات ہے؟ نہیں بالکل نہیں! کیونکہ جیسی طلال انگنیر بدسلوکی معدہ کے ساتھ ہوتی ہے ایسی اور کسی کے ساتھ نہیں ہوتی لیکن جب آلات مضمون میں کوئی خلل پیدا ہو جاوے تو لازماً یہ ہے کہ اس کے آغاز پر ٹھیک ٹھیک غور کریں اور درحقیقت آغاز خلل کا فوراً ایتیار ہو سکتا ہے۔ پیٹ سے رچ کا نکلا۔ مثلی۔ یا پیٹ کا زرا بوجہل ہونا خلل اور ابتری کی یقینی علامتیں ہیں لیکن لوگ عموماً اُن سے غفلت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ باعث تکلیف اور اذیت کا ہونے لگتی ہیں ایک اور صریح علامت یہی بتلا سکتے ہیں جبکہ ذریعہ سے حریف سے حریف خلل کا بھی سراغ لگ سکتا ہے۔ جب تمام آلات مضمون صحیح اور تندرست ہوتے ہیں تو ہر ایک منزل پر اُنکی چال درست رہتی ہے اور فضیلت کا اخراج دست یا اجابت کہل کر ہوتا ہے (طبعی حالت پر) ہوتا رہتا ہے اب دیکھیے کہ کوئٹن (Cotton) کے دکانہ میں ایسا قابل تعریف انتظام رکھا گیا ہے کہ اسکو ذرہ بھی میلار ہنا نہیں چاہیے جب کہ وہ اس میں میلا ہو جائے۔ ہے تو غفلت کوئٹن میں پہنچنے سے پہلے چھیڑے کیے جاتے ہیں اور اس مضمون کی قیمت پیدا ہو جائے تمام ہاتھ جو گہروں سے باہر رہتے ہیں اسے باقاعدہ منسلک کیا

اخراج روزمرہ مشاہدہ میں آسکتا ہے۔ اور جانور کی صحت کا کامل
 لہٹن اور اسکے فضلہ لہجنے کو برکی حالت دیکھنے سے ہو سکتا ہے۔ یہی
 کیفیت انسان کی بھی ہے۔ کامل تندرست انسان کو ٹو ایلٹ
 (Toilet) کاغذ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور نہ اُسکا بدن غلبہ
 ہونے پاتا ہے اور نہ اُسکے کپڑے۔ جب فضلہ ایسے کامل درجہ کا
 ہو تو تمام سوالات نسبت کمی بیشی اور شمار اخراج فضلہ کے فضول
 ہیں کیونکہ تندرست جسم ہر ایک عمل کو خود بخود ٹھیک راستہ پر لے آتا ہے
 دیکھئے ہر ایک عمل طبعی طور پر ہوتا رہتا ہے بچوں اور بڑوں کے ہاں
 تک مشاہدہ کرنے سے اس امر کی تحقیق بخوبی ہر جگہ ہے اور ہر حال

میں یہ تحقیقات صحیح نکلی۔ اور کوئی شخص کیوں نہ ہو جس کا ہضم

ایسے کامل درجہ کا ہو بلا ضرورت دینے ثبوت کے دعوے کرے

کہہ سکتا ہے کہ وہ تندرست ہے، اور نیز اسکا کل جسم ہر وقت

کامل صحت کے حالات میں ہوتا ہے کیونکہ کوئی بیمار نہ ہو کیونکہ

اُسکا کچھ نہ کچھ اثر خواہ اس ہی خفیف ہو نہ در ہضم ہو پختہ

ہے جس خفیف اثر صحت ایسے کامل درجہ کی ہو تو ہم اُسکی نسبت یہ

بھی کہہ سکتے ہیں، سوا حد پتہ زندگی عقل اور قدرت کے قانون کے

مواافق ہے۔ یہ مشاہدہ صرف ان ایسا اشخاص سے درخواست ہے کہ

ان کو خود صحت کے ساتھ اس مضمون پر انکو کچھ تحریر کر رہی۔

لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسے آدمی بہت کم نکلیں گے۔

ماضیہ کی ابتری کے اسباب و نتائج

ماضیہ کی خرابیاں بیشک خلاف طبیعت کھانے سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ خرابیاں گوشت و شراب کے لوازمات اور تیز مصالحہ طعام اور چٹنوں کے استعمال سے جڑ پکڑ گئی ہیں۔

ہمارے آباؤ اجداد کا سیدھا سادہ صحت بخش کھانا اکثر لوگوں نے بالکل ترک کر دیا ہے۔ آجکل یہ امر لازمی سمجھا جاتا ہے کہ ہر ایک کھانا بہت ہی مزے دار ہوئے جو خواہش کے ساتھ کھایا جاوے یا جس میں حد سے زیادہ کھٹاس مہاس ہو۔ پس اس سے یہہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تو آلائش خیم سے انکی طاقت سے زیادہ کام لیا جاتا ہے اور برعکس اسکے دوسری طرف اس امر کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اصلی خدمت متعارفہ کو ادا نہ کرنے پا دیں۔ تمام قسم کے کھانوں کا مجموعہ تیار ہوتا ہے مثلاً بختیان کھانے پورا۔

(same pura) اور پکی ہوئی ترکاریاں

(جو خاص خاص طور پر تیار کی جاتی ہیں) دسترخوان پر لا کر چنی جاتی ہیں۔ اور یہ ساری ترکیب محض معدہ کے قدرتی فعل کو سہل اور آسان کرنے کی غرض سے کی جاتی ہے۔

اس صورت میں معدہ کا حال جسم کے دیگر اعضا کے موافق نہیں ہوتا۔

اور یہ کہ اس میں کوئی ترکاری نہیں پوچی اگرچہ اس میں چورسے سرکار کے پینے میں

آج کل مصنف موصوفی کے پاس اس قسم کی کوئی ترکاری نہیں پوچی اگرچہ اس میں چورسے سرکار کے پینے میں

بہتدار معینہ سے کم یا زیادہ اُسکو کام دیا جاتا ہے تو وہ کمزور ہونے لگتا
 یہ کمزوری یا بیماری کی حالت روز بروز بہت آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی
 ہے اور انسان بھی بتدریج اُسکا عادی ہوتا جاتا ہے۔ اور یہ امر بڑا
 خطرناک ہے۔ اگر اس امر کے نتائج اپنا اظہار اسقدر جلدی کرویں
 کہ جب قدر جلدی زیادہ شراب پینے کے بعد نشہ ہو جایا کرتا ہے تو یہ تعلق
 فی الفور رہنمایاں ہو جاوے اور سبب معلومہ سے پرہیز کیا جاوے۔
 آلات ہضم اکثر شروع ہی عالم طفولیت میں بگڑ جاتے ہیں اور یہ
 کیفیت کم و بیش سبب ہی کی ہوتی ہے جنکی پرورش مصنوعی غذاؤں
 سے ہوتی ہے اور عورتوں کا اپنے بچوں کو دودھ نہ پلانا سکتا نہایت
 خرابی کی بات ہے کیونکہ یہ امر بذاتہ بیماری کی تحقیقی علامت ہے۔
 اگر کوئی شخص ذرہ اور غور کرے تو اُسکو معلوم ہو جائیگا کہ بیشک
 اس دنیا میں بہت سے بچے بیمار ہی آتے ہیں کیونکہ بیمار ماہیوں
 سے بیمار ہی بچے پیدا ہو سکتے ہیں جیسے کہ بیمار درختوں میں پھل
 پھل نہیں لگ سکتا۔

یہ امر بہت افسوس ناک ہے لیکن بیکار شکایت کرنے سے ہم کو کچھ بد
 نہیں ملے گی ہم کو غور کرنا چاہیے کہ ہم حتی الامکان اس خرابی کے
 دفع کرنے کے واسطے کیا کیا کر سکتے ہیں اور یہ موقعہ محل بالکل قطع
 امید کرنے کا نہیں ہے جیسا کہ ہم کو خاتمہ سے معلوم ہو جائیگا +
 ہم ذرہ اور جزویات پر نظر ڈالیں کہ جسم انسانی کے کس کس

عملوں سے بیماری پیدا ہوتی ہے +
 تمام خلاف طبیعت غذا جو اندر داخل ہوتی ہے او سکوحجم اپنا دشمن
 سمجھتا ہے۔ اور اسواسطے جسم حتی الامکان جلد اس سے اچھا چڑانا
 چاہتا ہے خواہ بدریغہ یا اسہال کے یا کسی اور طرح سے۔ بہر حال
 اگر اس کا اخراج جبراً نہیں ہوتا ہے تو قبل از وقت معدہ سے اسکا
 اخراج ہو جاتا ہے اور خلاف طبیعت غذا کے معدہ میں کامل طور پر
 ہضم ہونے سے پیشتر اُسکے ساتھ ہی مقوی غذا بھی نکل جاتی ہے
 اس طرح خلاف طبیعت اور خام قسم کی خوراک انتڑیوں میں پہنچتی ہے
 اور ماضیہ ان دونوں صورتوں میں سے کسی حالت میں ٹھیک ٹھیک
 طور پر اپنا عمل نہیں کرتا۔ اس قسم کی خوراک کا اخراج عموماً ایسا
 کاویسا ہی ہو جاتا ہے اور اگر اس قسم کی خوراک کا کوئی حصہ
 خوبی قسمت سے خون میں تبدیل بھی ہو جاتا ہے تو جلدی ہی اُسکی
 رطوبت ہی بن جاتی ہے۔ پس ایک ہی ٹھوکر کے کہانے سے ممکن
 ہے کہ کوئی دیر پاہ خلل نہ پیدا ہو لیکن بے تعلق اور بے لگاؤ وضع
 قوانین قدرت کا بد قسمتی سے شاذ و نادر ہی ہوا کرتا ہے اور اسکے
 بعد ہی فوراً نئے نئے قصور اور خطائیں ہونے لگتی ہیں اور اکثر
 اُنکا اعادہ ہونا رہتا ہے بلکہ شاید روزمرہ۔ اب حجم اس قابل
 نہیں رہتا ہے کہ جس کام پڑھ لگایا جاوے اُسکو انجام دے سکے
 اور جلد اجنبی (موذی) مادہ جمع ہو جاتا ہے اور اس مادہ کا ایک

جسم میں نہ نشین ہو جاتا ہے لیکن سب سے پہلے شکم کے قدرتی مخروجوں کے
 قریب جمتا ہے۔ اس موذی مادہ کے بار بار جمع ہوتے رہنے سے یہ مقدار
 بڑھ جاتی ہے اور اندر ہی اندر اس جمع شدہ اجنبی مادہ کی صورت بدلنے
 لگتی ہے۔ یہ مادہ جن مفردات سے مرکب ہوتا ہے ان میں منقسم ہو جاتا
 ہے اور جوش کھانے لگتا ہے۔ اب یہ جوش کھانے والا مادہ جبکہ اس کے
 اسکی رطوبت نہیں بنتی ہے تو پھیل جاتا ہے۔ اُدھر کو بھی اور نیچے کو بھی
 اور رفتہ رفتہ جسم کے تمام حصوں میں گھس جاتا ہے اور دماغ پر جا
 جمع ہو جاتا ہے۔ دھڑ سے یہ مادہ سر اور ماتھے پیروں کی طرف بڑھتا جا
 ہے یہاں تک کہ اُسکا راستہ ماتھے پیروں پر جا کر مسدود ہو جاتا ہے۔
 اب جسم واسطے سلامتی اور حفاظت کے اس مادے کو ہر طور سے
 باہر لے آنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے میں عرصہ غیر محدود
 تک کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس مقصد کے لیے جسم میں سے بہت سا
 پسینہ اور سوڑے پھنسیاں وغیرہ نکلتی ہیں جو ہمیشہ اول ہی اول
 ماتھے پیروں پر نمودار ہوتی ہیں چنانچہ پیروں میں پسینہ آنے کا
 (جسکی نسبت رايوں میں ایسا بیماری اختلاف ہے) میلان درحقیقت
 بدن کی آسائش و آرام کی طرف ہوتا ہے اور یہ ہی سچ ہے کہ
 یہ بیماری کی علامت ہے لیکن بزورِ ادویات پسینہ روکنے سے محض
 اندرونی امراض زیادتی بکڑ جاویں گے۔ محرک اسباب جیسے اتفاقیہ
 (سرو) ہوا، بیرونی زخم وغیرہ لگ جانے یا سخت اضطراب کی حالت سے

اکثر جسم اس مادہ کو ماتہ پیروں سے اُسی راہ واپس لے جاتا ہے کہ جب راہ
یہ مادہ ماتہ پیروں میں آیا تھا۔ پھر یہ مادہ اکثر جوڑوں اور گٹوں کے
نیچے آنکر ٹھہر جاتا ہے چنانچہ کبھی کبھی گو مڑیاں اور گلتیاں نکل آتی ہیں
جو اس سبب وجہ سے ہمیشہ جوڑ کے نیچے نمودار ہوتی ہیں جیسے کہ ہم جوڑوں
گٹوں والی شدید گھٹیا کی بیماری کی ہر صورت میں دیکھ سکتے ہیں +
تمام حصے جنہیں موزی مادہ جمع ہو جاتا ہے عرصہ تک ٹھیک ٹھیک طے رہتا
(طبعی طور پر) اپنی ذاتی خدمات انجام نہیں دے سکتے۔ دورانِ خون
رک جاتا ہے اور بدنیوجہ ان حصوں کی پرورش گھٹ جاتی ہے۔ اگر
ان حصوں پر بہاری بوجھ پڑ جاتا ہے تو وہ چھوٹنے سے ٹھنڈے
معلوم ہوتے ہیں اور ان کو گرم کرنا مشکل ہے اور یہ بات سب میں
ماتہ پیروں میں پائی جاتی ہے لیکن یہ بات جلد دیگر حصوں میں بھی
محسوس ہونے لگتی ہے +

لیکن اسکے ساتھ ہی اجنبی مادہ سے جسم کی صورت خلافِ فاعلہ
بدل جاتی ہے اور یہ بات پہلے ہی سے ایسے عام طور پر وقوع میں
آتی رہتی ہے کہ اکثر آدمی اس میں کوئی بات اجنبی نہیں دیکھتے
اگرچہ ہر شخص صورت کی انہی تبدیلیوں سے سمجھ سکتا ہے کہ جسم پر
خمیر کے مادے کا کیسا بہاری بوجھ ہو گیا ہے۔ اس امر پر حسیا
اوپر ذکر ہوا۔ مصنف موصوف نے چہرہ سے تندرستی بیماری بتلا
کے علم کی بنیاد ڈالی ہے کیونکہ ٹھیک چہرہ اور گردن سے صورت کی

خفیف سے خفیف تبدیلیاں نمایاں ہوتی ہیں اگرچہ انکی شناخت اور انکی اصلیت کی تمیز صرف تیز اور دیر کے مشاہدے کے بعد ہو سکتی ہے۔ اس مقام پر سچی صحت کی طرف جس کا ذکر پیشتر ہوا ہے، توجہ مبذول کرنی چاہیے۔ جب وہ صحت کامل پر دلالت کرے تو سمجھ لینا چاہیے کہ بالتحقیق ماضیہ کی نلی میں اور اسی وجہ سے جسم میں (کیونکہ پہلے پہل اسکا ظہور انٹریوں میں ہوتا ہے) کوئی مادہ خمیر کا جمع نہیں ہے لیکن اگر وہ اس پر دلالت کرے کہ جسم اب کامل صحت میں نہیں ہے تو سب میں پہلے اس کی صورت کی تبدیلیوں سے یہ بات دریافت کرنی چاہیے کہ جسم میں کس حد تک اجنبی مادہ دخل پذیر ہو گیا ہے۔ کبھی کبھی اجنبی مادہ جمع ہوتا ہے جسکو ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے جیسے گلٹیاں اور حن جو آپ ہی آپ مثل جملہ تبدیلیوں مذکورہ کے جسم کو کامل طور پر صاف کرنے پر ہمارے کامیاب ہوتی ہو، غائب ہو جاتی ہیں لیکن جنکا دفعہ جسم کو ضرر پہنچے۔ البتہ مصنوعی طور پر (بذریعہ جراح کے) نہیں ہو سکتا کیونکہ مردہ مادہ جو ان میں جمع رہتا جسم کے دیگر حصوں میں پھیل جاتا ہے، نیز جسم میں مائے بوجھل ہوتا ہے وہ پُرانا مادہ نیا سے نیا ہو جاتا ہے اور پُرانا پُرانا ہو جاتا ہے اور نیا سے نیا ہو جاتا ہے۔ نتیجہ کی صورتوں کے درجہ وار حلال

خمیر کے داڑے کا میدان مدام خمیر کے اٹھانے کی طرف ہوتا ہے اور اکثر اسکا حصہ صرف بیرونی جانتوں پر ہوتا ہے خواہ اسکا وقوع جلد ہی ہو یا دیر میں۔ موسمی تغیر اور الہی غذا کے پٹنے سے جو خاصکر ابلنے قابل ہوا کسی دیگر سبب سے اُبالا اور خمیر کا عمل شروع ہو سکتا ہے۔ اگر جسم میں اجنبی مادہ نہ ہو تا ہے تو خمیر یا جوش کا عمل تمام جسم باؤ کے بڑے حصے پر پھیل سکتا ہے لیکن جوش و خمیر کے عمل سے گرمائی پیدا ہوتی ہے جو عموماً سارے جسم میں اسوقت محسوس ہوتی ہے جبکہ خمیر کا عمل دودھ پر پہنچا ہوتا ہے۔ یہ گرمی تو وہی ہے جسکو عموماً بخار کی گرمائی کہتے ہیں۔ اسنا خمیر اور جوش میں اجنبی مادہ کے جلد جلد ترقی کرنے کے سبب جسم کو اسکے خارج کرنے کے واسطے معقول طور سے اپنا سارا زور لگانا پڑتا ہے۔ اجنبی مادہ کو خارج کرنے کے واسطے جسم کی اس جانفشانی کے کرنے کا نام بخار پس شدت کا ہر ایک بخار از سر نو صحت حاصل کرنے کی کوشش ہے جو جسم میں خمیر اور جوش کا عمل جاری رہنے سے پیدا ہو جاتی ہے ایسی بخار والی بیماریاں شدید بیماریاں کہلاتی ہیں +

اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ بخار کو مطلوبہ رطوبت بدنی کے نکلنے ہی اپنے آپ ہی جلد چلا جانا چاہئے اور یہی اسکے علاج کرنے کا قدرتی طریقہ ہے۔ اگر وہ خاص ترکیب سے روک دیا جاتا ہے تو خمیر کا مادہ جسم کے اندر باقی رہ جاتا ہے اور جسم سابق کی نسبت بہت سخت

بیماری کی حالت میں ہو جاتا ہے +
 پیارے پڑھنے والے اس رسالہ کے کیا یہ بات تم کو کبھی نہیں معلوم
 ہوئی کہ جب تمہارا ایک دوست دعویٰ کرتا ہے کہ وہ بیشک پھپھی
 دفعہ کے بخار آنے سے بہ نسبت سابق بہت تندرست ہے تو دوسرا
 دوست یہ شکایت کرتا ہے کہ وہ پھپھے مرتبہ کی شدید بیماری کے اثر
 سے مدام بیمار رہتا ہے ۹ -

اب تم کو اس آشکارہ مخالف اور ضد کی شرح کرنے میں کوئی وقت
 نہ ہوگی۔ پہلی صورت میں تو بخار رطوبت بدنی کے نکالنے میں کامیاب
 ہوا لیکن دوسری صورت میں کامیاب نہیں ہوا +
 ان بخار والی بیماریوں کے بیرونی علامات کے اختلاف کے سبب مختلف
 نام پڑ گئے ہیں ان میں وہ تمام بیماریاں شامل ہیں جو اکثر بچوں کو
 ہوا کرتی ہیں کیونکہ بچہ کا بدن ہمیشہ طریقہ صحت اختیار کرنے کی
 طرف زیادہ مائل ہوتا ہے جیسے گرمی دانے - لال بخار -

ڈیفٹیریا (DIPHTHERIA) - چھپک وغیرہ + ہیضہ -
 ٹیفوس (TYPHUS) - بخار اور اسہال ہی ایسی ہی
 بیمار بال ہیں - جیسے بچے پہلے بتلایا وہ سب کی سب وہی ایک

بہت سی ایک عالمگیر بیماری موبی ہے جس میں ہوا کے راسنوں اور حلق پر
 ایک جھوٹی جھٹی آ جاتی ہے +

بچہ ایک تھکا ہر وقت ریشہ والا بخار جس میں بہت اُداسی اور دماغیں خلل رہتا ہے +

اصلی سبب رکھتی ہیں اور جو جو اختلاف کہ اونکے راستہ میں پیدا ہو جاتا
ہیں ان کا حصر زیادہ تر بیرونی حالتوں پر ہے خصوصاً زیادتی یا
کمی مقدار مادہ پر جس سے فزرتی نکاسی کے راستے بند ہو جاتے ہیں
یہ ایک عجیب ماجرا ہے کہ اکثر ٹھیک طاقت دار آدمیوں کو بڑی شہادت
نجات نہیں آتا ہے اور جسم اجنبی مادوں کو جذب کر لیتا ہے اور ظاہر کو بھی
ضرر نہیں پہنچتا۔ صرف ایک حصہ کو لہیدہ وغیرہ میں الگ کر دیتا ہے
جیسا سابق میں ذکر ہوا۔ ایسے اشخاص اکثر اپنی اچھی صحت کی شہنی
بھی گنہگار تھے ہیں کیونکہ بتدریج بوجہ سے کوئی دیکھ نہیں ہوتا۔ بعد
میں اُنکے تجربہ میں ہی دہی بات آتی ہے جو ان بیماریوں کے تجربہ
میں آئی ہے جبکہ نجات دہندہ ادویہ دفع کیا گیا ہے اور مابعد کے
نتائج شدید بیماریوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں +

قدم بقدم دردناک صور میں شروع ہونے لگتی ہیں۔ درد سر، زکام
کھانسی درد دندان اور جملہ دیگر ظالم امراض۔ زندگی کو بار بار خطر
کرنے لگتے ہیں اور ضعف روز بروز زیادہ ناقابل برداشت ہوتا
جاتا ہے۔ بدن کے بعض حصے پرمردہ ہی ہو جاتے ہیں۔ دانت
گبڑ جاتے ہیں بال سفید ہونے یا گرنے لگتے ہیں آنکھیں اور کان کا
گا ہے ٹھیک ٹھیک طور پر خدمت کرنا چھوڑ دیتے ہیں یا پورا پورا
اندھا پن یا بہرین پیدا ہو سکتا ہے۔ مابہہ پیر جن میں اجنبی مادہ
بکثرت جمع ہوتا ہے ٹھنڈے پڑنے لگ جاتے ہیں اور گھٹیا کا درد دینا

ٹوٹ پڑتا ہے۔ لاضمہ ہی روز بروز بگڑتا جاتا ہے اور قبض اور اسہال باری باری ہوتا رہتا ہے اور یہ دونوں اندرونی حرارت کی علامت ہیں خمیر کے تمام عملوں میں بڑی گرمی سب میں پیشتر انٹریوں میں پیدا ہوتی ہے جس سے بلغغی چہلی۔

(Mucus membrane)

خشک ہو جاتی ہے اور اس طرح قبض پیدا ہو جاتا ہے۔ جب کبھی پاخانہ آتا ہے تو پاخانہ انٹریوں سے رفیق حالت میں غیر کامل مضغ کا آتا ہے اور اسہال شروع ہو جاتا ہے +

ہم انکے چیمے ہونے والی جملہ قیاسی بیماریوں کا شمار کر سکتے تھے لیکن بیماری کا نام کیسے مفید مطلب نہیں اور اسلئے ہم فقط مشہور و معروف اور وحشت ناک پیٹریے کی بیماریوں اور انکی اصل کا بیان زیادہ مفصل طور پر کریں گے۔

پھیپڑوں پر مثل دیگر آلات بدن کے بیماری صرف اسی وقت حملہ آور ہو سکتی ہے جبکہ اون میں خمیری مادہ کا دخل ہو گیا ہو اور جب کبھی مادہ اپنی واسطی کے راستہ پر رک جاتا ہے تو وہ ہلاک ہونے لگتا ہے ہیں۔ یہ خمیری مادہ شکم سے چل کر سب میں پہلے پیٹروں سے اور پھر کی جانب اٹھتا ہے اور پھر جسم میں ایک انتہائی مقام پر کندہ کے نیچے پیٹروں کے بالائی سروں میں پونج جاتا ہے۔ یہاں چونکہ خمیری مادہ سر با لاہوں میں اور آگے بڑھ کر کہیں نہیں جاسکتا ہی

اسلئے بڑھی ہوئی رگڑ اور خمیر اٹھنے کا عمل پیٹروں کے پیروں پر خود بخود شروع ہو جاتا ہے اور یہ عمل اجنبی مادہ کے خمیر پڑھتے ہی مقرر باعث ہلاکت ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بیماری ہمیشہ پیٹروں کے پیروں سے شروع ہوتی ہے۔

انسان فوراً ٹھیک ٹھیک طور پر اپنے پھیپھڑوں کی حالت سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ جب پھیپھڑے تندرست ہوتے ہیں تو ہم مونہہ بند کرناک کی راہ سے سانس لیتے ہیں اور جوں ہی کہ ہم کو مجبوراً مونہہ کھولنا پڑتا ہے تو کوئی بیماری خواہ ناک کی یا خود پیپھڑوں کی اسکا سبب ہوتی ہے۔ لیکن ناک کی بیماریوں کا پہچاننا آسان ہے اسی وجہ سے ہم سانس لینے کے طور کو دیکھ کر حقیقی یقین کے ساتھ پیپھڑوں کی حالت کا امتحان کر سکتے ہیں۔ جو وقت ہم میانہ قدم سے پاؤں پیدل چل رہے ہو اس وقت پر فقط یہ خیال کر لو کہ آیا ہم اپنا منہ بند رکھ سکتے ہو یا نہیں یا اس سے بھی بہتر یوں ہو کہ کسی شخص سے کہو کہ وہ ہم کو تھارے سوتے وقت نگاہ کرنا دیکھے۔ ماسوا کے اسکے ہم اس بات سے کہ منہ کتنا کھلتا ہے صحت کے ساتھ بتا سکتے ہیں کہ بیماری کتنی بڑھی ہوئی ہے۔ بڑھے آدمی تقریباً ہمیشہ چلتے وقت اپنا منہ بند رکھتے ہیں وہ بڑھا پے پر ٹھیک اسی وجہ سے پہنچے ہیں کہ اُنکے پیپھڑے تندرست ہیں اور اُنکی عام صحت اچھی ہے جب وہ سانس لینے میں دشواری کی شکایت کرنے لگتے ہیں

انہی زندگی کے ایام پورے ہو لیتے ہیں +
 ایک لمحہ ہی اس امر کا خیال نہ کرو کہ موصفہ کا کھلا رہنا محض عادت
 کی بات ہے۔ ہمیشہ اسکی تحریک کسی بیماری سے ہوتی ہے اور جب تک
 بیماری کا علاج نہ ہو مہلک بغیر کوشش کے بند نہیں رہ سکتا ہے۔
 اس طرح امتحان کرنے سے ہم ہر ایک لڑکی کی ہر صورت میں ٹیک
 ٹیک بتلا سکتے ہیں کہ کون کون سی لڑکیاں بویاں اور ماہیں بنکر
 اس قابل ہوں گی کہ وہ ماں گیری کے پیارے سے پیارے فرض کو
 پورا کر سکیں گی یعنی اپنے بچوں کو دودھ پلا سکیں گی اور جنکو
 پیٹیر پورے پورے طور پر زیر علاج رہنا چاہیے کیونکہ جن عورتوں
 کے پیٹیرے بیمار ہوتے ہیں وہ شدید ذمہ دار ہی اس قابل ہوتی ہیں
 کہ وہ اپنے بچوں کی تمام وکمال طور پر اپنے دودھ سے پرورش کر سکیں
 اور نیز اسوقت میں جبکہ بیماری عموماً شناخت کرنے سے پیٹیرے کی
 بیماری نہیں معلوم ہوتی +

جو نتائج کہ مقرر ملاحظہ مندرجہ بالا سے نکلتے ہیں وہ ضروری ہیں
 اور بیماریوں کے معالجہ میں اصلی ضرورت کے ہیں :- حملہ اندرونی
 امراض (بجز بلا واسطہ ضرروں کے) ایک مشترکہ سبب سے پیدا
 ہوتے ہیں اور حق پوچھو تو فقط ایک ہی بیماری ہے جس کا ظہور
 مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔ بیماری تحقیقات اور تفتیش کا یہ پڑا
 بیماری نتیجہ ہے جسکی سچائی آگے جا کر زبردست ثبوتوں سے ثابت

ہو چکی + علم طبیبان کسی مفروضہ بیان کی صحت یا غلطی قائم کر نیکی
 واسطے خوب جچی ہوئی تدبیر رکھی ہے یعنی تجربہ کا کرنا اور باقاعدہ
 تحقیق اور تفتیش کا کرنا۔ اگر بیماریوں کی ایک ہی مشترکہ بنیاد ہے
 تو طریقہ علاج (فرض کرو کہ طریقہ علاج دریافت ہو سکتا ہے) بحیثیت
 مجموعی سب کے واسطے ایک ہی ہونا چاہیئے۔ لہذا اگر ہم اپنی تحقیقات
 پر کسی ایسے طریقہ علاج کی بنیاد ڈالنے میں کامیاب ہو جاویں جو
 بیماری کی تمام حالتوں میں موثر ثابت ہو اور صرف فرداً فرداً ہر شخص
 واحد کی احتیاج اور ضرورت کے موافق کرنے کا محتاج ہو تو مطلوبہ
 ثبوت ہی دیدیا جاوے گا۔ ایسا طریقہ تقریباً خود بخود کھل جاتا ہے
 اور بدوینِ دقتِ مزید کے ہم یہ سوال پیش کرتے ہیں !
 کس طرح بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے ؟

حجم کو بیشک خود علاج کرنا چاہیئے اور ہمارا کام فقط یہ ہے کہ حالات
 کو اس طرح ترتیب دیں کہ صحت یا بی ممکن اور ضروری ہو۔ پہلے
 بیانات کے بموجب ہمارا کام صرف ان دو کاموں پر مشتمل ہونا چاہیئے
 (۱) حجم کو کوئی تازہ خمیری مادہ نہیں دینا چاہیئے اور
 (۲) پرانے مادے کو دفع کرنا چاہیئے +
 یہاں سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ
 (۱) ہم کو طبی اور معمولی طور پر لسبر کرنی چاہیئے۔

(۲) ہم کو انتظام کرنا چاہیے کہ رطوبت پیدا کرنے والے آلات خمیری مادہ کا اخراج کرتے رہیں +

بلحاظ پہلی ضرورت کے ہم مختصراً کہتے ہیں کہ طبعی طریقہ زندگی بسر کرنے کی بابت بہت سے بے شمار رسالے چھپ چکے ہیں۔ بطور عملی رہنماؤں کے ہم ذیل کے رسالوں کی سفارش کرتے ہیں۔

ویچی ٹیرین لگ بگ (ترکاری پکانے کی کتاب) مصنفہ اڈورڈ

بالٹر فیتی ۱۹۲۵ مارک (تقریباً ۱۳) ایضاً مصنفہ کارلوٹ

فیتی ۱۹۵ مارک (تقریباً ۱۵)۔ یہ دونوں رسالے ملک

جرمنی کی زبان میں اور رسالہ ہذا کے مصنف کے پاس مل سکتے ہیں +

یہاں پر ایک غیر متبادل فہرست کہانوں کی واسطے جملہ بیماریاں

اشخاص کے نہیں دی جاسکتی۔ اس وقت کی جسم کی حالت کے جوہر

ایک یا دوسری قسم کی طبعی خوراک پسند کی جاوے گی۔ جب کہانوں

یا شربتوں سے بانی پیدا ہو تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ جسم اچھو

قول اور منظور نہیں کرتا ہے اور جب تک اصلاح نہ شروع ہو اور

یہ دیکھو صفحہ ۱۱۶ لغایت ۱۳۶۔ انگریزی ادلین (مصنفہ مصنفہ

رسالہ ہذا۔ فہرست مضامین کتاب کے لیے رسالہ ہذا صفحہ دیکھی

دی نیو سائنس آف ہیالنگ (مترجم کرنے کا نیا علم) مصنفہ لولیس کہنے

جبکہ عام فہم اردو ترجمہ مترجم رسالہ ہذا ٹبری عرف ریزی کے ساتھ

کر رہا ہے غفریب چھو اگر ہدیہ شائقین کیا جاوے گا۔)

مقابلہ موقوف نہ ہو جائے تب تک اُن سے پرہیز کرنا چاہیے۔
 اسباب کو بطور دستور العمل کے یاد رکھو کہ پیٹ کبھی حد سے زیادہ بھرنا
 نہیں چاہیئے اور کچا پکا مادہ محض ایسا مادہ ہوتا ہے جو جسم
 اجنبی اور بیگانہ ہوتا ہے۔ جو شخص مزمن اور سخت بیمار ہوتے ہیں
 وہ پیٹ کے پھول جانے یا بڑھ جانے سے ڈکھ اُٹھاتے ہیں اور
 یہ بات بکثرت شربتوں کے پینے یا معدہ میں خمیر ہی عمل کے ہونے
 سے پیدا ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ جب وہ پیٹ بھر کے یا
 سیر ہو کے کھا چکے ہیں تو اُنکو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ پیٹ ابھی بھرا
 یا نہیں۔ پس اُنکے واسطے یہ امر ضروری ہے کہ وہ بخوبی اپنے نفس پر
 خود جبر کریں یا کوئی دیگر شخص اُنکے ساتھ زبردستی کرے کہ وہ حالت
 اعتدال پر آویں +

صحت بخش غذا حاصل کرنے کے لئے خاصکر بہت فکر اور تردد چاہیئے
 جس شے کو خلق سے اُتارنے سے پہلے بخوبی چمانا پڑتا ہے اُسکا مضام
 کرنا بہ نسبت پتلی یا نرم غذاؤں کے ہمیشہ بہت سہل ہوتا ہے
 کامل طور پر چبانے ہی سے غذا ٹھیک ٹھیک طور پر لعاب سے ملتی
 ہے اور یہ شبہ چبائی ہوئی غذا ٹھیک ٹھیک طور پر باضمہ کے
 واسطے تیار ہوتی ہے۔ اسوجہ سے کہانے کی تمام چیزیں جنکو
 ہم اُنکی قدرتی اور بے بدنی حالت میں کھا سکتے ہیں وہ ہیں جنکا
 مضام کرنا بہت ہی سہل اور آسان ہے اور جو ہمارے واسطے

بہت مفید ہیں۔ برعکس اسکے تمام بچے ہوئے کہانوں کا بضم کرنا
انہی نسبت بہت دشوار ہوتا ہے اور ہر حالت میں کامل طور پر چھپنا
مانا گیا ہے +

اب مزید تفصیل اُس طریقہ کی نسبت دی جاوے گی جس میں جمع شدہ خمیر
مادہ کی تفریق نکالنی چاہیئے اور جب تک جسم پاک صاف نہ ہو جاوے
تک اُس تفریق کو قائم رکھنا چاہیئے +

بدن میں رطوبت تفریق کرنے کے چار بڑے بڑے آلے ہیں۔
پیشہ سے۔ جلد۔ انٹسٹیناں۔ اور گروے۔ اور ان سبوں سے
خمیرے مادے کے عمل تفریق کو انجام دینے کا کام لینا چاہیئے۔
پیشہ سے اسی وقت اپنا عمل بخوبی کرتے ہیں جبکہ جسم تیز حرکت
میں ہوتا ہے۔ پس ہر ایک کامل علاج کے واسطے جب کہی ممکن ہو
گہلی ہوئی ہو اس میں بخوبی سیر کرنا چاہیئے۔ علاوہ بریں مریض اس
کو دیکھ کر خوش ہوگا کہ جسم کے خمیرے مادے کے بوجھ سے ہلکا ہونیکے
عرصہ میں سانس پہلے کی نسبت آزادی سے اور دور تک اپنی خوشی
سے اندر باہر آ جاتا ہے +

جنس
جلد کے ذمے بڑی اہم خدمت ہے کہ وہ سارے اجنبی اور غیر
مادے کو جو سطح کے نزدیک واقع ہوتا ہے باہر نکال لاتی ہے اور جب
اُن کا عمل باقاعدہ جاری رہے تب تک شدید بیماری کا اندیشہ نہ
چاہیئے۔ لیکن جب کہی خون کی گردش میں اجنبی مادے پھرتے ہوئے ہوں

جلد کے عمل کی تیزی گہٹ جاتی ہے اور پھر جلد ہمیشہ چوتھے وقت ہندی لگتی ہے۔ ہم کو اپنی قوت لامسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات طبیعت کے برخلاف ہے کیونکہ ہم کو ہمیشہ تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ جسم کے ٹھنڈے اعضا کا چھونا طبیعت کو ناگوار گذرتا ہے۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ جلد جو اس طرح بیکار ہو گئی ہے اُس میں دوبارہ جان ڈالیں اور گرمائی ہو بچا کر اسکو اس امر کی تحریک کریں کہ وہ اپنی خدمات کو انجام دیکو گرمی اور تری یہ دو ایسی حالتیں ہیں جن سے ہر تنفس بہلتا ہوتا ہے۔ گرمی اور تری سے جلد پر نہایت مفید اثر ہو بچتا ہے اور نپڑاؤ اس کے مساوات کھلجاتے ہیں اور اُلٹے اُس میں از سر نو جان پڑنے کی تحریک ہوتی ہے۔ اب ہم بہا پ میں یہ دونوں میں کیجیا پاتے ہیں لہذا ہماری غرض اور مطلب کے لیے بہا پ کے غسل سے زیادہ کوئی بات بہتر نہیں۔ جب بہا پ کا غسل ٹھیک ٹھیک طور پر لیا جاتا ہے تو اس سے جلد ہمیشہ اپنا کام کرنے لگتی ہے۔ (ضمیمہ میں بہا پ کے غسل والی فصل دیکھو جہاں پر انتہاء درجہ کا عملی طریقہ ٹھیک ٹھیک طور پر بیان کیا گیا ہے) نئے نئے بچوں کی صورت میں اس سے بھی زیادہ طبعی اور معمولی طریقہ بتلایا گیا ہے۔ جب اُنکو ٹھنڈ لگتی ہے تو وہ اپنی ہاں کی طرف رغبت کرتے ہیں اور لیٹ جاتے ہیں۔ وہ صورت حال سے اس امر کی منت التجا کرتے معلوم ہوتے ہیں اور اسکو اپنی ماں کے گرم جسم سے لگ کر اپنے تئیں گرم کرنا چاہیے۔ طبعی منت والتجا ہے جو صرف

(ترتیب یافتہ) ماؤں کو یہودہ معلوم ہو سکتی ہے۔ جس ماں کے دلیں
 پاک اور سچی مادرانہ محبت ہے وہ فوراً خوشی خوشی اپنے پیارے بچے کو
 اپنے ہی بچوں میں لے لیگی اور اسکو اپنی گرمائی گھنچا دے گی خواہ
 وہ کسی شدید بیماری ہی میں کیوں نہ مبتلا ہو جیسے گرمی دالنے لال
 بخار یا ^{موت} ~~موت~~ اور اس قدر قی و طبعی علاج سے حقیقی معجزے ظہور
 میں آتے ہیں اور فی الحقیقت بچے غالباً بہت ہی کم بیمار ہوا کرتے اگر
 اب کی نسبت انہی کی اپنی ماں کی گرمائی انکے حصہ میں زیادہ آتی !
 مصنف موصوف جانتا ہے کہ وہ یہ بات کہہ کر کتنے متعصب اور طرفدار
 اشخاص کا مقابلہ کرتا ہے لیکن وہ اسکو سچ بولنے سے مانع نہیں آ سکتے
 اور جس حق امر کو حقیقی نظر میں لانے اور پورا کرنے سے خاندانوں اور
 نسلوں پر بے شمار برکتیں اور خوشوقتیاں نازل ہوں گی۔ ہر ایک جگہ
 کے لوگوں سے جو قدرتی اور طبعی حالت میں رہتے ہیں (وحشیانیم وحشی
 قومیں) ہمارے سننے میں آتا ہے کہ وہ اس بارہ میں ماں گیری کے فرائض
 کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ اور کیا ہمیں جانوروں کی طرف ہی اشارہ کرنے
 کی ضرورت ہے یعنی فکر مند مرغی یا اپنے پالتو چوپائے جانوروں کی
 طرف ؟ وہ سب کے سب اپنے بچوں کو اپنے ہی بدنوں سے گرمائی
 پہنچاتے ہیں اور اکثر سچے قابل تعریف کے ساتھ سچ ہی ہم کو ہمیشہ یہ
 بات مان لینی چاہیے کہ ماں کے پاس کافی ذخیرہ گرمائی کا ہوتا ہے اگر
 خود اس ماں ہی کو گرمائی کے واسطے بیرونی امداد کی ضرورت ہے تو

وہ بیشک اپنے بچے کی پرورش کرنے کے قابل نہیں ہے۔ لیکن چونکہ ان کی ہی کی محبت سے مدد مذکورہ مل سکتی ہے اسلئے جو بچے کہ اس محبت سے محروم ہیں انکو مثل بڑے آدمیوں کے صرف بذریعہ ہلکے بہاؤ کے غسلوں ہی کے مدد پہنچا سکتے ہیں۔

ہر دو انٹریوں اور گردوں پر بہاؤ کے غسل کا اثر پہنچتا ہے لیکن واسطے علاوہ اسکے ایک خاص محرک شے درکار ہے۔ یہاں پر ہم کوتنگ محدود نکاسی کے راستوں سے واسطہ آن پڑا ہے جن میں خمیری مادہ کے کثیر اخراج سے ہمیشہ کم و بیش آگ لگی رہتی ہے اور نیز اسوجہ سے کہ خمیر کا عمل ٹھیک و سہی پر واقع ہوتا ہے کیونکہ جس مادے کا ہم ذکر کرتے ہیں وہ بہ نسبت کسی اور مقام کے وہاں پر زیادہ کثرت کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس انکو بہت احتیاط کے ساتھ ٹھنڈا کرنا چاہیئے اور یہ بات نہایت سادگی اور کمال کے ساتھ کوہیاد کچھ غسل کے غسلخانہ میں حاصل ہو سکتی ہے جس میں تھوڑا پانی ڈالا گیا ہو۔ بدنی رطوبت کی تفریق کی تحریک کرنے کے واسطے اٹنا غسل میں بدن کو کپڑے سے رگڑو اور حتی الامکان نکاسی کے راستوں کے ماپس لیکن صرف پانی ہی کے اندر تاکہ سوزش اور آگ نہ بڑھنے پاوے۔ اس عمل میں اکثر گلیٹاں سو جاتی ہیں جنکے ذریعے سے رطوبت کی تفریق کا عمل ہمیشہ کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ ہونے لگتا ہے۔

جتنی دفعہ مقامات مذکورہ میں گرمی محسوس ہو اتنی ہی دفعہ اس قسم کے

غسل کرنے چاہئیں کہی کہی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ردِ مزہ تین یا چار غسلوں کی ضرورت پڑتی ہے اور بعض بعض حالتوں میں ایک ایک گھنٹہ تک رہتے ہیں (کوہہ کے غسلوں میں) رگڑاؤ ٹینک کے غسلوں کی تفصیل کے لئے ضمیمہ دیکھو) دریا کا برساتی پانی سب میں افضل ہے کیونکہ اس سے قدرتی بالید گیاں (Accretions) نہایت جلدی سے گہل جاتی ہیں۔ کھاری پانی کو استعمال کرنے سے بیشتر کچھ عرصہ تک ہیرا رکھنا چاہیے۔

ان غسلوں میں سے سب میں پہلے ہی غسلوں کا اثر عجیب و غریب ہوتا ہے باقاعدہ حرکات شروع ہو جاتی ہیں اور کہی کہی ایسا بھی وقوع میں آتا ہے کہ حرکات اُس طرح باقاعدہ ہونے لگتی ہیں جیسا (باقاعدہ) مضام کے طریق صفحہ ۷۷ میں بیان ہوا۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان غسلوں کے ذریعہ سے خمیری مادہ اُس وقت انتڑیوں سے دور ہو جاتا ہے لیکن جب تک جسم کی کامل طور پر صفائی نہیں ہوتی تب تک سینا مادہ برابر جمع ہوتا رہتا ہے اور جب تک صحت کی ترقی دومی طور پر نہ ہو جاوے تب تک علاج جاری رکھنا چاہیے۔ اب رہی یہ بات کہ یہ علاج کتنے عرصہ تک جاری رکھا جاوے تو یہ بات ایک تو اس امر پر منحصر ہے کہ بدن کس قدر بیمار ہے اور دوسرے اس امر پر منحصر ہے کہ ان غسلوں کا جسم پر کیسا اثر پہنچتا ہے اور غسلوں کے بعد جسم کا ذاتی عمل کیونکر ہوتا ہے ممکن ہے کہ علاج کئی ہفتوں تک جاری رکھنا پڑے گو شاید مہینوں بلکہ برسوں کی ضرورت پڑے

اس علاج میں ایسی صورتوں میں سب میں زیادہ عرصہ لگتا ہے جہاں بیماری طبعی اور خلیقی ہو اور تینے پچے کے بدن میں پہلے ہی سے خمیری مادہ پھرا ہوا ہو لیکن یہ علاج ایسے جو ان اشخاص کی صورت میں بہت ہی جلد اثر کرتا ہے جو فقط تھوڑے ہی عرصہ بیمار رہے ہوں۔ اس علاج کے درمیان اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی سی مذکورہ بالا شدید بخار والی بیماری ٹوٹ پڑتی ہے جس سے تندرستی کا عمل زیادہ جلدی جلدی مہلے لگتا ہے۔ ان بخار والی بیماریوں کا ٹھیک اسی طور سے علاج کرنا ہو گا خصوصاً جلد کے عمل کو تحریک کر کے فوراً تیز کر دینا چاہیے۔ پسینہ کے نمودار ہوتے ہی بخار فوراً جاتا رہتا ہے جیسا پیشتر بیان ہوا بخار از سر نو صحت حاصل کرنے کی کوشش ہے جس سے بیمار مادے کی تفریق مقصود ہوتی ہے جب یہ ہوتا ہے تو عمل خمیر اور اسکے ساتھ اندرونی حرارت موقوف ہو جاتی ہے۔ پس یہ جہالت یا العصب کی بات ہے جبکہ لوگ بغیر آزمائش کرے کہتے ہیں کہ بہا پ کے غسل سے تو حرارت بڑھ جاوے گی۔ ایک دفعہ آزمائش کرو اسکے برعکس بات سچ نکلے گی لیکن اس امر پر ہر زور دینا چاہیے کہ نینے نینے بچوں کی صورت میں پسینہ بہترین طور پر ماں ہی کی گرمائی سے آتا ہے اور پس اپنی ہی اصلی اور حقیقی ماں کو اپنے بچہ کا فرشتہ محافظت بننا چاہیے پس جلد شدید بیماریوں میں پسینہ بلکہ کامل پسینہ سب مقدم رکھنا چاہیے اور یکساں ہی اس امر کی بھی فکر کرنی چاہیے کہ بدنی رشتہ

تفریق کرنے کے دیگر آلات بھی اپنا اپنا عمل برابر لگا کر کرتے ہیں اسی وجہ سے ٹھیک بخار والی بیماریوں میں کوئی عمل یا مشق مال والے میٹھک کے غسل بہت آزادی کے ساتھ کرانے چاہئیں +

بخار والی بیماریوں میں سب سے زیادہ دہشت ناک بیماری غالباً ڈنٹیریہ ہے جو بچوں کا ہلاک کرنے والا فرشتہ غرائیل ہے۔ یہ بیماری اُس پر صرف اُسی وقت آتی ہے جبکہ اُنکے جسم اجنبی مادے سے بہت ہی بوتل ہو جاتے ہیں اور جبکہ یہ مادہ سر میں رُک کر بوتل والی نرخرہ اور پٹیروں میں خصوصاً زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے اس بات کا وقوع صرف اُسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ جلد نے پٹیروں کی اپنی خدمت مقررہ تقریباً چھوڑ رکھی ہو پس محتاط ماں باپ مدت پہلے ہی سے سمجھ جاویں گے کہ اُنکے بچوں پر کوئی بخار والی بیماری آنے والی ہے۔ ڈنٹیریہ والے مریض کے جسم کا مقابلہ ایک بوتل سے ہو سکتا ہے جس میں کوئی رقیق شے خمیر اُٹھنے والی بہری ہوئی ہو۔ جب خمیر کا عمل شروع ہوتا ہے تو مادہ بوتل کی گردن کی طرف رجوع کرتا ہے لیکن بوتل کی گردن کے پہلو اُسکو نکلنے نہیں دیتے۔ ڈنٹیریہ کے ساتھ اکثر لال بخار ہوتا ہے کیونکہ عمل خمیر تمام جسم پر پھیلتا جاتا ہے۔ ایسی صورتوں کو معاون مددگار سمجھنا چاہیے کیونکہ پہر جلد بدنی رطوبت تفریق کرنے کے عمل میں مدد دینے لگتی ہے پسینہ کا عمل حسب مندرجہ بالا جاری کرنا چاہیے۔ مال کو بچہ نوں میں اپنے بچہ کے پاس گھنٹوں تک برابر پڑا رہنا چاہیے

تاکہ اوسکو پسینہ آنے لگے یا ہا ہاپ والے غسلیات یا رگڑ کے بیٹیکے والے
 غسلیات یا دھڑکے غسلیات بھی جب تک مطلب مقصود حاصل نہ ہو برابر
 لگاتار باری باری سے کرانے چاہئیں۔ ڈھتیر وغیرہ میں ہم کو سانس رک
 کر مرجانے کا خطرہ بھی رُوکنا پڑتا ہے جو اکثر یکا یک شروع ہو جاتا
 ہے لیکن یہ خطرہ اس قدر سفید غلاف سے پیدا نہیں ہوتا ہے جس قدر
 حلق کی سوزش اور درم سے۔ جب اس سوزش میں تخفیف ممکن ہو
 تو یقین کر لینا چاہیے کہ بیمار ضرور بچ جاوے گا۔ اس سفید غلاف
 کے دور کرنے کے واسطے مریض کو چاہیے کہ وہ ٹھنڈے پانی سے غرغہ
 کرے اور جب تک غرغہ سے پانی گرم نہ ہو جاوے تب تک اوسکو گلی
 کر کے باہر نہ نکالے اور جب تک یہ غلاف اُتر کر گلی کے ساتھ باہر نہ نکل آوے
 تب تک غرغہ جاری رکھے جس سے مریض کو صاف آرام معلوم ہوگا +
 مریض کو اس طرح لینا چاہیے کہ پانی اُسکے مونہ میں دھیر اندر نکال چھی
 طرح پہنچے اور وہ کامل طور پر مغسول ہو جاوے +
 یہ علاج چھوٹے چھوٹے بچوں کے قابل نہیں ہے انکی صورت میں ہم کو
 مشتمل دمل والے بیٹیک کے غسلوں ہی پر اکتفا کرنا چاہیے جبکہ عمل
 فی الواقع ایسا فراز واقعی ہوتا ہے کہ سب کا سب سفید غلاف اُتر کر ایک ہی
 دفعہ کے غسل کرنے کے بعد غائب ہو جاتا ہے۔ اس غسل کا فائدہ اُسوقت
 بہت جلد اور یقینی ہوتا ہے جب مینہ کا پانی استعمال کیا جاتا ہے اور اسلئے
 مینہ کا پانی حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

لیکن انسان چند قدم بڑھ کر دریا کا پانی کیوں نہ لے آوے جس میں کچھ بھی لاگت نہیں؟ گا ہے گا ہے دوا فروش کی دکان پر جانے کیونٹے کئی گہنٹے درکار ہوتے ہیں! چشموں یا نالے کا پانی اگر کھساری ہو تو اوسکو وہیں تھوڑی دیر رکھ دینا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو دوپٹے میں علاج مندرجہ بالا کی اتنی مرلیضوں پر آزمائش ہوئی ہے کہ اوسکے اعتبار کا ثبوت اس پایہ کا ہو گیا ہے کہ اب کوئی شک و شبہ باقی نہیں لیکن ہم اس معاملہ کو ذرہ اور صاف طور پر واضح کرنے کے لیے چند نظریں شامل کرتے ہیں +

(۱) نوسال کی عمر کا ایک لڑکا لال بخارا اور ڈھتیرہ میں مبتلا ہوا۔ بید کی بنی ہوئی کڑسی (دیکھو صفحہ ۴۵) پر بہا پ کا غسل دیکر اُسکے بدن میں بخوبی پسینہ پیدا کر دیا اور بہر بہت تھوڑے پانی سے اُسکے بدن کو کوہہ کے غسل والے سر و حمام میں ٹہنڈا کر دیا۔ سر سے حرارت نکلنے اور پہلے پہل جو مشکل تمام سانس لیا جاتا ہوتا اُس مشکل کے (ذریعہ ٹہنڈے پانی کے زور کی ملائی دلائی کی مدد سے) کم ہونے کے بعد اوسکو بچوں میں ڈال دیا اور چاروں طرف سے لپٹا اور بہر قدرتی اور طبعی پسینہ دوبارہ آنے لگا۔ اس سے دیگر بہا پ کے غسل کی ضرورت نہ رہی اگرچہ کوہہ کے غسل بار بار دینے پر جو بہی اس لڑکے کو بچوں میں ڈالا اوسکو مونہہ (کلی) کرنے کے واسطے پسینہ کا پانی دیا جسکے ذریعہ سے حلق کے سخت غلاف (جو

خمیر سے پیدا ہو گئے تھے) جلد ہٹ گئے لیکن سب میں پہلے گھنٹہ بہر کے اندر غلاف اُترا۔ چونکہ خلق کی سوزش فوراً جاتی رہی اسلئے علاج بھی جلد ہی ہو گیا۔ پانچ دن میں یہ لڑکایا لکل بجال ہو گیا اور اسکے بعد کوئی ایسی بیماری نہیں ہوئی جس سے بڑے اور خراب نتائج پیدا ہوں +

(۲) ایک جوان مرد بیس سال کی عمر کا تیرہ سال کی عمر سے اندرونی مرض میں مبتلا تھا اسکا علاج اعلیٰ درجہ کے تجربہ کاروں نے کیا اور آخر میں اُسکو جواب دے دیا کہ اُسکا مرض لا علاج ہے۔ اُس کا مرض بیشک موروثی تھا اور خمیری مادہ اُسکے بدن میں اسقدر بہا ہوا تھا کہ اُسکی صورت اور بناوٹ کا بدلنا حیرت تھا۔ اُسکا سر آگے کو جھک گیا تھا اور اُسکی پیٹھ دُہری ہو گئی تھی اور اُسکے ہاتھ پیر چوتھے وقت سمیت ٹھنڈے معلوم ہوتے تھے اُسکی جلد نے تقریباً اپنی خدمت معینہ کو چھوڑ دیا تھا اور اُسکے آلاتِ مضمک کا عمل بہت فاعل ہو گیا تھا۔ اس مریض کو پُرانا نچار تھا اگرچہ اُسکو کبھی زور کا نچار نہیں چڑھتا تھا۔ علاج شروع ہوا اور نہایت زور شور کے ساتھ جاری رہا۔ غذا سیدی سادی اور غیر محرک تھی جس میں یہ چیزیں ہوتی تھیں صبح کو دودھ اور گرم (Gramam) روتی دوپہر کو ترکاریاں اور دم بخت (اُبلے ہوئے) کئے ہوئے پھل اور رات کو بیشیز گرم روتی اور پھل۔ جلد کے عمل کو تیز کرنے کے واسطے ادل اول ہفتہ میں

تین یا چار مرتبہ ان آلات کے ساتھ جن کا آگے بیان کیا جاوے گا
 بہا پ کے عملیات کرائے گئے۔ درمیانی وقت میں یہ بیماریوں میں
 تین مرتبہ کو لہہ کے عملیات کرتا تھا اول اول تو ہر ایک غسل بیس
 بیس منٹ کا ہوتا تھا لیکن چھپے بڑھا کر آدھ گھنٹہ کا کر دیا۔ ہر ایک
 غسل کے بعد گہرے باہر اچھی خاصی سیر اور چہل قدمی ہوتی تھی اس
 علاج سے ماضیہ تھوڑے ہی دنوں میں درستی پر آگیا اور چار ہفتوں
 کے بعد تھوڑا تھوڑا پسینہ ہی اپنے آپ ہی آنے لگا۔ اُس کی
 حال اور وضع رفتہ رفتہ درست ہوتی گئی اور بہترین اسکا حجاب ہی
 اُٹھنے لگا اور خاطر جمعی اور قوتِ ادراک مراجعت اور عود کرنے لگی۔
 نو ہفتہ کے علاج کے بعد اُسکی حالت ایسی ہو گئی کہ وہ خود کسی پیشہ
 سیکھنے میں مشغول ہو سکتا تھا اُس عرصہ میں اُسکا وزن قریب پانچ
 سیر کے بڑھ گیا۔ اس صورت کی زیادہ وقعت اس حقیقت پر مبنی ہے
 کہ اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ نیز اندرونی خرابیاں جسمانی بیماری سے
 کیونکر پیدا ہوتی ہیں اور جب طبعی صحت بحال ہو جاتی ہے تو اپنے آپ
 ہی غائب بھی ہو جاتی ہیں۔

(۳) بارہ سال کی عمر کے ایک لڑکے کے داہنے بازو پر ناگہاں کوئی بیماری
 نازل ہوئی اور اُس سے بالکل نشل ہو گیا۔ کسی معالج نے اُسکے بازو
 کا علاج بلجاٹا جائے وقوع مرض کے معمولی طور سے کیا یعنی فقط بازو
 ہی کو بیمار سمجھا اور صرف اُسی کا علاج کیا۔ اس سے اسبابِ محرکین

بجائے سنوار کے اور بھی زیادہ لگاڑ پیدا ہو گیا۔ آخر الامر اس لڑکے کے مرض کی تشخیص کی گئی اور ہمارے طریقہ مذکورہ کے بموجب اُس کا علاج کیا گیا۔ اس صورت میں بھی بیشک تمام بدن بیماریاں لیکن خمیری مادہ خصوصاً دائیں طرف جمع ہو گیا تھا اور دامننا ہاتھ اس مادے سے استفادہ آٹ اُگیا تھا کہ دورانِ خون تقریباً بند ہو گیا تھا جس سے کامل شل (جھولا) پیدا ہو گیا۔ یہ لڑکا ہمیشہ شدت کے قبض میں مبتلا رہتا تھا اور اسی وجہ سے خمیری مادہ اوپر ہاتھ میں بہت ہی تھوڑے عرصے میں پہنچ گیا۔ علاج تقریباً ٹھیک ٹھیک اُسی طور پر ہوا جیسے صورتِ دوسری میں اگرچہ اُسکی نسبت کم بہا پ کے غسلیات کی ضرورت پڑی اور بدن سے پسینہ بھی اُسکی نسبت جلدی ہی چھرنے لگا۔ خاص کر یہ باپ قابلِ ذکر کے ہے کہ اس شل بازو کا کوئی علاج بلحاظِ جائی وقوع مرض کے نہیں کیا گیا۔ تاہم روز بروز اُسکو فائدہ اور آرام ہونے لگا اور تین ہفتہ میں حرکت کرنے کی پوری پوری طاقت اُس پر حاصل ہو گئی۔ اس لڑکے کی ماں جسکی آنکھوں کے سامنے غسلیات روزمرہ دیے جاتے تھے وہ اس معجزے کو نہ سمجھ سکی ✕

(۴) ایک جوان عمر کا مادری سخت کمزوری میں مبتلا تھا اور اسکو وہ صرف اپنے مطالعہ کی زیادتی سے منسوب کرتا تھا۔ مطالعہ کی زیادتی سے اوسکی بیماری اور بھی زیادہ بڑھ گئی تھی لیکن اس کمزوری کا سبب اس سے پیشتر زمانہ کا تھا۔ یہ مریض بہت ہی مغلوب

ہو گیا تھا اور تندرستی کی اُمید بالکل چھوڑ بیٹا تھا۔ اسکی حالت بہت ہی خراب ہو گئی تھی کیونکہ جلد نے اپنا معینہ کام کرنا تقریباً بالکل چھوڑ دیا تھا اور وہ دوا می اندرونی بخار کا شکار بن گیا تھا جیسا دوسری صورت میں بیان ہوا۔ اُسکا ہاضمہ بالکل بگڑ گیا تھا اور تباہ ہو گیا تھا اور ہر دفعہ کھانا کھانے کے بعد معدہ غذا کے کچھ حصہ کو نہ قبول کر کے رد کر دیتا تھا (فے ہو جاتی تھی) ×

غذا تقریباً موافق دوسری صورت کے تجویز کی گئی بلکہ کبھی قدر اُس سے بھی زیادہ سادہ تھی اور دیگر علاج اُس کے موافق تھا۔ اول ہی دن سے ہاضمہ درست ہوتا گیا یہاں تک کہ قے پھر کبھی نہیں ہوئی اور خلاف توقع پسینہ خود بخود تیسرے دن نمودار ہوا۔ اگرچہ کھل کر پسینہ آنے کے لیے بہا پ کے غسلیا کی ضرورت پڑی آٹھ سفتہ میں مریض اس قدر بحال ہو گیا کہ وہ اپنے کاروبار میں لگ سکتا تھا کیونکہ دل اور بدن دونوں قوی ہو گئے تھے ×

(د) دو مہینہ کی عمر کا ایک بچہ تر گنج میں مبتلا تھا اور یہ گنج پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد ہو گیا تھا۔ ہر مہوں اور لیپوں کے ساتھ علاج کرنے سے اسباب مرض میں اور بھی زیادہ لگاڑ پیدا ہو گیا تھا۔ چونکہ بچہ کچھ چوتے وقت ٹنڈے معلوم ہوتے تھے اسلئے اُسکو انگلی کے قریب لیگئے اور بوتلیں گرم کر کے اُسکے بچھونے میں دبا دیں لیکن ان تدبیروں سے بچہ کو محض معمول سے بھی زیادہ بے قراری ہو

بے چینی گذرنے لگی۔ اور سچ بھی ہے کہ اس سوکھی گرمائی میں اور دوسرا اثر کیا ہو سکتا تھا ؟ اس صورت میں اُس مصنوعی گرمائی کے بجائے مانگی گرمائی پہنچانے سے عجائبات ظہور میں آنے لگے۔ رات کے وقت مجھ کو اُسکی ماں کے چھوٹوں میں گرمائی پہنچانے کے واسطے لے گئے۔ تو سنا پسینہ تو پہلے ہی رات کو نمودار ہوا اور پہر پہر روز رات کو بڑھتا ہی گیا۔ دن کو غسل کے عوض میں دس دس بارہ بارہ منٹ کے کوہہ کے غسل کیا دیئے گئے۔ اس طرح تین مہتہ کے اندر اس بچہ کو بالکل شفا ہو گئی اور اسکے بعد وہ جلد جلد بڑھنے اور نشو و نما پانے لگا +

یہ چند ہی صورتیں اس امر کے ثبوت کو کافی ہیں کہ جملہ اقسام کے امراض کے علاج طریق مذکور سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ ایسی کوئی بیماری نہیں ہے (خواہ وہ کسی نام سے مشہور کیوں نہ ہو) جبکہ علاج ممکن نہ ہو اگرچہ دنیا میں ایسے ہی مریض ہیں جنکی بدنی طاقت اس قدر گئی ہو گئی ہے کہ علاج عمل پورا نہیں ہوتا +

چوٹ لگنے اور آگ سے جلنے وغیرہ کی بابت آئید بات چھیے اور کہہ لیں یہی دیکھ لیں کہ ایسے ہیں جو مقامی علاج چاہتے ہیں کیونکہ انکی اصل ہی مقامی ہی ہے۔ جبکہ جسم خمیری مادہ سے پاک صاف ہوتا ہے تو چوٹوں کے زخم وغیرہ جسم کے حالت بیماری میں ہونے کی نسبت بہت ہی جلد چھے ہو جاتے ہیں کیونکہ کچلی صورت میں یعنی بدنکی حالت بیماری میں علاج عام کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے۔ زخموں کے علاج کی تفصیل

کیواسطے دی نیو سائنس آف ہیڈنگ (تندرست کرنے کا نیا علم) مصنف
 ڈاکٹر لوئس کہنے صاحب (مصنف رسالہ ہذا) دیکھو۔ اس کتاب
 مذکور میں میرے تمام وکمال طریقہ علاج زخم کا مفصل بیان ہے اور
 اس تمام ترقی کا ہی ذکر ہے جو پینے گزشتہ دس سال کے عرصہ میں
 بغیر دوا اور بغیر عمل جراحی کے بیماروں کے علاج کرنے میں حاصل کی ہے
 یہ کتاب (فہرست مضامین کے لیے۔ دیکھو صفحہ ۶۲) جو مصنف رسالہ
 ہذا کی تصنیف سے ہے ایک مختلف زبانوں میں شائع ہو چکی ہے اور
 ساٹھ ہزار جلدیں دو سال کے اندر اندر فروخت ہو چکی ہیں !



چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کا علم

چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کا علم میرے نئے طریقہ علاج کے
 اصول سے ایسا نزدیکی تعلق رکھتا ہے کہ وہ اس سے بالکل جدا
 نہیں ہو سکتا جیسے کوئی شخص سوار بغیر گھوڑے کے خیال نہیں
 کر سکتا یا سمندر بغیر کنارے کے قیاس نہیں کر سکتا موبہو اسطرح

چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کا میرا علم تندرست کرنے کے نئے علم
 کے اصلی احکام سے الگ بغیر موجودگی بیمار۔ موزی۔ یا حمیر پیریاؤ
 اور اسکے جسم کے اندر صورت بدلنے اور خمیر اٹھانے کے عملیات کے جسے

بہتر ترجمہ ہے عنقریب چھپا کر یہ شائقین کی جاوے گی +

مادہ کے حجم کی ہم شکل ہونے میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں فیا س میں
 نہیں آسکتا ہے۔ چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کا یہ علم صرف اسی
 شخص کی سمجھ میں آوے گا جو پہلے سے نئے طریقہ علاج کے ان اصلی
 قواعد اور مضامین کو سمجھتا ہے جیسا کہ میری کتاب دی نیو سائنس آف
 ہیملنگ (تندرست کرنے کا نیا علم) (دیکھو صفحہ ۶۲) میں مفصل
 بیان ہوا ہے +

بہت سے لوگوں کو یہ قول (چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کا علم)
 شاید نیا اور ناقابل فہم معلوم ہو۔ یہ بات صرف اسوجہ سے ہے کہ
 اس مضمون کو بخوبی نہیں سمجھا ہے۔ جہکومرضیوں کو دیکھنے اور بدنسانی
 کی پہچان حاصل کرنے کے اس نئے طریقہ کے واسطے اس سے زیادہ
 کوئی معقول اصطلاح نہ مل سکی۔ اور چونکہ اس نئی تشخیص کا کوئی
 نام رکھنا ضروری تھا اس لیے آخر الامر میں اسکا نام چہرہ سے تندرستی
 بیماری بتلانے کا علم رکھا اکثر ایسی چیز کا نام رکھنا ناممکن ہوتا ہے جسکی
 صورت کے اسقدر پہلو ہوں جیسے کہ چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے
 کے علم کے۔ یہ ایسی معقول اصطلاح ہے کہ جاہل لوگوں کو بھی فوراً اُنسکے
 معنی کا ٹھیک ٹھیک خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ ہم سبہوں کو اپنی زندگی
 کے درمیان کم و بیش ایسی اصطلاحیں ملتی ہیں جو زیادہ زیادہ ہرگز
 ہوں اس کتاب کی بڑی محنت اور قربانی کے ساتھ عام فہم اردو زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے
 عنقریب چھپا کر ہدیہ شائقین کی جاوے گی +

واقفیت ہونے پر ثابت ہوتی ہیں کہ اُنکے توکمچہ اور ہی معانی ہیں جو
ہمارے اوس وقت کے خیال سے بالکل مختلف ہیں جبکہ وہ پہلے ہی پہل
ہمارے دیکھنے میں آئیں ہوں *

چہرہ سے تندرستی بیماری بننا دینے کے علم اور نئے طریقہ علاج کے
فوائد کی قدر جاننے کے لیے آؤ ہم اپنی توکمچہ لمحہ بہ لمحہ کے واسطے علاج کے
مقبولہ اور پسندیدہ طریقوں اور انکی تشخیص کی طرف موڑیں +

ایکویں پتی سے بہت سی مختلف بیماریوں اور نیرار یا مختلف دواؤں کی
پہچان ہو جاتی ہے۔ اس عمل میں ان نیرار یا بیماریوں کی تشخیص
کے لیے بہت بڑے پیچیدہ اور قیمتی آلات استعمال کرنے ہوتے ہیں

جبکہ فقط ہوسٹیا رسی سے استعمال آنے والی کچی لپے بہت سے برسوں
کی مشق و کار ہے۔ اس ترکیب سے بابت خاص خاص آلات کے جو
آئینوں کے ساتھ بنائے گئے ہیں معدہ کا اندرونی حال روشن کرتے ہیں

و حقیقت کا میابی حاصل ہوئی ہے۔ باوجود اس سب بات کے معالجہ
کی تشخیص اب بھی نامضیٰ ہی ہے۔ یہاں تک کہ جب اس عمل سے نذر
اُسکے مقبولہ اور پسندیدہ طریقوں کے کسی بیماری کی صحیح طور پر تحقیق
کرنے میں کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو حقیقت اس صحیح تحقیق سے

بہتر البتہ یعنی علاجِ برعکس ایک طریقہ ہے جس کی رو سے دوا میں استعمال کرتے
ہیں جیسے ایسے آثار و نتائج پیدا ہو جاویں جو بیماری سے پیدا ہونے والے
نتائج کے خلاف ہوں + -

کچھ چل نہیں ہوتا کیونکہ اُس سے باوجود اس امر کے بیماری کی اصلیت نہیں معلوم ہوتی لہذا جلدہ دوہین اور جراحی عمل کسی اندرونی بیماری کے علاج کرنے میں ضعیف اور کمزور ہیں۔ ادویہ وغیرہ کی دیتے محض بیماری کی بیرونی علامات میں کوئی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں +

چنانچہ زمانہ حال میں اب تک یہ بات دیکھنے میں آ سکتی ہے کہ مثلاً اگر کوئی شخص کسی اندرونی بیماری میں مبتلا ہوا اور وہ دس مختلف معالجوں کو اپنے تئیں دیکھلاوے تو یہ بات بالکل ممکنات سے ہے کہ دسوں میں سے ہر ایک کی تشخیص مختلف اور جدا گانہ ہوگی اور اگر دو معالجوں کی تشخیص تقریباً ایک دوسرے سے مل بھی جاوے گی تو وہ مقرر مختلف نسخے تجویز کریں گے۔ تاہم ان معالجوں میں سے ہر ایک ہٹا لیتین کے ساتھ دعوئیے کہیں گے کہ اس کی تشخیص اور اس کی مجوزہ دوا صحیح اور مناسب ہے۔ اور دیگر معالجوں کی غلط اور نامناسب +

علاوہ بریں علم طریقہ تشخیص کا جس کی آج کل مشق چڑھی ہوئی ہے وہ نیا ہی شروع ہوا ہے۔ وہ زمانہ ابھی ہم سے بہت دور نہیں چلا گیا ہے جس میں معالج لوگ سینہ کی بیماریاں ہر دو سینہ بجا کر اور سینہ سے سینہ ہسکوپ لگا کر پہچان کرنے سے بے خبر تھے۔ میں اب ہی مشہور معالجوں کے وضع طریق کو جو میری بیماریاں کے بستر پر ظہور میں آئے یاد کر سکتا ہوں

نیا ایک آلہ ہوتا ہے جو سینہ کی آوازوں کے پہچانے کے کام آتا ہے جس سے معالج کو ذیل پر پڑے وغیرہ کے عمل یا حالت کی تمیز ہو سکتی ہے +

اپنی ٹوٹ پھوٹوں کو اپنی سیر کی چو بد سنی پر سہارا دیکر وہ صرف چند سوال کرتے تھے نسبت بالضمہ کے اور نسبت اس امر کے کہ درد کہاں معلوم ہوتا ہے۔ پھر مریض کی زبان دیکھتے تھے اور یہ تمام خفیف باتیں ایسی سنجیدہ اور غرضی و صلیح کے ساتھ کی جاتی تھیں جس سے خود بخود ہی کافی اور وافی طور پر ناواقف آدمی کے دلیں معالج صاحب کی عزت اور بزرگی پیدا ہو جاتے تھے اور ایک نسخہ لکھ دیا اور معاملہ طے ہوا۔ ان تمام باتوں سے مریض کو کچھ بہت فائدہ نہیں پہنچتا تھا کیونکہ اگر وہ اچھا ہی ہو گیا تو وہ اس طرح کو بغیر معالج کے بھی اچھا ہو جاتا۔ صرف پچاس برس کے قریب ہوئے کہ ہم یہ چرچہ سننے لگے تھے کہ شہر پیرس (دار الخلافہ ملک فرانس) کے معالجوں نے سینہ کو بجا کر اور سیٹھسکوپ لگا کر دیکھنے کے ذریعہ سے بیماری کی تشخیص میں بہت بڑی ترقی کی ہے۔ یہ علمیت اور فضیلت کی دریافت تھی کہ ایسی کبھی نہیں سنی تھی جبکہ کافی اور وافی چرچہ ہو چکا ہے +

لیکن اب بھی باوجود سینہ کو بجا کر اور سیٹھسکوپ لگا کر دیکھنے کے مابدا دہنایت ذہانت خرچ شدہ آلات کے ایلوپیتھی باوجود اس بات کے شدید اندرونی امراض (جیسے سل یا ناسور) حسب قاعدہ بیماری کے پورے پورے طور پر ظاہر ہونے سے پہلے پہچاننے کے ناقابل ہے اور پس اکثر کر کے علاج کرنے کے ناقابل ہے۔ مریض لوگ اکثر اپنے تئیں مجھ کو دکھانے آتے ہیں جنکے پیٹ پر عرصہ سے اور شدید

بیماریاں سب سے اچھے اور جن سے باوجود اس بات کے جملہ طریقہ ایلو پتھی جانیے
 والوں نے اُنکو دیکھتے وقت کہہ دیا تھا کہ ہم تمہارے پیٹروں میں کوئی
 قصور نہیں پا سکتے وہ ہنوز بالکل صحیح اور ٹندرست ہیں +
 دیگر صورتوں میں فرض کرو کہ جراحی عمل کی ضرورت سمجھی گئی لیکن باج
 کہے گا کہ گٹھی ابھی پکی نہیں ہے کہ اُس میں شگاف دیا جاوے ابھی
 مریض کو چند مہینے توقف کرنا چاہیئے۔ اُسکے بعد شگاف غالباً دیا جاسکتا
 ہے۔ اس عرصہ میں اور بہر حال اسوقت کچھ نہیں ہو سکتا۔ اچھا
 توقف ہی توقف میں رکھو یہاں تک کہ بیماری اور رقیق مواد
 کی تفریق اور تقسیم اس قدر بڑھ جاوے کہ اکثر حالتوں میں حقیقی مدد
 ناممکن ہو جاوے۔ ایلو پتھی کے جاننے والے اکثر بیماری کے شروع
 میں کچھ تدبیر نہیں کر سکتے کیونکہ اُنکے طریقہ تشخیص سے ابتدائے مرض
 میں حقیقی مرض شناخت میں نہیں آتا۔ اس سے خاص خاص طریقوں
 شناخت ہو سکتی ہیں۔ محض اسوقت جبکہ بدن کے حصوں کی صورت
 بگڑ چکتی ہے یا تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور در صورت کمزوری اور ناطاتی
 کی بیماریوں کی علمی دوا کی تجویز بالکل نا کافی ثابت ہوئی ہے۔ اس
 کمزوری اور ناطاتی کی بیماریاں صرف اسی وقت معلوم ہو سکتی ہیں
 جب وہ بہت طول پکڑ جاتی ہیں جیسے ماعی بیماری نیورسٹینیا۔
 آدھا سیمی۔ وغیرہ۔ ان بیماریوں کے آغاز اور ابتدائی درجے میں
 ایلو پتھی جاننے والوں سے اصل بیماری کی ناواقفیت کے سبب

اب بھی مخفی رہتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ کمزوری اور ناطقتی کی بیماریوں کے سچان لینے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں تو وہ ان کا علاج نہیں کر سکتے کیونکہ اب بھی انکو مناسب علاج کی تلاش رہتی ہے۔

مثلاً کچھ عرصہ ہوا ایک افسر نے مجھے اپنا علاج کرایا جبکہ پٹوں میں بہت ابتری پیدا ہو گئی تھی۔ تاہم اسکو رخصت بلاتخواہ کی درخواست کرنے کے لیے فوجی ڈاکٹر سے سارٹیفکیٹ حاصل کرنے میں بے حد وقت اٹھانے پڑی بہت غور سے تشخیص کرنے کے بعد ڈاکٹر موصوف نے اس سے کہا کہ مجھکو ذرہ سا بھی بیماری کا پتہ نہیں لگ سکتا ہے اور تمہارے تمام آلات بالکل باقاعده ہیں پس میں محض فرضی بیماری نہیں بتلا سکتا حالانکہ افسر موصوف کو مالی خولیا ہونے والا تھا۔ لیکن کسی سخت کمزوری پٹوں کی نہ معلوم ہو سکی جیسے خود مریض کو معلوم ہوتی تھی جو ڈاکٹر موصوف کے کہنے سے ہی اس امر میں فریب میں آسکا۔

ہیومیو پتھی اسی بنیاد مبنی ہے جسپر ایلو پتھی کی بنیاد ہے اگرچہ ہیومیو پتھی سے ایلو پتھی کی نسبت ادویات کا زیادہ تر کافی اثر ثابت ہوتا ہے جو رقیق معادوں میں دیکھائی دیتی ہیں جیسے پانی کو یہ طاقت ہے کہ وہ بہا پ کی نمایاں صورت میں کسی کل کو چلا سکتا ہے حالانکہ اس میں

بہت سادہ ہیومیو پتھی یعنی علاج بالمثل ایک مسئلہ ہے کہ بیماری کو ان دواؤں سے شفا ہوتی ہے جسے کسی مریض کی بیماری کی علامات کے موافق کسی تندرست شخص میں اُبتلائی کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ ۴۵ دیکھو صفحہ ۴۰

اپنی آبی صورت میں یہ مزید طاقت نہیں رہتی ٹھیک ویسی ہی ہو مینٹی
 کے ذریعہ سے یہ بات دریافت ہوئی ہے کہ جملہ دوائیں ایلو مینٹی کی
 معنادوں کے موافق دینے کے بجائے اگر رقیق راسم ہمسبی ہو مینٹی
 کی معنادوں سے دی جاویں تو وہ دوائیں بہت زیادہ کارگر ہوں اور
 تاہم کم مضر پڑیں۔ پس ہو مینٹی کے رقیق کرنے کے قانون کی رو سے
 ظاہر ہوتا ہے کہ ہو مینٹی ایلو مینٹی سے ترقی میں بہت آگے بڑھی ہوئی
 ہے۔ لیکن بلحاظ اپنے طریقہ تشخیص کے وہ تقریباً ایلو مینٹی سے ہی باہر
 بدتر ہے کیونکہ مثل ایلو مینٹی کے اس سے سیکڑوں بیماریاں بچاؤں میں
 آتی ہیں اور ہر ایک بیماری کے واسطے اس میں ایک یا ایک سے زیادہ
 خاص خاص علاج ہیں جبکہ مناسب اثر ٹھیک ٹھیک تشخیص پر
 منحصر ہے۔ فی الحقیقت دواؤں کو رقیق کرنے کی ہو مینٹی کی کڑب
 بیشتر ہی اس قدر چمپیدہ ہو جو لوگ اس علم کے دعوؤں کو پورا کرنا چاہیں
 انکو سخت اور تکلیف دہ طریقہ مطالعہ کا چاہیے +

برخلاف اسکے فن میمریزم یعنی حیوانی قوتِ جاذبہ کا اصول اس سے
 بھی زیادہ سیدھا سادہ ہے۔ فن میمریزم کو علاج کے مذکورہ بالا
 طریقوں پر یہ بڑی فوقیت حاصل ہے کہ وہ جملہ بیماریوں کا فقط ایک ہی
 علاج تسلیم کرتی ہے یعنی حیوانی قوتِ جاذبہ۔ اس بات سے کچھ فرق
 پیدا نہیں ہوتا کہ بیماری کا کیا نام ہے یا تشخیص سے کیا ظاہر ہوتا ہے
 ایک ہی علاج جو کیا جاتا ہے وہ بذریعہ حیوانی قوتِ جاذبہ کے ہے۔

یہی سبب ہے کہ فن میسرزم پیشتر کے مذکورہ طریقوں سے یقیناً آگے بڑھا ہوا ہے۔ اُسکا نقص فقط یہ ہے کہ فن میسرزم جاننے والوں کی قوت جاذبہ اس قابل نہیں ہے کہ وہ اپنی تاثیر ہر ایک مریض پر کر سکے۔ چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ فن میسرزم کا جاننے والا اپنی حیوانی قوت جاذبہ سے سو مریضوں میں سے دس مریضوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور باقی کے نوے مریضوں کو پورا پورا فائدہ نہیں پہنچتا ہے۔ صرف اتنا ہوتا ہے کہ کیسے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے اور کیسے کم۔ اُن صورتوں میں جبکہ معمول کا بدن اپنے عامل کی قوت جاذبہ کے جلد تالیع ہو جاتا ہے تو اکثر عجیب و غریب کامیابی کے علاج ظہور میں آتے ہیں بڑا نتیجہ ہمیشہ ہی ہوتا ہے کہ بیمار رطوبت بدنی تفریق کرنے والی قوت کے بڑھنے سے بیماری کے مادے سے سبکدوشی حاصل کرتا ہے +

بہر حال بلحاظ اپنی تشخیص کے یہ پچھلا طریقہ علاج کا پہلے دونوں طریقوں سے مقرر بہتر ہے کیونکہ اس میں بیماریوں کے مختلف ناموں کی طرف کم توجہ خرچ کرنی پڑتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مناسب علا جوں اور نیز جملہ غلطیوں کی جستجو اور تلاش نہیں کرنی پڑتی +

قدیم طبعی علاج (قدرتی طریقہ) اپنی مشہور کامیابیوں کے سبب ثابت ہو چکا ہے کہ اُسکا طریقہ بمقابلہ دیگر طریقوں علاج کے بہت ہی کامل درجہ کا ہے۔ وہ علاوہ طبعی طریقہ زندگی گذران کرنے کے جس ایک ہی عمل علاج کو تسلیم کرتا ہے وہ بذریعہ پانی کے ہے جسکا استعمال

مختلف صورتوں سے ہوتا ہے۔ وہ اس ایک ہی علاج سے جملہ بیماریوں کا علاج کرتا ہے جسکو تمام علاج کرنے والوں عملوں میں نہایت درجہ کا طبعی اور قدرتی عمل کہنا چاہیے۔ تاہم برعکس ایسے بڑے کمال کے حکمران ایلو پتھی کے مقابلہ میں (اسکو بلحاظ اپنی تشخیص کے کہی خود مختاری حاصل نہیں ہوئی اور اس طرح متفرق زندگی گذاری ہے کیونکہ بسبب احتیاج بہتر اور یقین تر طریقہ تشخیص بیمار ان کے اسکو لاچار علمی تشخیص کے نہایت ہی ناقص طریقوں سے بدل کرنی پڑی جو بالکل اسکے اپنے ہی اصولوں کے برخلاف ہیں۔ پس باوجود اپنی بڑی ترقی کے اسکا اب بھی قدیم اُستادوں کے ایک فرقہ کے مسئلہ متعلق او لگاؤ ہے اور فی الحقیقت پُرانے پُراؤ میں ایک ہی پیر کے سہارے کھڑا ہوا ہے۔ پس گویا یہ سمجھنا چاہیے کہ رفتہ رفتہ اُسکے قدیم مسئلہ سے بدل جانے کا اندیشہ ہے +

لہذا اس طریقہ علاج کو خواہ کچھ ہی ترقی اُس سے کیوں نہ ظاہر ہو اپنے آپ قائم رہنے والا اور موافق کل نہیں کہہ سکتے۔ جیسے کہ ایک اس طریق سے علاج ہوتے رہے ہیں اسکی متفرق زندگی گذرتی ہے اگرچہ اُسکے استعمال کی صورتیں جملہ امراض کی وحدانیت کے علم کی طرف دلی طور پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ یہ بات جملہ بیماریوں کے اس نزدیکی تعلق پر منحصر ہے اور اسی سے امکان پذیر ہے تاہم اسکی صورت پر اس وحدانیت کے خیال کا پردہ پڑ گیا ہے۔ پُرانی تعلیم

پُرانی تشخیص اور اُسکے خراب اور ناقص اصول پر قائم رکھاؤ سکی ٹبری
ترقی بیشک اُسکو مدام پُرانی غلطیوں کے کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی
وہ اب بھی بیماریوں کے طول طویل علمی نام کو مانتا اور تسلیم کرتا ہے اور
یہی سبب ہے کہ وہ اکثر اپنے واحد سچے علاج کا استعمال مقامی یعنی
بلحاظ جائے وقوع مرض کے کرتا ہے اور ایسا کرنا سچا ہے +

بہت سے طبعی علاج کرنے والوں نے اپنا بہرہ و سہ تشخیص کے معاملہ پر
رکھنے کے سبب مشتبہ صورتوں میں اپنے مریضوں کو ہمہ کھمپلا دیا
ہے کہ پہلے کسی اچھے معالج کو اپنے متیں دکھلاؤ اور اُس سے اس امر
کو طے کرو کہ تم کو کیا ہوا اور تمہاری بیماری کیا ہے اور بہرہم مناسب
علاج شروع کریں گے۔ اس قسم کے معالج ہمیشہ اُس وقت بہت
ہی خوش ہوتے تھے جب مریض اول کسی اچھے معالج سے یہ معلوم
کر لیتا تھا کہ اُسکو کونسا دگھ ہے کیونکہ اس سے پہر تشخیص کرنے کی
ضرورت نہیں پڑتی تھی +

آج کل کا زمانہ میرے نئے طریقہ علاج اور چہرہ سے تندرستی بیماری
بتلانے کے علم کے شکریہ کا ہے کہ ہم پہلے کی نسبت بہت بہتر حالت
میں ہیں۔ ہم فقط ایک ہی بیماری مانتے ہیں لیکن یہ سچ ہے کہ اس
ایک ہی بیماری میں نہایت مختلف صورتیں قبول اور اختیار کرنے کا
مادہ ہوتا ہے بہر حال جنگی ہمیشہ یکساں ہی کیفیت ہوتی ہے اور جو
ایک ہی مشترکہ سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے مطابق (علاوہ

عالمگیر و سائل علاج یعنی دھوپ و روشنی ہوا اور طبیعی غذا کی تسکین بخش
کے عملیات میں جو ہمارے طریقہ کے ساتھ خاص ہیں اور نیز بہا پ کے
عملیات میں جب اُنکی ضرورت ہوتی ہے ہم فقط پانی بہت صاف
طریقہ سے دیتے ہیں۔ اس عجیب حیرت انگیز طریقہ علاج کی بدولت
میرا (چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کا) علم کامیابی کا خاص اقرار
کرتا ہے۔ سب میں پہلے جھکویہ کہنا مناسب ہے کہ کسی طرح اُسکا مقابلہ مدبرانہ
طبیہ کی تشخیص سے نہیں ہو سکتا۔ یہ تو کچھ بالکل نیا ہے اور محض اس
حیثیت سے ٹھیک ٹھیک مناسب طور پر قدر ہو سکتی ہے۔ جو شخص کہ
اسکو پُرانے طریقہ سے قدم مقدم مقابلہ کر کے سیکھنا چاہے وہ چہرہ سے
تندرستی بیماری بتلانے کے علم کا ٹھیک ٹھیک طور پر ہرگز برتاؤ کرنا
نہیں سیکھ سکا۔

جبکہ وہ طریقے علاج کے جنکا آج کل چرچہ ہے علی العموم کوئی قطعی
مدبیر نہیں کر سکتے جب تک کہ بیماری آنکروٹ نہ پڑے کیونکہ وہ اس
قابل نہیں ہیں کہ بیماری کو بیمار کے معلوم ہونے سے پیشتر دیکھ سکیں
اور تشخیص کر سکیں۔ ہماری بمقابلہ اُنکے خوش نصیبی ہے اور یہ بات ہمکو
چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کے علم کی بدولت حاصل ہے کہ ہم
بیماری کے ظہور کا مقررہ اور یقیناً تعقب کر سکتے ہیں نہ صرف اس کے
فرمن اور مخفی درجوں میں بلکہ نیز ابتدا ہی سے اُسکے سارے دور
میں۔ یہ بات کافی نہیں ہے کہ جب تک بیماری بخوبی ظاہر نہ ہو تو وقفہ

اور انتظار کیا جاوے۔ پس غرض کہ بیماری کی پہچان میں کوئی شک نہ ہو باقی نہ رہ جاوے۔ لہذا ہم کو ہرگز مجبور نہیں ہونا پڑتا ہے کہ صم بیماری کو اس درجہ تک بڑھنے دیوں کہ وہ لا علاج ہو جاوے اور صم کو یہ مرتبہ حاصل ہے کہ صم ہر دم و ہر لحظہ یقین اور تحقق کے ساتھ ہر ایک بیماری کی حالت کو تحقیق کر سکتے ہیں اور نیز مدت پیشتر جبکہ بیمار کو اسکی خبر ہی نہیں ہوتی۔ چنانچہ ہم اس قابل ہیں کہ چاہیں جبوقت علاج شروع کر دیں جو کسی خاص بیماری کے واسطے مطلوب ہو۔ پس کوئی وقت ضائع کرنا نہیں پڑتا۔ علاوہ بریں اب ہم کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم مریض سے دریافت کریں کہ تیری بیماری کس محل و جگہ پر ہے اور کیا کیا علامات ہیں بلکہ فوراً ہر دو باتیں یقینی علامتوں کے ذریعہ سے پہچان سکتے ہیں اور نہ ہم کو اپنا مقصد پورا کرنے کے واسطے قیمتی آلات کی ضرورت ہے جیسے کہ اُن مقبولہ علاج کے طریقوں میں بلکہ ہماری آنکھیں ہی اس مطلب کے لئے کافی ہیں۔ پس ہمارے تشخیص کرنے کے آلات مدام ہمارے پاس رہتے ہیں اور لبیر لاف زنی کے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جوہی ہماری آنکھ کو اس نئے فن میں کافی و وافی مشورہ حاصل ہو جاتی ہے وہ ہم کو ہرگز دھوکہ نہیں دیتے اور نہ سبکو شک و شبہ میں رکھتے ہیں۔ اب دیکھیے کہ اس بات سے طریقہ تشخیص میں سہولت ہو گئی اور لہذا یہ بڑی قدر و منزلت کی شرفی ہے اور خاصکر مستور آئے کے شکی امراض کی تشخیص کے لئے تو گراں بہا ہے۔ اب ہم کو معلوم ہو گیا

مستورات کے شکمی امراض میں جملہ تشخیصات مقامی حکمی اور فضول ہیں اور ہم بلا مدد ان تشخیصات کے شکم کی بیماری اور حالت اس قدر زیادہ یقین اور صحت کے ساتھ بتلا سکتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ممکن نہیں ہے کہ ہم کو ان تکلیف دہ لمحوں کے بڑھانے کی ضرورت نہیں جنسے عورتیں اور لڑکیاں اس ترکیب سے بچا دی جاتی ہیں +

شاید کوئی اعتراض کرے کہ جب ہم فقط ایک ہی بیماری تسلیم کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم ہمیشہ ایک اور دوسری علاج کام میں لاتے ہیں تو خواہ کسی قسم کی تشخیص کیوں نہ ہو وہ بالکل فضول ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب کوئی مریض ہمارے پاس آتا ہے جو پہلے ہی سے جانتا ہو کہ وہ بیمار ہے تو اس وقت تشخیص کرنے سے صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس کو اسکی بیماری کا محل اور موقع بتلا دیوں۔ لیکن چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کے علم کی بڑی قدر و منزلت اس بات پر مبنی ہے کہ ہم اسکی مدد سے (آننے والی) بیماری کے میلان کو حکمیہ صحت کے ساتھ دریافت کر سکتے ہیں پس ہر ایک شخص اپنے تئیں مطلع کر سکتا ہے کہ آیا اسکے جسم میں بیماری کی جڑ اور اصل ہے یا نہیں۔ فقط اس سے لہتہ جملہ بیماریوں کا روکنا ممکن ہے اور میرے طریقہ علاج سے اس علم کی کمالی ملتی ہے +

چہرہ سے تندرستی اور بیماری بتلانے کے علم کے ذریعہ سے ہم باقاعدہ جسم میں جو کچھ تغیر و تبدل ہوتا ہے اسکو فوراً معلوم کر لیتے ہیں اور

اس طرح کل بدن یا اُسکے کسی جزو کا حال واقعی صحت کے ساتھ دریافت کر سکتے ہیں کیونکہ اس قسم کے جملہ تغیرات جسم کے ایک خاص حصہ یعنی شکم سے آغاز ہوتے ہیں +

میں نے اپنی کتاب دی نیوب سائنس آف ہیڈنگ (تندرست کرنے کا نیا علم) (فہرست مضامین کتاب کے لیے دیکھو رسالہ ہذا کا صفحہ ۶۲) میں اُس مسئلہ واحد کا مفصل بیان کیا ہے جس سے بیماریاں تشخیص ہوتی ہیں اور یہی وہ کہلا دیا ہے کہ ہر ایک بیماری بخار ہے یا تو اُسکی قطعی شدید صورت میں یا اُسکی فرمن (مخفی) صورت میں اور ان تمام بخار والی حالتوں کے ساتھ جسم کی صورت میں تغیر و تبدل ہی ہوتا ہے جو آسانی سے دیکھنے میں آ جاتا ہے اور اسی پر میرا سارا علم چہرہ سے تندرستی بخاری بتلانے کا مبنی ہے +

اب سینے کے کسی قطعی شدید یا بخار والی بیماری کے ظاہر ہونے سے پیشتر بیماری کی فرمن (مخفی) حالت ضرور مقدم رہی ہوگی۔ پس بات بالکل قیاس میں نہیں آ سکتی کہ کسی کامل تندرست شخص پر چپک۔ مہیضہ۔ ٹائیفیڈ بخار وغیرہ لگایا جملہ کر سکیں اُسپر ہماری صرف اُسی وقت آ سکتی ہے جبکہ اُسکا جسم پہلے ہی سے بیماری کی طرف مائل ہو چکا ہو جیسے کہ ہم اس میلان کو اپنی اصطلاح میں کہتے ہیں) جبکہ اُسکا

بہنو اُس کتاب کا ہی ترجمہ ڈبری منت اور عرف ریزی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ غفر ربہ
چھو اگر مدینہ ثلثین کی جاو گی + دیکھو صفحہ ۱۶

جسم غیر (موزی) مادہ سے نجوبی بوجھل ہو +

اور یہ سابقہ بیماری کا میلان جو اگرچہ سابق میں خیال تھا کہ کسی طریقہ سے تحقیق نہیں ہو سکتا آج کے زمانہ میں چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کے علم کے ذریعہ ہر حال میں یقین اور تحقق کے ساتھ شناخت ہو سکتا ہے۔ چونکہ یہ مشہور علامات یعنی جسم کی صورت میں تبدیلیوں کا ہو جانا جو بیماری کے میلان سے پیدا ہو جاتی ہیں اور محض انہی سے چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کے علم کو کامیاب ثابت نہیں ہو سکتی بلکہ اور زیادہ سیکھائی جا سکتی ہیں بلکہ انکا ثبوت اور بیان اور ان کی تعلیم صرف عملی طور پر ممکن ہے اس لیے میں نے چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کے علم کی تعلیم کے طریقے مرتب کئے ہیں جو تھوڑے عرصہ میں بیان کیے جاویں گے۔ میں ان طریقوں میں جنکی تعلیم کے روز افزوں احتیاج کے سبب ضرورت پڑی یہ بات بتلاؤں گا۔

(۱) بیماری کس طرح پیدا ہوتی ہے +

(۲) کس طرح بیماری سے چہرہ کی صورت بدل جاتی ہے۔

(۳) ان تبدیلیوں کو کس طرح دیکھ اور پہچان سکتے ہیں۔

(۴) ان تبدیلیوں کی صورت میں پیدا ہو جانے سے بیمار یوں کو

واقعی یقین کے ساتھ کس طرح پہچانیں نہ صرف قطعی بیماریوں کو بلکہ

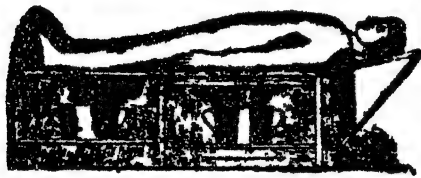
کسی مریض بیماری کے میلان کو بھی بلکہ بیماری کو درحقیقت ظاہر ہونیکے

بہت سال پیشتر +

تتمہ

بھاپ کا غسل خانہ

بھاپ کا غسل جلد کو اس عمل کی تیزی کے تحریک کرنے کے لئے نہایت پسندیدہ ذریعہ ہے جو کامل صحت کے لئے لازمی ہے اور تندرست اشخاص میں یہ تیز بخار عمل باقاعدہ طور سے بلاند و پیدا ہوئی



شکل ۱

پس عرصہ دراز تک مصنف رسالہ ہذا کو ایک ایسے سیدھے سادے اور علی آلہ کی تلاش رہی جو ہر ایک گھر میں بیماری کی شدید حالتوں میں بھی کام آسکے اور اس سے مصنف موصوف کی رسائی یہاں تک ہوئی کہ انہوں نے اپنا سپریبل سٹیم ہیڈنگ اپے ریش دھواؤں کے بہاؤ میں نہانے کا آلہ ایجاد کیا۔ جب یہ آلہ الگ رکھ دیا جاوے تو اس کے واسطے اتنی ہی جگہ نہیں چاہیے جتنی معمولی کرسی کے لئے

حکیم مطلوب ہوتی ہے اور اسکے بند و بست کے لئے بھی کسی خاص ہنر کی ضرورت نہیں +

اس آلہ کے لئے ایک بڑا کتل اور چند دیگے دیگیاں اور ایک جھوٹی سب (کٹھڑا) یعنی کوہہ کے غسل کی سب یا واسٹ سب (بہا کی سب) چائیں انکے ذریعہ سے ہر ایک شخص سارے بدن یا اسکے کسی علیحدہ حصہ کو بہا پ دے سکتا ہے اور یہی اس میں بڑا فائدہ اور فوقیت ہے +
اس آلہ کو موافق شکل ۱ کے قائم کر کے معمولی پٹی پر تین یا چار دیگچوں میں پانی جوش دو +

مناسب ہے کہ دیگچیاں لبالب نہ پھری جائیں +
پانی میں جوش آتے ہی مریض کو سب کٹڑے اتار کر اس آلہ پر لیٹا جانا چاہیئے۔ سب میں بہتر تویہ بات ہے کہ وہ اول اول پیٹھ کے بل لیٹے اور اپنے اوپر کوئی اونی کتل ڈال لیں اور وہ ہر دو طرف اسقدر نیچا لٹکاتا رہے کہ بہا پ کسی طرف سے نہ نکل سکے۔ بہر حال اول اول بہتر ہے کہ سر پر بھی کتل ڈال لیا جاوے۔ پھر دوسرا شخص تپائی کے نیچے دیگچیاں رکھ دیوے لیکن کتل تھوڑا اوپر کو اٹھا دے صرف اتنا کہ دیگچیاں اندر رکھ دی جاویں۔ دیگچیوں کے ڈکھنوں کو کم و بیش اٹھانے سے حسب ضرورت گرمائی ہو چٹائی جاتی ہے۔ پس اس طرح کم و بیش بہا پ باہر نکلنے پاتی ہے۔ بڑی آدمیوں کی صورت میں دو یا تین دیگچیاں لینی چاہئیں لیکن بچوں کے واسطے ایک کافی ہوگی

اور ایک دیگچی میں پانی جوش ہوتا ہے۔ پہلی دیگچی دہشت کم عمر کے بچوں کی صورت میں فقط ایک ہی) سامنے والے خانہ میں کمر کے تیلے حصے کے نیچے رکھنی چاہیے اور دوسری دیگچی پیروں کے نیچے اور تیسری لٹیر ضرورت پہلی دیگچی سے ذرہ دور اور اوپر وار کو پیٹھ کے نیچے رکھنی چاہیے۔ بہا پ کی آمد کم ہوتے ہی (قریب دس منٹ کے بعد) چولہے کی دیگچی لا کر پہلی کی جگہ رکھو اور پہلی کو پہر چولہہ پر رکھ دو لیکن پیروں کے نیچے والی دیگچی بدلنے کی کچھ ضرورت نہیں +

دس سیدرہ منٹ میں مریض کروٹ لیکر اوندھا پڑ سکتا ہے۔ تاکہ سینہ و شکم کو زیادہ گرمائی پہنچ سکے۔ اگر پسینہ پہلے نہ چھرا ہوگا تو اب بہت کثرت سے آویگا اور سراور پیروں میں ایک ہی وقت میں پسینہ آنا شروع ہوگا۔ بچوں کی صورت میں اکثر دیگچیوں کے بدلنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جن اشخاص کو پسینہ جلدی نہ آوے انکا سر ڈھک کر رکھنا چاہیے اور ایسا کرنا انکو ناگوار نہ معلوم ہوگا۔ مریض پاؤ یا آدھ گھنٹہ تک خوشی سے پسینہ لے سکتا ہے اور یہ اسکی مرضی رہی کہ چاہے دیگچیاں بدلواوے یا نہ بدلواوے۔ بدن کے جن حصوں پر خمیری مادہ (اجنبی اور غیر مادہ) یعنی موزی مادہ کا بہت بوجھ ہوتا ہے ان میں مشکل سے پسینہ آتا ہے اور مریض کی خودیہ خواہش ہوگی کہ ان مقامات کو زیادہ گرمائی ملے۔ ہمیشہ اسکا کہنا مانو کیونکہ یہی اصلی طریقہ ہے جس میں کامیابی کے علاج

ان بھاپ کے عملیات کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں +
 بھاپ کے غسل سے فارغ ہو کر بدن کو ٹھنڈے پانی سے بہت جلدی
 اور چالاک سے دھو ڈالنا چاہیے۔ اس غسل کے بعد ہی کو لہہ کا غسل
 شروع ہوتا ہے (دیکھو صفحات ۵۹ و ۶۰) جبکہ بعد مریض کھلی ہوا
 میں سر و چہل قدمی کر سکتا ہے۔ جس قدر بدن زیادہ گرم ہوتا ہے اُس قدر
 ٹھنڈ کم معلوم ہوتی ہے۔ بدن کو پسینہ نکلتے وقت تحریک نہیں ہوتی
 ہے بلکہ جلد بخوبی گرمائی جاتی ہے پس کسی کو کو لہہ کے غسل سے
 ڈرنا نہیں چاہیئے۔ فولاد جب آگ پر گرم کرتے کرتے لال انگارہ
 ہو کر سفید پڑ جاوے تو اُس کو ٹھنڈے پانی میں ڈوبا دینا چاہیئے تاکہ
 وہ اپنے مناسب مزاج پر آ جاوے اور نرم و ملائم پڑ کر نکلا اور ناکا
 نہ ہو جاوے۔ پس جسم انسانی کی بھی ہو بہو یہی صورت و کیفیت ہے
 جو اشخاص سخت بیمار ہوں اور چھوٹے بچے اُنکے واسطے بہتر ہو کہ وہ
 بھاپ کے عملیات نہ لیں کیونکہ اُنکی صورت میں اس قدر موذی
 مادہ غسل سے حرکت میں آ جاتا ہے کہ جسم کی اصلی طاقت اس قدر
 ہوتی کہ وہ اس مادے کو آگے لجا کر بہت تیزی کے ساتھ نکال سکے
 ایسے مریضوں کو ان عملیات کے بجائے اپنے شکم کے نیچے گدّی کا
 استعمال کرنا چاہیئے۔ ایسی گدّی بنانے کے لیے ایک تولیہ یا رول
 ٹھنڈے پانی میں ڈبو اور اُسے خوب پھڑوا اور عرض کی طرف سے
 او سے دوہرا کر لو اور شکم کے چاروں طرف لپیٹو اور اس پر

ہو بیماری اور مضبوطی کے ساتھ کوئی ادنیٰ پی یا ادنیٰ کپڑا باندھ دو
 ہر بیماری کو بچھونے میں ڈالو اور حتی الامکان اسپر خوب کپڑا لٹہ ڈالکر
 گرم کر دو تاکہ اسے پسینہ آنے لگے +

یہ بات اور کہہ سکتے ہیں کہ بہاپ اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب پانی کی
 حرارت بردی فہرن ہائیٹ تھرمائیٹر (فہرن ہائیٹ صاحب کا لکھنا چاہئے)
 ۲۱۲ درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ پس جو بہاپ کہ ان دیگیوں میں پیدا
 ہوتی ہے ٹھیک ویسی ہی ہوتی ہے جیسے سٹیٹم (بہاپ) بوائیرون
 (جوش دینے کا برتن) میں پیدا ہوتی ہے۔ بہاپ کی مقدار محض
 اعتباری بات ہے اور ایک ہی دفعہ کی آزمائش کرنے سے ہر ایک شخص
 کو یقین ہو جائے گا کہ دیگیاں اس مطلب کے واسطے بالکل کافی ہیں
 لیکن مصنف رسالہ ہڈانے ایک بہاپ کی دیگی بنائی ہے جسکو بذریعہ
 سپرٹ لیمپ (شراب کا لیمپ) کی حرارت پہنچائی جاتی ہے جس سے
 بہاپ بہت سہل پیدا ہو جاتی ہے +

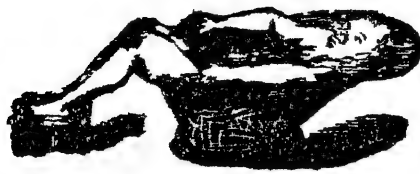
جہاں بہاپیں غسل کرنے کا آلہ نہ مل سکے اور نہ حاجت کے وقت
 اسکے بدلے کوئی بید کی بیٹھک والی تپائی میسر آسکے تو بجائے انکے
 بید سے بنی ہوئی کرسی استعمال کر سکتے ہیں۔ مریض اسپر ٹھیک جاو
 اور سر سے پیر تک اسکو بخوبی تھل اور ٹھا دیا جاوے۔ کرسی کے
 نیچے اوپر کے بیان کے موافق کہولتے ہوئے پانی کی ایک دیگی کھینچو
 اور پیر دوسری دیگی پر رکھ دے جاویں جو کہولتے ہوئے پانی سے

بیک فہرن ہائیٹ تھرمائیٹر ۱۲ درجہ پر پانی جب تک ۱۲ درجہ پر پانی کہولنے لگتا ہے +

آدھی بھری ہوئی ہوا اور جس کے موخہ پر دو لکڑیاں آسپار رکھی ہوئی ہوں۔ لیکن بہت کمزور اشخاص کے لئے اس قسم کا بہا پ کا غسل دینا آئپر حد سے زیادہ بار کا ڈالنا ہے +

گولہ کے غسل کا غسل خانہ

گولہ کے غسل کی سب ڈکٹھرایا نامہ جسکی صورت شکل ب صفحہ ۵۸ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے اور سکو اسقدر اونچا پانی سے بہرہ میں کہ پانی ناف تک پہنچ جاوے اور رانیں پانی میں ڈوب جائیں۔ پانی بردگے فرن مائٹ تھرمائٹر ۷۷ درجہ سے لیکر ۶۴ درجہ تک کا لیا جاتا ہے۔ بہا پ کے غسل کے بعد پانی ۶۴ درجہ کا یا اس سے بھی زیادہ ٹھنڈا لے سکتے ہیں اور پھر جلد از سر نو بہت جلد گرم ہو جائی یہ ضروری امر ہے کہ ٹانگوں پیروں اور بدن کے اوپر کے حصہ کو فقیہ اور فرصت دیکر ٹھنڈا نہ پڑنے دینا چاہیے۔ کیونکہ وہ اکثر کئی خون کے سبب بیمار ہوتے ہیں پس انکو کسی اونی کتل سے لپیٹ دینا چاہیے گولہ کے غسل کے بعد بدن کو فوراً پھر گرمائی پہنچانی چاہیے اور



شکل ب

یہ گرمائی اچھی طرح کہلی ہو میں چہل قدمی کرنے سے پہنچ سکتی ہے (یا بہت سخت صورتوں میں ہوشیاری کے ساتھ چھوٹے میں آؤں) لپیٹ کر پڑ جانے سے) لیکن جب گرمائی بہت دیر میں آوے تو کوئی آونی پٹی دھڑکے چاروں طرف لپیٹ دی جاوے + غسل کے بعد مریض کو کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ جب تک باقاعدہ گرمائی اس قسم کی کولہہ کے غسلیات ہر روز ایک دفعہ سے لیکر تین دفعہ تک لے سکتے ہیں۔ بہت سی صورتوں میں انکے بجائے رگڑ (مشت و مال) کے بیٹیک والے غسلیات لینے بہتر ہیں۔ اُنسے کولہہ کے غسل سے بھی زیادہ جلدی اور کامل نتیجے حاصل ہوتے ہیں اُنسے انٹریوں اور گردوں کو اس امر کی تحریک ہوتی ہے کہ وہ تیزی کے ساتھ اپنا عمل کرنے لگتے ہیں اور ان آلات کو کوئی تکان نہیں ہونے پاتی ساتھ ہی اسکے ایک ٹھنڈا اثر سیدھا جسم کے اندرونی حصوں میں پہنچتا ہے جو ان صورتوں میں بخار کی حرارت سے جھپٹا ہوا ہے یا جھپٹا ہوا غسل نہانہ میں سردی نہیں معلوم ہوتی کیونکہ جسم لے بہت تھوڑے ہی حصہ کو ٹھنڈا پہنچتی ہے بلکہ بجائے سردی کے گرمی معلوم ہوتی ہے اور پہلی لکٹی ہوئی رگڑ (مشت و مال) کے بیٹیک والے غسلوں کا مفصل بیان رسالہ نذرانی کتاب دی نیو سائنس آف میڈیکل (تندرست کرینیکا نیا علم) میں کیا گیا ہے +

اس کتاب کا بھی ترجمہ بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ ہو رہا ہے عظیم طبع کر اگر ہدیہ شائقین کیا جاوے گا +

نتیجہ

حب کو صحت کی گراں بہا ملکیت از سر نو ملگتی ہے اور حب کو اُس آزمائش سے
 حب کا بیان اس چھوٹے سے رسالہ کے آغاز میں ہوا صحت کا ملکہ کی
 خوشخبری پہنچ چکی ہے اور ہر روزہ پہنچتی رہتی ہے اُس کو معلوم
 ہو جائے گا کہ اُس بڑے انعام الہی کی کس طرح قدر و منزلت کرنی
 چاہیے +

طبعی اور عقلی طاقت۔ کام و محنت کا بے لگان شوق۔ طاقت و ذوق
 (ایسے ایسے اُس کے ساتھی زندگی بسر رہیں گے) اور ایسی زندگی بھر
 جو راحت و خوشی سے معمور ہوگی !

ملک جرمنی۔ ملک فرانس۔ ملک سپین۔ ہنگری۔ ملک سوئیڈن۔
 بوہیمیا۔ پولینڈ۔ ملک ہولینڈ۔ کی زبانوں۔ اور انگریزی زبان میں
 چھپکر شائع ہو چکی ہے :

ڈاکٹر لولیس کہنے صاحب کی
 وی نیو سائینس آف ہیپینگ
 (تندرست کرنیکا نیا علم) (زیر ترجمہ)

جملہ بیماریوں کی اِکا ئی کی تعلیم
 بے دوا اور بے جراح کیساں طریقہ علاج کی بنیاد پر

تندرستوں اور بیماریوں کا اتالیق اور مشیر
 معہ تصویرات
 جسکا ترجمہ اضافہ شدہ تیسری جرمن ادیشن سے
 کیا گیا ہے

فہرست مضامین (مختصر)
 (۱) جبکہ تندرست کرنے کا نیا علم کیونکر دریافت ہوا ؟

(۲) بیماری کس طرح پیدا ہوتی ہے ؟ بخار کیا ہے ؟
 (۳) تبدیلیاں جو صورت بدن میں مُؤذی مادہ کے جمع ہونے سے پیدا
 ہوتی ہیں +

(۴) چہرہ سے تندرستی بیماری بتلانے کے علم کا بیان مع تصویر +
 (۵) میرے علاج کرنے کے وسائل (بہاب کے غسلیات - کوہہ کا غل
 رگڑ (مشت و مال) والے بٹھپک کے غسل وغیرہ) +
 (۶) ہم کو کیا کھانا چاہیے ؟ بہت گرم ممالک کی غذا +
 (۷) ہم کو کیا پینا چاہیے ؟

(۸) اچھی گرم روٹی تیار کرنے کا نسخہ -
 (۹) گرم آشجو کے تیار کرنے اور قدرتی اور طبعی غذا کے مناسبت
 کرنے کے لیے ہدایات +

(۱۰) بچوں کی بیماریاں - اُنکا وجود - اصل مطلب اور علاج (گرمی دانی
 لال بخار - ڈیفٹیریا - چھوٹا وارسشید و بائی بیماری) چھپک - کوکرکشی
 کفٹہ مالا - اور اُنکی اِکائی +

(۱۱) گھٹیا اور نفرس - وجع الورک - ڈسٹورنٹر (شکل کا بگاڑ)
 کرب لنگ (لنگڑا لولا ہونا) اعضا کی بے قاعدہ لبنائی اُنکا سبب
 اور علاج +

(۱۲) گرم نمر - ٹنڈے ماہتہ پیر - اُنکا علاج +
 (۱۳) جملہ اقسام کی رگ پٹھوں کی بیماریاں - بے خوابی - اُنکی صلیت

اور علاج +

(۱۴) دماغی بیماریاں - اُنکا سبب - اور علاج +

(۱۵) عورتوں کی بیماریاں (زچاؤں کا بخار - زخمی چھاتیاں -

باجنبہ پن - دودھ کی کمیابی - رحم یا بچہ دان کی خرابیاں - حقیقتیں

ابتدائی کا ہونا - وغیرہ -) اُنکی اصلیت اور علاج +

(۱۶) آسانی اور سلامتی کے ساتھ بچہ جنمانے کے لئے کس طرح کا

بندوبست ہونا چاہیئے +

(۱۷) بچوں کا انتظام - پرورش اور تربیت +

(۱۸) زخموں کے علاج کا طریق - سب قسم کے زخموں کا اچھا کرنا -

زخم جو کھٹ جانے کی کسی نوکدار چیز کے چھینے سنگاف اور کچل جانے

سے ہو جاتے ہیں - چوٹ اندرونی ضرر - سوختگی - بندوق کے زخم -

ہڈیوں کا ٹوٹ جانا - بدون بیرونی ضرر کے کشادہ زخم - وغیرہ - کبیرے

مکھڑوں - گتوں - اور سانپوں کا کاٹنا - خون پر زہر کا اثر کرنا وغیرہ

(۱۹) ناسور - کہانے والے زخم - اُنکا علاج +

(۲۰) پھیپھڑے کی بیماریاں - دمہ - پھیپھڑوں کی سوزش - یوہر کلوسٹر

درسل (کیولس) (بدگوشت) اُنکی اصلیت اور حقیقی علاج +

(۲۱) ذات الجنب - اُسکا سبب اور علاج +

(۲۲) خون کی کمی - کلوروسس (نہرال یا سوکھے کی بیماری) - اونکی

اصل اور معمولی علاج +

(۲۲) دل کی بیماری اور جلد - اُنکی ابتدا - اصل اور علاج +
 (۲۳) لیپرا - کوڑھ - اُنکی ماہیت اور اُنکے علاج کرنے کی قدرتی اور
 لبعی ترکیب +

(۲۵) مقامی اور گرم ممالک کے بخار - میلیریہ (بد ہوا) بخار
 صفراوی بخار - پیلیہ بخار - گرم ممالک کے بخار - اور
 سب لہزہ - اور اُنکا علاج +

(۲۶) ٹامی فایڈ - یا پھوٹ کا بخار - ہیضہ - اسہال - اُنکی ماہیت
 اور علاج +

(۲۷) مرد اور عورت کے آلات تولید کی بیماریاں ہر قسم کی - اُنکی
 اصلیت اور علاج +

(۲۸) شانہ (پوریمیہ - بیڈ ویٹنگ - زکام) گردوں اور انٹروں کی خرابیاں
 اُنکی اصلیت اور علاج +

(۲۹) جگر کی بیماری - صفراوی بیماریاں - یرقان - اُنکی ماہیت اور علاج +

(۳۰) سلسل لبول - گال سٹونز (پتہ کے اندر کی پتھری) سٹون این وی
 ملیڈر (شانہ کی پتھری) - پسینہ میں ڈوبے ہوئے پیر - اُنکی ماہیت اور علاج +

(۳۱) جلدی بیماریاں - ہر پیر ذہن کجلی اور اُنکا علاج +

(۳۲) آنکھوں اور کانوں کی بیماریاں - اُنکی ماہیت اور علاج - چہرے سے

تندرستی بیماری بٹلانے کا علم +

(۳۳) دانتوں اور سر کی بیماریاں - اُنکا علاج +

(۳۳) خلق کی بیماریاں زکام ان فلو نیزہ (وبائی زکام) اور مکی مہ

اور علاج +

(۳۵) مرگی کا غلبہ۔ اسکی ماہیت اور علاج +

(۳۶) اگیورا پیوبیا اور آوسکا علاج +

(۳۷) ہنٹر لوب کی شکستگی متفرق +

(۳۸) جملہ امراض جنکا مہوز ذکر نہیں ہوا انکی نسبت خیالات اور انکاء

(۳۹) نیکنامی کی اصل چھٹیاں وغیرہ +

(۴۰) رپورٹ ہائے معالجات بذریعہ نئے طریقہ علاج کے بے دوا اور

بے جراح جن میں جملہ بیماریاں شامل ہیں +

مصنفہ لوئیس کہنے۔ پیرک۔ فلوس بلائز ۲۴

ہر دو کتاب مذکورہ اور رسالہ ہذا بزبان انگریزی مترجم رسالہ ہذا

کے پاس سے بقیہ مل سکتے ہیں +



جملہ آلات مندرجہ رسالہ ہذا و کتاب مذکورہ مترجم رسالہ ہذا کی معرفت

بقیہ مل سکتے ہیں +



ہر شخص کا انگریزی وار دو ترجمہ کرنے والا

و فقر

واقعہ چھپتہ کوچہ گہاسی رام - بازار چاندنی چوک -

دھلی

جہاں

(۱) عدالت مانے چیف کورٹ و ہائی کورٹ و ڈویژنل کورٹ وغیرہ کے انگریزی فیصلوں اور نیز دیگر تحریرات انگریزی دفاتر انگریزی مثل رپورٹ مانے وغیرہ کا با محاورہ اور عام فہم اردو ترجمہ ہوتا ہے +

(۲) ہر قسم کی انگریزی تحریرات اور مسودے مثل عرائض و عرضداشت مانے وغیرہ - حسب دلخواہ لکھے جاتے ہیں +

(۳) ہر قسم کے استہنارات و فہرست مانے و قواعد و پراسپیکٹس مانے وغیرہ کا با محاورہ اور عام فہم انگریزی وار دو ترجمہ کیا جاتا ہے +

(۴) اردو اخبارات پسندیدہ اور مفید عام کرنے کی غرض سے حسب منشاء ان کے مالکان یورپ اور امریکہ کے انگریزی اخبارات اور نیز رسالہ جات و کتب انگریزی وغیرہ سے مضامین مفید عام متعلق علوم و فنون کا عام فہم اردو ترجمہ کر کے بھیجا جاتا ہے +

(۵) مفید عام انگریزی کتب وغیرہ کا حسب فرمائش با محاورہ اردو ترجمہ کیا جاتا ہے +

نوٹ :- جملہ خط کتابت بنام مشتہر ہونی چاہیے۔

المستھر

مترجم رسالہ صفا

(ہوالکافی)
قابلِ قدر دانی ! قابلِ قدر دانی !

جلد ! سہل ! خوب !

ضروری نوشتخواند انگریزی وغیرہ کا پہلا مکتب

واقعہ
چھتہ کوچہ گہاسی رام - بازار چاندنی چوک - دھلی

جہاں

(۱) ہر مذہب ملت اور ہر عمر کے پرائیوٹ طلباء اور نئے طلباء مدارس کو انگریزی پڑھنا سکھانا اور
پہلا بہت جلد طالب علم کی تہذیبی محنت میں ایک جلد بہت سہل نو ایجاد طریقہ سے سکھانا
چاہیے +

(۲) انگریزی و اردو ترجمہ طلباء مدارس وغیرہ کا بڑی خوبی کے ساتھ درست کیا جاتا ہے

(۳) میعاد معینہ کے اندر انگریزی شرطیہ طور پر سکھائی جاتی ہے +

دہم طلباء واسطے امتحانات مدارس یونیورسٹی مضمون انگریزی میں بہت جلد اور خوب
محنت کے اندر کماحقہ تیار کیے جاتے ہیں +

دہم انگریزی و تحریکات و فنون انگریزی (عدالت و ڈاکخانہ و ریل و تارکے وغیرہ)
پڑھنا سکھانا بہت جلد اور بہت کم محنت کے اندر سکھایا جاتا ہے +

نوٹ الف (الف) علاوہ مضمون انگریزی کے دیگر مضامین اردو و فارسی و عربی و ریاضی
وغیرہ بھی بشرط موقع سکھائے جاسکتے ہیں +

نوٹ دہم :- جملہ خط کتابت بنام مشہرہ ہندی چاہیے +

المشتر
مترجم رسالہ ہذا

سلسلہ نمبر ۲

روحۃ الامین

مصحف

مولانا امام الدین امانی بن شیخ ابیہ الکلامی انعمانی البیرونی

لینی

عہد اورنگ زیب علیہ الرحمۃ

جز

مکتبہ مولوی اسید محمد علیہ السلام جامع آبادیہ

ہمایون شاہ آباد

روح الامین بیچ مصنف انوار الہدیہ

فهرست مضامین کتاب و وحته الصنائع

صفحه	شماره	نام صنعت	صفحه	شماره	نام صنعت
۱۵	۱	مقدمه کتاب حروف مبدیین	۱۳	۱۶	حذف الطاء بصنعت تناسبیه
۶	۲	شعبه اول	۱۴	۱۷	حذف الظاء بصنعت تناسبیه و کما
			۱۸	۱۸	حذف العین بصنعت تناسبیه
			۱۹	۱۹	حذف القین بصنعت تناسبیه
۲	۳	حذف الباء بصنعت تناسبیه و باغ	۲۰	۲۰	حذف الفاء بصنعت تناسبیه
۳	۴	حذف التاء بصنعت تناسبیه	۲۱	۲۱	حذف القاف بصنعت تناسبیه
۴	۵	حذف الذاء بصنعت تناسبیه	۲۲	۲۲	حذف الکاف بصنعت تناسبیه
۵	۶	حذف الحاء بصنعت تناسبیه	۲۳	۲۳	حذف اللام بصنعت تناسبیه
۶	۷	حذف الخاء بصنعت تناسبیه	۲۴	۲۴	حذف المیم بصنعت تناسبیه
۷	۸	حذف النون بصنعت تناسبیه	۲۵	۲۵	حذف الواو بصنعت تناسبیه
۸	۹	حذف الدال بصنعت تناسبیه	۲۶	۲۶	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
۹	۱۰	حذف الراء بصنعت تناسبیه	۲۷	۲۷	حذف السیم بصنعت تناسبیه
۱۰	۱۱	حذف الصاد بصنعت تناسبیه	۲۸	۲۸	حذف الضاء بصنعت تناسبیه
۱۱	۱۲	حذف الظاء بصنعت تناسبیه	۲۹	۲۹	حذف الباء بصنعت تناسبیه
۱۲	۱۳	حذف التاء بصنعت تناسبیه	۳۰	۳۰	حذف الثاء بصنعت تناسبیه
۱۳	۱۴	حذف الجیم بصنعت تناسبیه	۳۱	۳۱	حذف الحاء بصنعت تناسبیه
۱۴	۱۵	حذف الخاء بصنعت تناسبیه	۳۲	۳۲	حذف الدال بصنعت تناسبیه
۱۵	۱۶	حذف الذال بصنعت تناسبیه	۳۳	۳۳	حذف الراء بصنعت تناسبیه
			۳۴	۳۴	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
			۳۵	۳۵	حذف السیم بصنعت تناسبیه
			۳۶	۳۶	حذف الضاء بصنعت تناسبیه
			۳۷	۳۷	حذف الباء بصنعت تناسبیه
			۳۸	۳۸	حذف الثاء بصنعت تناسبیه
			۳۹	۳۹	حذف الحاء بصنعت تناسبیه
			۴۰	۴۰	حذف الدال بصنعت تناسبیه
			۴۱	۴۱	حذف الراء بصنعت تناسبیه
			۴۲	۴۲	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
			۴۳	۴۳	حذف السیم بصنعت تناسبیه
			۴۴	۴۴	حذف الضاء بصنعت تناسبیه
			۴۵	۴۵	حذف الباء بصنعت تناسبیه
			۴۶	۴۶	حذف الثاء بصنعت تناسبیه
			۴۷	۴۷	حذف الحاء بصنعت تناسبیه
			۴۸	۴۸	حذف الدال بصنعت تناسبیه
			۴۹	۴۹	حذف الراء بصنعت تناسبیه
			۵۰	۵۰	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
			۵۱	۵۱	حذف السیم بصنعت تناسبیه
			۵۲	۵۲	حذف الضاء بصنعت تناسبیه
			۵۳	۵۳	حذف الباء بصنعت تناسبیه
			۵۴	۵۴	حذف الثاء بصنعت تناسبیه
			۵۵	۵۵	حذف الحاء بصنعت تناسبیه
			۵۶	۵۶	حذف الدال بصنعت تناسبیه
			۵۷	۵۷	حذف الراء بصنعت تناسبیه
			۵۸	۵۸	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
			۵۹	۵۹	حذف السیم بصنعت تناسبیه
			۶۰	۶۰	حذف الضاء بصنعت تناسبیه
			۶۱	۶۱	حذف الباء بصنعت تناسبیه
			۶۲	۶۲	حذف الثاء بصنعت تناسبیه
			۶۳	۶۳	حذف الحاء بصنعت تناسبیه
			۶۴	۶۴	حذف الدال بصنعت تناسبیه
			۶۵	۶۵	حذف الراء بصنعت تناسبیه
			۶۶	۶۶	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
			۶۷	۶۷	حذف السیم بصنعت تناسبیه
			۶۸	۶۸	حذف الضاء بصنعت تناسبیه
			۶۹	۶۹	حذف الباء بصنعت تناسبیه
			۷۰	۷۰	حذف الثاء بصنعت تناسبیه
			۷۱	۷۱	حذف الحاء بصنعت تناسبیه
			۷۲	۷۲	حذف الدال بصنعت تناسبیه
			۷۳	۷۳	حذف الراء بصنعت تناسبیه
			۷۴	۷۴	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
			۷۵	۷۵	حذف السیم بصنعت تناسبیه
			۷۶	۷۶	حذف الضاء بصنعت تناسبیه
			۷۷	۷۷	حذف الباء بصنعت تناسبیه
			۷۸	۷۸	حذف الثاء بصنعت تناسبیه
			۷۹	۷۹	حذف الحاء بصنعت تناسبیه
			۸۰	۸۰	حذف الدال بصنعت تناسبیه
			۸۱	۸۱	حذف الراء بصنعت تناسبیه
			۸۲	۸۲	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
			۸۳	۸۳	حذف السیم بصنعت تناسبیه
			۸۴	۸۴	حذف الضاء بصنعت تناسبیه
			۸۵	۸۵	حذف الباء بصنعت تناسبیه
			۸۶	۸۶	حذف الثاء بصنعت تناسبیه
			۸۷	۸۷	حذف الحاء بصنعت تناسبیه
			۸۸	۸۸	حذف الدال بصنعت تناسبیه
			۸۹	۸۹	حذف الراء بصنعت تناسبیه
			۹۰	۹۰	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
			۹۱	۹۱	حذف السیم بصنعت تناسبیه
			۹۲	۹۲	حذف الضاء بصنعت تناسبیه
			۹۳	۹۳	حذف الباء بصنعت تناسبیه
			۹۴	۹۴	حذف الثاء بصنعت تناسبیه
			۹۵	۹۵	حذف الحاء بصنعت تناسبیه
			۹۶	۹۶	حذف الدال بصنعت تناسبیه
			۹۷	۹۷	حذف الراء بصنعت تناسبیه
			۹۸	۹۸	حذف الزاء بصنعت تناسبیه
			۹۹	۹۹	حذف السیم بصنعت تناسبیه
			۱۰۰	۱۰۰	حذف الضاء بصنعت تناسبیه

صفحه	شماره	نام صنعت	صفحه	شماره	نام صنعت
۲۲	۲	بصنت تلمیح	۳۲	۲۱	بصنت تروید
۲۳	۳	تفصیل	۳۳	۲۲	عکس
۲۴	۴	تجنیس تام	۳۴	۲۳	بطرزدوم
۲۴	۵	تجنیس ناقص	۳۴	۲۴	سج مکرر بیت
۲۵	۶	تجذیب و کپ	۳۵	۲۵	سج مکرر مصرعه
۳۶	۷	اشتیاق	۳۶	۲۶	سیاقه الاعداد
۲۶	۸	مجنج	۳۶	۲۷	تفریق
۳۷	۹	قطع الحروف	۳۷	۲۸	تلخیص
۳۷	۱۰	وصل الیقین	۳۷	۲۹	تجامل عارف
۳۷	۱۱	التصال الحروف	۳۸	۳۰	رد العجز من الصد مع التکرار
۳۸	۱۲	اتیام قطع الحروف و اتصال الحروف	۳۹	۳۱	رد العجز من مع تجنیس تام
۳۸	۱۳	خیر منقوط	۳۹	۳۲	رد العجز علی الصدر مع التکرار
۳۹	۱۴	منقوط	۴۰	۳۳	رد العجز الی العجز مع تجنیس تام
۳۹	۱۵	رقط	۴۰	۳۴	لزوم الایلیزیم لفظی
۴۰	۱۶	خیفا	۴۱	۳۵	لزوم الایلیزیم حرفی
۴۰	۱۷	ترصیع	۴۲	۳۶	رجوع
۴۱	۱۸	طباق یحالی	۴۲	۳۷	حسن تعلیل
۴۱	۱۹	صباق سلبی بطرزدنی فی اثبات	۴۳	۳۸	مبالغه
۴۲	۲۰	طباق سلبی بطرزدنی	۴۴	۳۹	سؤال و جواب

شماره	نام صفت	شماره	نام صفت	شماره	شماره
۴۴	بصفت مستزاد	۵۵	بصفت اف نوسر تریه سوال	۴۰	۴۴
۵۸	افتران الشفتین	۵۶	مقابلہ ایہام تناسب	۴۱	۴۵
۵۹	انظام الشفتین	۵۷	ایہام تناسب	۴۲	۴۶
۶۰	تقسیم و تکریر	۵۸	تقسیم	۴۳	۴۷
۶۱	افراد و ترکیب الحروف	۵۹	مسما	۴۴	۴۸
۶۲	شمسہ سوم	۶۰	تلون ملوان بجای بحر	۴۵	۴۹
۶۳	در صفت تفسیر	۶۱	ضرب الش	۴۶	۵۰
۶۴	دیگر اشیا	۶۲	سما	۴۷	۵۱
۶۵	"	۶۳	ترجمہ اللفظ	۴۸	۵۲
۶۶	"	۶۴	ضمن اللفظ	۴۹	۵۳
۶۷	"	۶۵	مبادیہ الارسین	۵۰	۵۴
۶۸	"	۶۶	در شمع و شمع بیل و شمع و شمع	۵۱	۵۵
۶۹	"	۶۷	لا الاله الا الله و آخر صفت		
۷۰	"	۶۸	و مصطلح و مصطلح و مصطلح		
۷۱	"	۶۹	لغت عربی و لغت فارسی	۵۲	۵۶
۷۲	"	۷۰	لغت فارسی و لغت عربی	۵۳	۵۷
۷۳	"	۷۱	ایہام	۵۴	۵۸
۷۴	"	۷۲	نظم الشعر و شعر انظم	۵۵	۵۹
۷۵	"	۷۳	اتباع الاضداد	۵۶	۶۰
۷۶	"				
۷۷	"				
۷۸	"				
۷۹	"				
۸۰	"				
۸۱	"				
۸۲	"				
۸۳	"				
۸۴	"				
۸۵	"				
۸۶	"				
۸۷	"				
۸۸	"				
۸۹	"				
۹۰	"				
۹۱	"				
۹۲	"				
۹۳	"				
۹۴	"				
۹۵	"				
۹۶	"				
۹۷	"				
۹۸	"				
۹۹	"				
۱۰۰	"				

صفر	شماره	نام صنعت	صفر	شماره	نام صنعت
۶۶	۱۴	در صنعت معارفان تیموریه	۶۷	۳۳	در صنعت تشبیه حسی خیالی
۶۸	۱۵	== شیخ نظام	۶۸	۳۴	== استعاره
۶۹	۱۶	== با هم لایق محمدی با نوری	۶۹	۳۵	== استعاره بالکنایه
۷۰	۱۷	== با هم شاه میان	۷۰	۳۶	== استنباع
۷۱	۱۸	== ابوالکارم پدر مصنف	۷۱	۳۷	== تجنيس خطی
۷۲	۱۹	== با هم شیخ خواجه احمد	۷۲	۳۸	== فرد و عکس
۷۳	۲۰	== با هم شیخ معین الدین	۷۳	۳۹	== جمع مع التفریق
۷۴	۲۱	== با هم شیخ نظام الدین	۷۴	۴۰	== تذکیر
۷۵	۲۲	== با هم شیخ ابوالعالی	۷۵	۴۱	== تنسیق الصفات
۷۶	۲۳	== با هم شیخ بدیع الدین	۷۶	۴۲	== کلام جامع
۷۷	۲۴	== با هم شیخ امام الدین	۷۷	۴۳	== اومانج
۷۸	۲۵	== با هم شیخ محمد آل الدآبادی	۷۸	۴۴	== تدویر
۷۹	۲۶	== رقه منظوم	۷۹	۴۵	== ترشح بدحت قاضی القضاات
۸۰	۲۷	== دیگر	۸۰	۴۶	قاضی عبدالوهاب
۸۱	۲۸	== ترجمه هند	۸۱	۴۷	== شجر
۸۲	۲۹	== ترجمه هندی	۸۲	۴۸	== دیگر
۸۳	۳۰	== تجنيس مرکب	۸۳	۴۹	خاتمه الکتاب بصفت تجنيس قافیه
۸۴	۳۱	== تجنيس تام			
۸۵	۳۲	== تشبیه حسی غیر خیالی			
۸۶					تمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن ترقی علوم قدیمہ کا اصلی مقصد یہ ہی ہے کہ نایاب اور غیر مطبوعہ کتب جن کے تلف ہونیکا احتمال ہے۔ ان کا طبع کے ذریعہ سے تحفظ کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد میں نہایت ہی سرگرمی کے ساتھ کام جاری ہے اور یہ کتاب دو حصہ الصنل کے جو نذر ناظرین ہے وہ انجمن کے سلسلہ کی دوسری کتاب ہے۔

فارسی شاعری کی دنیا میں کئی ایک آمامی تخلص کے ہشاعر گزرے ہیں۔ اور ہر امامی باعتبار قابلیت اور لیاقت کے اعلیٰ پایہ کے شمار کئے گئے ہیں۔ اول۔ امامی ہروی ساتویں صدی ہجری کے شعرا سے ہے۔ اور سعدی کا ہم عصر تھا۔ یہ ابو عبد اللہ کے نام سے مشہور ہے۔ خراسان میں اس کا مسکن ہے۔ اور کرمان میں نشو و نما پائی تھی۔ صاحب دیوان اور صاحب تصانیف بھی ہے۔ اس کی ایک رباعی لکھی جاتی ہے۔

<p>باجیجبران کجا توان گفت خود الماس باز کی توان گفت خود</p>	<p>رازے کہ او عقل بر آشفست شود ادراک کجا بکند این نکته رسد</p>
<p>دویم امامی - یہ امامی بلکہ غلامالین گزرا ہے۔ اس کا اور حال معلوم نہیں ہوا۔ ایک رباعی لکھی جاتی ہے۔</p>	
<p>اظهار نیاز و عجز و مسکینی کن چون مردم دیدہ ترک خود بینی</p>	<p>با خلق خدا سخن بشیرتی کن تا بر سر دیدہ جاد ہندت مردم</p>
<p>سوم خواجہ امام الدین امامی تخلص، ابن قاضی خان، یہ شاگرد محمد حسن قتیل کے تھے، لکھنؤ کے باشندے ہیں۔ کانپور میں شہید ہوئے، ۱۲۱۲ھ میں زندہ تھے۔ احمد شاہ درانی کے حالات کسی بزرگ کے حکم سے لکھے تھے ان کا کلام نہیں ملا، اور نہ کچھ حالات معلوم ہو چکے ہیں۔ چہارم امامی بلگرامی ان کا نام سید محمد خورشید ہے۔ اور میر امامی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ ان کے باپ کا نام میر افتخار علی، اور ذرہ تخلص ہے بلگرام کے رہنود تھے ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۲۱۲ھ میں انتقال کیا۔ دو مثنویان، اور ایک</p>	
<p>لہ از تذکرہ دولت شاہی۔</p>	
<p>۵۷ محبوب الالباب یعنی فرست کتب خانہ خدا بخش خان بہادر ص ۹۷ و تذکرہ دولت شاہی ص ۵۷ ۵۸ جبکہ انجمن ترقی علوم قدیمہ طرین سے دو حصہ العنسل کے بارے میں استفسارات شائع ہوئے تو اس وقت مولوی سید محمد علی اختر صاحب (خلف سید حسن بلگرامی) ناظم عدالت اور نگاہ بان نے ہمارے پاس ان امامی بلگرامی کی کلیات اس شبہ پر کہ دو مصنف دو حصہ العنسل کی کلیات روانہ کی تھیں۔ یہ کلیات مصنف کے ابن عم کا مرتب کردہ ہے۔ اس کے خاتمہ پر مولوی سید غلام حسین ابن سید خلف علی بن سید کریم علی، شاہ آبادی نے مطول تحریر لکھی ہے جس میں مصنف کے مختصر حالات اور وجہ موت، اور نیز ترتیب دیوان کا ذکر کیا ہے۔</p>	

دیوان تصنیف سے ہے۔ پہلی شتوی جو ۱۸ ورق پر ہے اس کا نام شورش عشق ہے اور
دوسری شتوی جس کا نام شمر مراد ہے۔ وہ ۷۲ ورق پر ہے۔ کلیات کی کلیات طبع نہیں
ہوئی ہے۔ دیوان ۵۶ ورق کا ہے۔ (کل ۱۸ جزو فی صفحہ ۱۵۰ سطر ہیں) شتوی شورش عشق
کا پہلا شعر ۵

بیائے خامد شیرین ز بانم	بیائے طوطی ہند دستا نم
-------------------------	------------------------

شتوی شمر مراد کا پہلا شعر ۵

لو ایم خامد و لفظ است شکر	بمیدان آدم اللہ اکبر
---------------------------	----------------------

دیوان کا پہلا شعر ۵

شد بکا غدا بایل طفل محبوب مرا	ریسمانی بستہ بفر و شید مکتوب مرا
-------------------------------	----------------------------------

دیوان کا دوسرا شعر ۵

تا بہ نیم ادک امر و زاست لیلی ظفر	سند رہ شہ جرج آہ عالم آشوب مرا
-----------------------------------	--------------------------------

صاحب محبوب الالباب (خان بہادر غلام بخش خان) نے انکو کو اتہی بکراہی الاصل لکھا ہے۔

پیچم امامی۔ (مصنف و حوتہ الفضل) انکیار ہوین صدی چہری میں گزرا ہے۔ ان کا

نام امام الدین ہے۔ اور باب کا نام ابوالمکارم ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۵ صاحب محبوب الالباب نے ص ۶۱ میں اس شتوی کے بارے میں لکھا ہے کہ میرے والد

نے آرہ میں نقل کرائی تھی اور وہ ناقص ہے۔ آخری حصہ نہیں ہے۔ لیکن میرے پاس پوری کلیات

موجود ہے جس کو با جازت مولوی سید علی ہفر صاحب نقل کرایا ہے اور نہایت صحیح ہے۔ مستند انجن

۱۵ صاحب محبوب الالباب ص ۶۱

۱۵ اس نام کے ایک اور بزرگ گزرے ہیں لیکن ہم نہیں کہہ سکتے یہ کون ہیں (دیکھو صفحہ ۴)

کی نولاد سے ہیں۔ اور بیداریوں کے رہنے والے ہیں۔ ان کا سن وفات معلوم نہیں ہے۔
 موصوفہ میں صفحہ ہستی پر موجود تھے۔ خاص خاص فن میں، طاعلی محمد معالی برہانپوری علی المرتضیٰ
 شہید (۱) اور شاہ میان برہانپوری کے شاگرد تھے۔

روحۃ الصنائع فن بلاغت میں ہے۔ اس میں مصنف نے علوم صنائع بدائع کے مجامع
 کو نظم میں لکھا ہے۔ اس کتاب کے تصنیف ہونے سے پہلے اس فن میں کئی ایک
 کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مثلاً میولہ الشعار، جو ایک چوٹا سا رسالہ ہے اور محقق طوسی المرتضیٰ
 سے، کی تصنیف سے ہے۔ اور یہ فارسی میں گویا فن بلاغت کی ابتدائی کتاب ہے۔
 اعجاز خسروی، مصنفہ امیر خسرو دہلوی کی تصنیف سے ہے۔ اور بہت بڑی ضخیم کتاب ہے
 اس کے علاوہ دیگر علوم کا بھی ذکر ہے۔ مجمع الصنائع، اسکے مصنف نظام الدین احمد
 دین اور شمس الدین تصنیف ہوئی ہے۔

باستثنا اعجاز خسروی، جس قدر کتابیں تصنیف ہوئی ہیں وہ نہایت ہی مختصر ہیں۔
 جن میں زیادہ تر اصناف بلاغت کی تعریف اور ان کے اصول، قواعد، بیان کئے گئے ہیں۔
 روحۃ الصنائع بھی ایک چوٹا سا رسالہ ہے۔ لیکن اپنی ماضی تصنیفات پر کئی خصوصیات کی وجہ سے

بقیہ مضمون صفحہ ۴۴ صاحب محبوب الاباب نے اس قدر لکھا ہے کہ درالوالمکارم بن عبدالمکرم بن محمد از علما
 اصناف است و ما درجہ ششم تسبیح و تبصیر ابن شریح فرصت یافت۔ در ہندوستان بشیخ ابی المکارم بن علی و توفیق
 وار و درین شکستہ است کہ ادا خطاب محل و از اسرار محل خالی است از علما قرن ماضی است۔ ابتدائے خطبہ۔

نحوں کے ماہرین نے اہل کام الدین القویم و ہذا بفضلہ العظیم الی الطریق المستقیم
 ص ۳۳ یہ شرح مختصر الوقایہ ۴۰ جہز دین ہے۔

۱۰ جہز بہت تلاش کیا لیکن نہ معلوم ہوا کہ کس ضلع اور کس صوبہ میں یہ مقام واقع ہے۔ یہ بات میں یا تو کسی نے

فوقیت رکھتا ہے۔ اس میں تمام اصناف بلا غلہ کی تعریفیات، اور قواعد کو بیان کرتے ہوئے نظائیر کا التزام کیا ہے۔ جو اس سے پہلی کتابوں میں قریب قریب معدوم ہے۔ خسرو دہلوی نے قدما کے مختصر عہ اصناف کا ذکر کرتے کے علاوہ اپنی طبیعت سے بھی بہت نو عین ایجاد کی ہیں۔ اسید طرح دو حتمہ الفنائے کے مصنف نے متقدمین اور خسرو کے مختصر عہ اصناف کو بیان کیا ہے۔ اور خود بھی خسرو کی طرح اجتہاد سے کام لیا ہے۔ اور متعدد نو عین ایجاد کر کے، اپنی جہت پسند طبیعت کا ثبوت دیا ہے۔ (فرست دیکھو)

مصنف نے ہر ایک طنعت کو کمال پختگی، اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے جس میں مبصر سے مبصر، اور نکتہ چین سے نکتہ چین آنکھ بھی کسی قسم کا نقص یا غامی نہیں نکال سکتی ہے اس کتاب کو بہ لحاظ صنعت نظر انداز بھی کر دیا جائے اور صرف مضامین اور زبان کی سلاست، اور فصاحت پر نظر ڈالی جائے، تب بھی مضامین کی دلچسپی، اور عمدگی کی تحفہ نہیں کی جاسکتی ہے۔

چنانچہ ہم نے کئی ایک نظیہ صوفیہ کرام کی محفل سماع میں سنی ہیں۔ اور ان نظیوں نے محفل کا رنگ بدل دیا ہے۔ اور اہل محفل آپ سے باہر ہو گئے ہیں۔ اس موقع پر ایک نظم کے دو شعر نقل کئے جاتے ہیں جو بہ نسبت اور نظیوں کے زیادہ مقبول ہے۔ اور اس نظم میں صنعت طباق سببی بطور امرار دہنی کا التزام ہے۔

دلی بکسے مدہ بدو در غم آن نگار من	ہر کسے کن کن وصف جمال یار من
روئے قمر مبین بین چہرہ کاغذار من	شہد و شکر خور و خور خون بگر عشق اد

مصنف نے کتاب کا خطبہ محی الدین اور رنگ زیب عالمگیر انار اللہ برہانہ کے نام پر لکھا ہے۔ اور یہ کتاب عرصہ چار ماہ (۱۳۸۵ھ) میں تکمیل کو پہنچی۔ چنانچہ اس کا ذکر آخر

کتاب میں مصنف نے بہ صفت تجنیس قافیہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

در الہاد شد این نسخہ ختم	برد بان حاسدان گردید ختم
حشد بسال جار و ہشتاد و ہزار	نام این دو حشد کہ دار و بس ہزار

دو حشد الصنف تین شعبوں (بابون) پر منقسم ہے اور ہر شعبے میں کئی کئی شعرے (فصل) ہیں۔ چنانچہ شعبہ اول جن میں صنائع لفظی کا بیان ہے۔ ۲۱ شعرے ہیں اور شعبہ دوم جس میں صنائع معنوی کا بیان ہے۔ ۶۱ شعرے ہیں۔ اور شعبہ سوم جس میں صنعت نفرد و معاد فیہ کا بیان ہے۔ ۴۸ شعرے ہیں۔

اس مقام پر اس امر کا اظہار بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بعض عزومات و خصوصاً شعبہ اول) ایسے ہیں جس میں بطور صدر ایک صنعت ہے۔ اور اس کے ضمن میں کئی کئی صنعتیں مذکور ہیں۔ مثلاً پہلے شعبے کے پہلے شعرے میں۔ حذف الالف۔ مناسبت افلاک۔ تجنیس قافیہ۔ تین صنعتیں ہیں علی ہذا۔

جس مناسبت یا واقعہ کو بطور مثال نظم کیا ہے۔ اس کو نظم یا واقعہ کے پایہ سے گرنے نہیں دیا ہے۔ بلکہ اس میں وہی استادانہ شان قائم رکھی ہے۔

یہ ہی دماغ سوزی اور قابلیت ایسی ہے۔ جو مصنف کے کامل الفن اور اساد مسلم الثبوت چوکی قوی دلیل ہے۔

اس کتاب کے طبع کے وقت مصنف کے حالات لکھنے کے لئے ہم نے بہت کوشش کی اور فارسی کے تذکرے دیکھے، موقت الشیوع رسالوں میں مضامین لکھے، جا بجا احباب سے غلط و کتابت کی، مطالع اور کتب خانوں میں استفسارات کئے، مگر افسوس ہے کہ ہم کو بالکل کامیابی نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ ہم اس قدر بھی نہیں لکھ سکے کہ بید و بوجس صنائع، اور صوبہ

اور کس ملک میں واقع ہے۔ تاہم جس قدر واقفیت ہم پہنچی تھی وہ حوالہ قلم کی گئی۔
اس نسخہ کی صحت، اور مقابلہ کی غرض سے بھی ہندوستان کے مشہور کاتب خانوں، مثلاً کاتب خان
آصفیہ، اور کاتب خانہ جات ریاستہائے رامپور، بھوپال، اور کاتب خانہ خان بہادر علی گڑھ
وغیرہ وغیرہ کی فہرستیں بھی دیکھی گئیں مگر یہ کتاب اس قدر نایاب ہے کہ اس کا دوسرا نسخہ دستیاب
نہوا۔ اور مجبوراً ہم کو اس طرح شائع کرنا پڑا۔

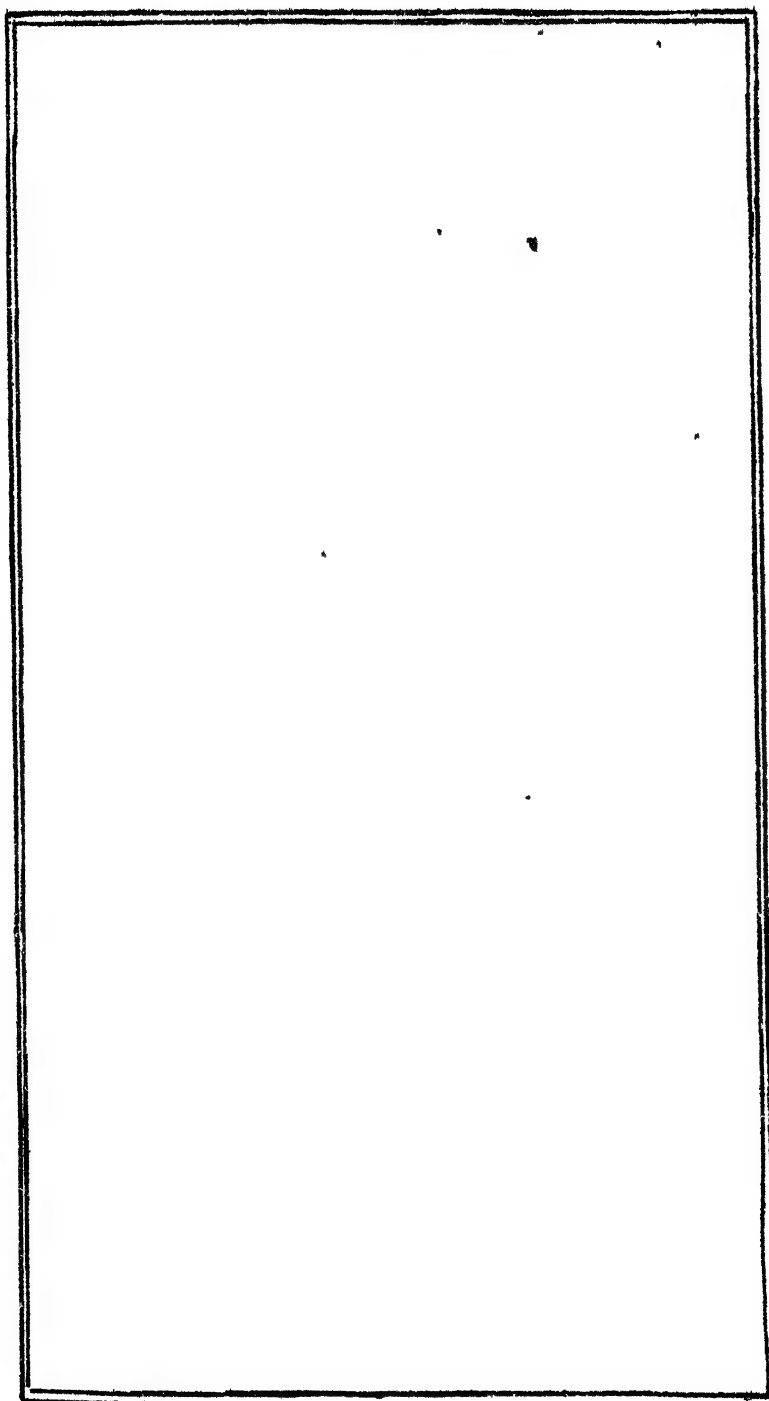
ہم نے اصل کتاب میں ایک حرف کا بھی تصرف نہیں کیا ہے۔ بلکہ جیسے طبع کر لیا ہے۔ بغرض بہریت
اور زمانہ کے لحاظ سے ایک ضخیمہ اور فہرست کا اضافہ کیا ہے۔ آخر میں ہم دو صاحبوں کا شکریہ
ادا کرتے ہیں۔ اول تو مولوی سید محمد علی اصغر صاحب بلگرامی جنہوں نے میرا آجی
بلگرامی کی کلمات روانہ کر کے معلومات میں اضافہ کیا۔

دوسرے مولوی سید شمس الدین شاہ صاحب قادری۔ جن جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب
میں مدد فرمائی

اہل علم خصوصاً طبقہ شعرا سے قومی امید ہے کہ اس نایاب رسالہ کی قدر کر کے، انجمن کو مشکور
فرمائیں گے فقط ۲۱ رحادی ۱۳۸۵ھ

سید محمد علی لمیح آبادی
مستند انجمن ترقی علوم قدیمہ

کوٹلہ اکبر جاہ
میدر آباد دکن





واحد الا حد الملك الصمد مالک الملوک الکرام حاکم ملک دار السلام عالم اسرار هر کدام
 سیم و ده مردم ماه و عالم داور هر دو در ده سما دارا و عصر و علم ده علماء در در در کوکب و در با در آ و در
 در در اطرار در در در در در و در که هر واحد در در که او مراد اول حاصل آرد و هر سالک در مسک او مرام
 روح محصل دارد

آدم معدوم را او داد و داد کرام	آدم عالم که امر او و در مارا مرام
او عطا کرده مر او را حکم دد دار السلام	حمد مرسل که آمد مالک ملک ملک
هم عطای او در اسعود کرده در و هم	هر که دارد طالع مستور در در و سما
داد هم اطمینان او و حد مر او را در طبع	هر که و سه گامه در در و عالم ماه و سال
هم عطا را او که والد آمده او را عالم	هر سه مال مردم را در عطا او

سلام در در و دلا محمد و در روح مسطر محمد رسول الله را که عالم معدوم را حکم لولاک او محسوس آورد و
 صلی الله علیه و آله و سلم ۱۲ در یافته شده ۱۲

و کمال مسک روح او همه عالم را معطر کرد سرور عالم سرور گوهر تو هم سالار عسا کر اسلام مالک مطر و وحام
موسس اساس اسلام محمد مجاهد اکرام مصدر و نگارگر کرام سرور عطاء ملک علام ^{نیزه خود ۱۳}

سرور عالم که آمد مالک ملک کرم احمد مرسل که آمد حاکم ملک سما هر که در دل مهر او بزم آل داد و درود هر که کرده اسم والا درود و کلام اسم او را درود عالم درودل دارا نام	درودم آورده مستور مهراد ملک عدم آمده نوالاک او را در مالک با علم در همه ام هر همه دار و عطاء او حکم درود عالم آمده او مالک ملک بهم بهم دوام آورده سوئی روح او در حکم بهم	درود عالم
---	--	-----------

و مرآی بنام او او را کرام او را آدم الله علو هم که در صا و علم و عدل هر واحد سلوک مسک او کرده و در
اصلاح مرام عباد مردم حکم آفریده هر واحد مایل دلا رسول الله و محمد را اعداد رسول الله
هر واحد در سائر اسلام مخرجات و در کرده صلاح ما و لایع و داد هر کرام امصار اسلام را سمور کرده
و دلماست اهل عالم را مسرور ^{را ۱۴}

در راه محمد روح و سر را بر که ام هر که در دود او را و در رسول دوست داشتن ۱۴	هر احد در ملک اسلام آمده والا هم مائل آرد درود عالم و سرور و دل عالم
---	---

تناسب زنگاره از باغ وان اما بعد عرض میدارم احقر عباد الله الغنی القوی امام الدین
بن شیخ ابوالکلام التعلانی البیدوبی و حضرت کلیویان گلستان معانی و در چینیان بوستان
سختانی که چون عنایت طبع این حقیر افروز در سیرت و ایس صنایع و اکثر در نظاره ریاض بدایع
می بود و در یا همین نظم و نثر و ما گلگشت می نمود در در چمن با و صنایع اعجاز خسروی روح تازه
از گلستان معنوی می بویید و در هر شاخ گلبن نور سیدان چون بلبل از هر رنگی بوسه میجوید و از
روایت نسیم روح افرازان غنچه خاطر پر مهره گل گل می شکفت و گلیای زنگارنگ آن را طبع

پژدهش کرد امن و امن برفت پس از حصول نزهت و ملذذ و تحصیل دست اموال و فراغ طوطی ضمیر
 خفیه سخن باز هزاران هزار چون هزار گویا بدو برسان قمری شایع بشایخ کو بکو بکو کوی اشعار مطبوع نفس
 میکشود و در بلع دل رسته رسته نال نظم و نثر می نشاند و هر طرف از گلشن طبع گلهاست گوناگون
 صنایع می نشاند و در غم غیب بعضی از اجبار نقل بند معانی و تحریر اودا و باغبان حدیقه نکتہ دانی
 بخاطر آنکه یک درخت صنایع برودند عالم از قمری غریب نماید که طبیعت نوا که خواران بدایع بتناول اثمار
 آن میل فرمایند لکن اهل این منطقه را با ثمار غریب و معشوقیه و الفنا و سمعیات و غیره با شمر کرده و بهر شمر
 آن را بلون صنعتی رنگ داده و در چمن بودگار ناپائیدار بخت یا دو کار مفروض آورد و به دو وقت صنایع نامی
 کرده به شش شبه شعبه شعبه اولی را بسی و یک شمره بار و ساخت و شعبه ثانیه را بشت و
 یک شمره را فراغت و شعبه ثالثه را بچل و هشت شمره بفضل رب المعبود بار دار نمود

دعا دارم ز رب قلب منصف و دقت بند سامن بنیاد	که این دو حد شده مقبول اموال و دید بصره ازان اثمار محمود
--	---

بر ضمیر شمس تنویر خورده پنهان جهان و راه قمر ضیای دانشوران و دوران مختفی دست تر نیست که
 بسی از صنعت گران عالم از بجهت طاعتی پاره ام که بطنی بارز و لباس نخل داده بحضرت اکابر محبت اعز
 خود تحفه می برند و نزد عظام بابتیاز الطان متنازع میکنند اگر این باغی حیات صنایع و بوستان حدیقی
 بدایع این شجر شمر که در شمر برنگی و مزه دیگر است و سبزه تقریب ساخت متناسب لا فحلاک و انجم بخوان
 در حضرت بنیر سهر اقتدار و نور شایسته قلم قلوب آسان قاسم بدر سمار دولت باهره عطا و رفعت مشتمل بر خلعت
 بیضا ضیاء قمر سنا ملک سمیرت فلک مرتبت مرغ شجاعت اسد صولت که از ادا زده ندل و نصفت آن
 قتال فلک یعنی مرغ از قریس قصاص در حصار فلک خاس خرید و از دبدبه محبت بان عصر او مطرب فلک
 یعنی زهره در صومعه سمار ثالث عزت گزیده دانه دانه دف نمکر بر آسان و در هر نمبه ماه موهج و دو کامل میشود

در نیمه آخر از خوف تشیع آن حضرت ناقص و معدوم میگردد و در اقصی چرخ از بهیبت دین داری او در
 دہان اژدہا اختفای پیر و زہے ملک کہ پس از ہزار سال در احاطہ فلک دوار انصاف او داد عدل
 عمر وادہ نمی قہرمان غالب کہ در بارگاہ او ہر فردے از سلاطین ہفت اقلیم چون جواز الکمر بستہ بخت
 ستادہ و ہوا سلطان بن السلطان الخاقان بن الخاقان بر الخاقان کہ آفتاب اسم و خطاب
 عظیم الشان شرف از افق این ابیات بطریقہ طلوعی فرماید شاہ

بادشاہی گریخ تیغ وے از غایت نور	چہرہ مہر بوشہ چو بر آید زیا اورنگ
بہر چہ دوش چہ عظمی کہ از انفلک درو	صورت رنگ کہ بود تہی اوست نہان زریب
شب غلام بہر طبقہ بکوشش از ماہ	روز از دل غ غلامی بہ بین از محرشان

بھ در

اعتبار سخن اوست بحدی کہ کنون	قیمت یکدہ زرفش بسز جملہ جهان
عالمگیر	
عین عدلش چو بدر و ہر عالم بیناست	از ان خطاب آمدش از حق کہ خدایں ملک عیان

لفظ این پنج باعتبار ترادف شمشیر اژدہ نمودہ درخ شمشیر شین سہایت دعایت نور سہایت در اختر دہل تجرعات قرست
 از قمر اژدہ نمود و از قمر باعتبار ترادف ماہ قصد کردہ یعنی پنج شمشیر کہ شین سہایت از لفظ ماہ چہرہ کہ ہم سہایت
 بہ پوشیدہ یعنی بجائے ہسم ماہ شین آمد شاہ حاصل شود۔ و صورت رنگ رنگ است چون لفظ رنگ بہترہ آید او
 رنگ حاصل نماید و از لفظ روز دہل ترادف نہاد خواستہ و علامت نہاد ترادف نجوم را و سہایت و از راہی مسانی
 لیل تسبیح اسم آن کردہ است مراد داشتہ یعنی چون لفظ رے را داغ تند یعنی لفظ شود رے حاصل شود باز گفتہ
 بہرین ہیون ہا کہ حاصل شدہ بگر چون ہاے سہایت ہاے اسے آید زریب حاصل شود۔ و از قیمت باعتبار
 ترادف با خواستہ یک در حرفتہ گفتہ یعنی لفظ درجہ باطلہا آمد با در و نماید۔ و از بین باعتبار اشتراک عین مسخو است
 چون با در و کلام است بیاید عالم رونماید باز گفتہ کہ خدایں یعنی لفظ گیر کہ ترادف خداست با عالم آمد عالم گیر حاصل شود
 شاہ اورنگ زریب با در و عالمگیر حاصل شدہ۔

هدیه بر در جادائق است که بدرجه قبول رسد اگر چه لیاقت آن ندارد که دانشوران بارگاه آسمان بجا
 بر تو نظر قبول اغر بر و گمارند یا سودا این مسوده را سخندان درگاه ^{المر} پناه بشعاع آفتاب بصر
 منور دارند اما اگر ^{بشعاع} شعاع نظر انصاف از تعیین فرمایند تحسین لوا مع بوارق ^{طبی} این تحریف نمایند و بداند
 که این فقیر قلیل البضاعت ضعیف الاستطاعت زله چین خوان احسان سلطان مالک صنایع
 خسر و تسلیم بر این کوب فلک معرفت نجم آسمان حقیقت به بیوع علوم نامتناهی محبوب درگاه
 آسمی عالم ^{اسرار} معنوی میسر خسر و دهلوی این قوت طبع در ابداع این طرز با جدید و اختراع
 این طرح ^{ساز} شدیدا ابداع و روح پر فتوح آن مرشد دارد در هنگامی که شمس بے جمعی از
 جیح حوادث نزول می نمود و مصراعین پریشانی از سپهر حادثات ساطع بود بخیل طبع این فقیر بمباح
 یوح ^{بین} عامه صنایع سلف و خاصه آن حضرت ^ص که در اعجاز وقوع یافته اقتباس نور فطانت میکرد
 در صنایع دل پسند افکار غزلیات شعبه ثانیه می آورد و در طریق ترتیب آثار شعبه اول که متضمن
 بر لوازم مجلس اهل دول و صنعت خذف انحرف و صنعت تناسب است تمثیلی می گردید و در این
 افکار الفار فکر که از مسعیات در رقعات و رباعیات و فردیات و خاتمه شعبه ثالث از جمله ضمیمه
 تحریر جلوه گر میسید آخر بتائیدات رب مجید این دو سه شعبه را در چهار راه بکمال رسانید بابرست
 که قبل از این پنج شاعری درین طور بدیع دیوانی ترتیب نداده متکفل و متصدی این امر صعب این
 حقیر کرده و پیش ازین درین صنایع کس از نظم کم گفته و اگر گفته در و چند در سلک یکد و بیت بطریق
 مثال سفته اگر باین راه قبول انظار و ذوالابصار افتد بعید نیست و حکم من صنف نقد ستهدف ناظم
 راقین ناوک اعراض نگردانند و سهو و خطا را بنظر اصلاح اثر رفع فرمایند ^ع إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ أَجْزَالَهُمْ

از روضه حش اگر روز سیوم نسیم	از روح آن روحم ز تن خارج شود چه او آن
فامد اما نمی ورد دل از دوری آن کلندر نار	گرد و گلستان غلیل آن آن آتش از دیدار

شمره سیوم بصنعت حذف التماس است و بصنعت تناسبیات روح فزا

مگر که نافه زلفش کشاد باد صبا	که شد چو گلچین گردون در روح روح فزا
نسیم گلشن حش آبا و زید بداد	ببام و در همه جا گل نمود نشو و نشاند
کنز جوهری گل عارضش عروج هوا	بجای آب بریزد گلاب چشم حیا
چو مشک کاکل او نشکر کرد باد قبیل	بدل نماند کسی را بطیب مشک هوا
دماغ هر که معطر شد از شمایل او	بر روح عطر کجا میل ماندش بخشا
چو اشک ناظر آن جعد مشک رنگ بجاک	رسد بروی زمین مشک سید بکبا
چو شد شام اما می معطر از زلفش	نماند در دل او از زوای مشک خطا

شمره چهارم در صنعت حذف التماس و بصنعت تناسب شرابستی فزا

اگر روزی کشد لب ز دستم ساغر صبا	دل بریان پی نقاش کبابی میشود آبچی
من از روزی ازل خوردم بل غنچه عشقش	از آن تاحش شراب تو ز جام زگس رعنا
خار زگس مستش اگر بیند کس یکدم	ز بهوشی و از مستی شود آواره صحر
اگر ساقی شود آن باده کش در مجلس عری	برون آید پی قرقع عروس از حجاز ریا
ز ابرو قوس و قمر گان سهم ترک مست چشمش را	بشکران اسلحه دادن بخون ریزی کند ایما
برای غمی بخنانه چو شین یکدم آن صرخ	در آن میخانه از مسجد کند شیخ زمان ما و

امامی شده خرابی یا جوان دلبر سحری را	بدست آورد چون ساقی پی این عاشق شیدا
--------------------------------------	-------------------------------------

شماره پنجم در صنعت حذف ابهم دست آویز است و بصنعت تناسیب و نشاط انگیز

مگر آن لحن داودی که داده آن مگلو بیرون نزیب زهره دلف زن اندران مفضل که آن دلبر نواکی روح بخشش کان بر ایوان لب شیرین دمی خواند اگر قوسله باهنگ فرج افزا ز آواز نشاط افزا اگر آید به ریشخول خوانی پندارست ترخم در نواست بر لب و منهر مر کباب طیر میخواید بهنگام سودا آن مه دمی بنواز و مر ناز اندر دست آن دلبر بطبوعی از زند زخمه داگشت هلال آسا	شنید اندازل گردون که دارد در قصه با اکنون با و از طرب از اسرار بفرغ موزون برقص آرد ز قبرستان عظام زاهد مدفون عروس از پرده عفت بر آید و اله و مفتون ز سر دفت کرده می آید درون ناهید اگر گردون بدین زه می کند افغان پل آن حسن رود افزون فرود آرد طیور از لثمه آن لعل پرانسون دهد روح از پی صدقش هزاران آهوها مومن امامی از سماع آن نثار آرد دل محزون
--	--

شماره ششم در صنعت حذف آهویا آمده و بصنعت تناسیب بازی شیخ منصوبه نما

بر بساط نازنین بنشست دلبر شاد وار چون نگه کردم بر آن سرخ ز چشمش غمزه قرب آن دلدار چون شاه رزمین خواهم بر شطرنج و بلا افتاده ام ز فرقتش چرخ کج رفتارم من نشد چون پیل است	کرد او چون مهر سلطان عاشقان بی شمار تاخت سوی من دوا سپرد جانم را نگار قسط بخت من ملر مجور کرد زان انگار دیده تکی باز دین فطرنج باین بیقرار تاکه هم خانه شوم با یک تار گلزار
---	---

تعبیه منصوبه کردم برائے قربش من د تنها باختم مهر بر بساط عشق او چون پایاده نهادم بر زمین پیش شاه رایگان از استخوانم مهر برده آن نگار	عشوہ آن شاہ خوبان برد جان این نزار میش از تضعیف شطرنج آمد سر ہنار تا کہ چون فر دین مرا جلد بدلند ر جوار گوا ما می چشم من چون مهر آمد پیش دار
---	---

شعر ہفتم در صنعت حذف التام گرگشتہ و بصنعت تناسب باز کرد و منظور نظر

بر بساط عشق بھر دیدنت اے گلبدن تا دو چار از من شدی پی تو دین دار سپنج ہچکے نقش مردان نداده آسمان از بروج ارجہ فلک دارد دو پارہ شمش بجن ردم در عشق بازی نواے در فرید لعبتین غم درد ست نر زید اے حریف از تقایم بر بیگی باز داما می جان بعشق	کشتہ ام چون کعبتین نرو دبدہ جملہ ترن ہمچو من در شش حبت کس نباشد در محن شش درم در بیت حزان فراقت ای سخن ہیچ نقشے بر مرداوس نہ آوردہ عن داود عو کہ از تندی بردم فوہ اندر حزن کعبتین چشم من باشد بدست تو حسن چون توئی عرا نبر حسن اینک جان من
---	--

شعر ہشتم در صنعت حذف الدال است و بصنعت تناسب بازی گنجفہ دال

مر من از غم سوزیم آغوش شمشیر کین بغشبت ہم بپنگ غم از عشقت مہبت ملا ان تو ہستی کنج غم و غفل اے مہ روی من فرگشتہ ہر قماش از پوشش فخر مہر تو	سرخو کشتہ بشکر می نیم سیریز من از ازل کشتہ برات قسمت من این چنین ا جبری چون گنجفہ مارا بھر مجلس سہین رنگ روی من ز غم غم بلست ای مہ بین
--	---

خاک کویت بز تاجی بر سر آید خاکسار	از در این کویت هست آن حاکم شریف
جانستان پیش بر چون تو کجا محبوب من	کم بر جان باز چون کوه عشقت ای دهرین
جان جشقت با ختم کس خوش حریف شایب	چون غلام است اما می بین بسوی ای عزیزین

شعر دهم در صنعت حذف الال است و بصنعت تناسب طعنه مالا مال

ای طبع الوجد در مدح تو اهر شیرین زبان	بس و قیمته پخته در طبعان طبع و جان
نیز من بر سرفر که وصف تو اندر طبق	پیش روی انور از مهر و دم دارم و جان
چهره تو از لاحت چون نکلان آمده	این عجب لعل است آمد در و شکر شان
چونکه لغتسای گوناگون عوان حسن تست	کی بقصر مهر و مروت آرد در اهل جهان
بس جوانی پخته ام در دیکه از شوق تو	نام شبیرین تو دارم با شنی بخش اسان
چشم خون آشام تو خونم چه شربت می خورد	بس گوارا باد خون عاشقانت ای روان
چون گیس بر کردش به دل نور و ملک	جان فشان می کنند از بوی شیرین طعم آن
آن ترش روی که با عشاق داری کمکی	هست چون سکبان قوت پیش بخش اش جان
شده لعل از آتش عشق تو اسه جان چون کباب	گو اما می بسوزد گر باشی اکنون می جهان

شعر دهم در صنعت حذف الال آمده و بصنعت تناسبیه و با قوت و احوال صاحب

ای دهم تنگ تو چون پسته خندان آمده	چشم چون بادام تو جان بخش تعلقان آمده
کشتش از لعل نخل آمد ز ذوق شیخ خود	این منقعه لون لعل جان جانان آمده
همچو سوز است آن اناطیای تو ملو شهر	عقد هاشان عتاب آسالدت جان آمده

<p>تا چشم از باغ تو سیب ز رخسار آیده بین که با دام دو سفره فوق سندان آیده پخته و کامل شده زان پس بدو کان آیده زان میان شوق چون لطیف غلطان آیده</p>	<p>چون ہی از خاک کویت ساختم جانان لباس نیز از شوق و دھان فتح آسائت کنون لغزک از شوق لب غزل کشیده بس بانی از غمت لون آمی بین که چون لطیف گشت</p>
<p>شمره یازدهم صنعت حذف از اعیان و صنعت سبک تنبول نیت بخش هر دھان</p>	
<p>جانپای کردم در شوق تو بس خوشتر است همچو ادراق در خنان بی تو کارم ابراست آن دھان غنچه آسایت که درج گوهر است بی تو ای برگ جیوتم بین دلم چون انگار است بین که اسنان شفق در خون عشاق احمر است اختر آن را سخته نوره نمودن در خوب است گوپی برگ گل روی تو دایم غم خور است</p>	<p>ای بهشت رنگ من چون برگ تنبول است برگ باری خوشتر را سوختم در راه تو نے سیر کی بل بخونم درج مرجان کشته است کی نال بختم آرد بار و برگ وصل تو بس که خائیده فلک دندان بخون عاشقان چونکه میلان تو سوسے برگ تنبول آیده چون میر در غم عشق تو ای گلبن امام</p>
<p>شمره دوازدهم صنعت حذف از سین و صنعت تناسب نظم و شعر مغرب هر دھان</p>	
<p>حل یونہ آیده از قلم کردگار نثر چو پروین نمود خوش در آبدار مصرعہ ہر لعل او گنج در بے شمار دیدہ گردون کند نثر و دموع ابر دار</p>	<p>بر برق مہ خورشیت دو ابرو سیار نظم و نثر یا چو دید در دہنش چشم من شبنمی لعل او شکر گوهر فشان خندہ کند گر چو برق نظم رباعی یا</p>

غزل غزل بے کرم بهر قدح مدح تو رسیدن زبانه ^{۱۲} مدح جمال ترا ^{۱۳} شمع چو شمع آورد چند باندا نام پے تو بیت فراق	فردمتم در جهان در روش این شمار قصد قصیده کند طبع صفار و کبار قطعه ز وصل خودش زود نای نگار
---	---

شماره سیزدهم در صنعت جنف الشین است و بصنعت سبب م و کتاب النشین است

بلوک صنع نمود است کاتب تقدیر مگر زنون و قلم میکند عیان نفسیر بدین جود ز خود کرد صانعت تعبیر نه از معنی عرفان همی کند تقریر چو تو بصفحه عالم نکر دس تصویر به مین که داشت دوان دوات از تخمیر از ان بیای مایه چو خانه دان زخمیر	بلوح ماه رخت دیده ات تحریر ز بنیت الف و نون زابر و ت جانا چو عین زلف قلم بابت بریاض رخت خط غبار که پیدا نمود عارض تو مصور همه عالم بخانه ایجا د قلم ز مدح جالت به بحر معترفت خط سلسلای مبه چو پانجه گشت
--	---

شماره چهاردهم در صنعت جنف الضات است و بصنعت سبب ب ا و نایک و ابر و اشکال

لب لعنت بکمال من لسان ابر گردان است نه از ان کو چون جودی بین غرقاب طوفان است بعشقت میکند گر به پنداری که بار است بهین کین نیلگون در یاد عکسشن محرمان است چو برق اد سوخته پی توانان سوزش با فاخت	دو چشم پے به رویت لسان ابر گردان است سرشک از دیده دارم چو لبس ابرید طوفان شد مگر در موهن اشکال چشم بر دره بانسش چو اشک خونی از چشم شوق گشت بحر خون بهنگامی که میشنوی خروش رعد در گردون
---	--

ز عین غمین من جانا بھر عینا جا رست در دشتک می بار و دشتک را بهت اے دلبر	بخاک کوی تو دایم سرم چون ژال غلطان است نگر چشم اما می را که همچون ابر نیسان است
--	--

شعره پانزدهم در صنعت حذف الضا و ترتیب یافته و بصنعت سبب بعد عناصر ترکیب

آبرویم خاک کویت باد اے گلزارم آتش هجرت دلم را کرد بریان چون کباب اشک من در شوق خود دیگر گشت آب جوی آتش رخسار تو چون جاسانوده در دلم بسکه اندر شعله عشق تو اے جان سو ختم خاک کویت سرمه دارم در دو چشم اشکبار باد پیامے خاک کوی تو بس کس کرده ام	کرد راهت عنبر مشک است ما را در دشتام ایچ ششم بین که دار و همچو دریا الطام بهر طرف چون باد می کردم به شفت صبح و شام مین بآب دیده ام روی تو دار و در تمام خاک باد و آب را در من نیابی التیام از هوا کئے آتشین لعل تو ام در غنما بارے اکنون می نشین ای پاک عنصر با امان
--	--

شعره شانزدهم در صنعت حذف الطاء است و بصنعت تناسلید ثلثه بانثو و نما

در هوای ثلثه کس چو تو نام حسین نامداران اعلوی هیچ فزندی پدید اموات سغلی ای جان کس چو تو مرغ نژاد کز جاد از لعل روح افزا تو شنود سخن بسکه نمی سنگین دلا زارم مشبوق ابرو دار چون لب لعل تو آید چشمه مارا لاجورد	همچو من افتاد در دوران نژاده کس حزین تو امانی در جلال و خوبیت ای مجید هیچ لشکر بانبات لعل تو نامد حسین زنده همچو ناقه صالح بر آید بر زمین رستم بر جانب نباتات از شرک من بین زنده از آب دمانت در رحم گرد و خنین
--	---

بی توای رنج مجسم چون جادو بی روان

بے نبات لعل خود سپند اما می چنین

شمره هفتم در صنعت حنی الظاهر است و صنعت تینا سبب دکان صای مرغ طبع شعرا

تیر مرغ کان از دکان ابرو شس لیل و نهار
 با نچی از غمره اش در سینه از بن نشست
 نشست حکم انداز چشم او به تیره عشوه
 بسکه پیکان نگاهش بی یه پی در سینه
 چون خندنگ غمره اش دیدم بکشم چشم
 از تیر ابرو لعل بار او عطا مد در فلک
 سهم غم مرغ را برد چون جنگال باز
 حلقه تو سس از فراقش گشت تیر فاقتم
 کی کند ترکش اما می گرچه از غم مبتلا است

سوی بر جاس دل من می کند جانا گندار
 شد با مانج دلم روزن چون منخل بیشمار
 بس بقبای دل عشاق خود کرده فگار
 بین که از خون دلم قوس قزح شد آشکار
 ساختم دل را دلف از بهر تیر آن نگار
 به چو سوسو فاری ز جیست وادهان و شمسار
 می کند از قبضه اش شایده وصلش رشکار
 زان چو حلقه بردش آرم بیک گوشه قرار
 سسم او از جعبه نقیصه آید امیر آزار

شمره هفدهم در صنعت حنی العیال است و بحسن صنعت سبب علم صر منظور نظر هر صین

صرف کردم نقد جان و دل برایت ای حسن
 ز انضام غفلت این مجهول بس مشهور شد
 گرچه دل یکسو دارم ساکنم در کوی تو
 گنج حسن کی میزان زبان بنجهر کسی
 بی تو بیارم بوسه کن صحیح ای بے مثال

گشت چشمم مصد چون بی ختای سیم تن
 با ضر و غایب همه واقف شد مداحال سن
 فتح باب وصل تو خواهم در ب دو المنن
 پنج گنج حسن چون داری بیک چاه ذوقن
 بی درانی کشفیه وصل تو دارم بس محن

در زبان ماضی و هم حال کسی چون تو ندید چون ملحه ^{چای} استان تست کا بی امر کن چون که آن سنگین دلت از مریانی اجوف است مثبت اندر راه جان بازی بدورتوانم ^{سیان}	کی با استقبال بیند کس چو تو ای گلبدن تا که پی بختی قیدان شبنم آنگاه یک ز من و ای کین ناقص دلم خواهد تو لطفی بطن کرمفی می کنی پس راستخاش تیغ دن
---	---

شمره نوزدهم صنعت حذف الغیر از است و بصنعت تناسب علم نحو مصباح عقل سر خوشیا

آن کلمه که زلبت آمده آمده در کوش ما لفظ فصیح از لبست دال بمعنی روح اسم تو از است در رفع بخوبی شده نصیب ^{چند} قرار کنی فعل تو جز ظلم نیست حال دل خویش را از تو چه معرب کنم در تو را ^{باید} نصف آورده اند در دلم و نصف جمال ترا عسل به چون کنم نخوس از هیچ جمع نیست به هم مضموم گر تو اشارت کنی با تو بگویند امام	هیچ کلامی چو او نیست بجا جان فزا حرف لب لعل تو دار دلم را دوا جوهر مکن کین خبر رفع خود جا بجا منکد مضایق تو ام حسن سکون و بلا مبتنی تصدیق دار قول ^{نیت کرده شده} هیچ مرا خضرش می کند وصل تو ای که دریا معرفت حسن تو ش کند زین ثنا زود تو موصل شو تا که رود این عنا در ضمیر نگار تا چه کشیده جفا
---	--

شمره بیستم صنعت حذف الفاقمر است و بصنعت تناسب علم منطق متصو

تصوره رویت بدل چو گشت عیان چو عرض حال غایم نمی کنی تصدیق	نمودار دل من نقش خاص و عام نشان بخاطرت بچه نوع آورم ز صدق نشان
---	---

کسی که از تو بید و چه بس غم که دید
تو داخل بدلم گرچه خارجم از کت
که نام غم که ندارم زنگی و بسندی
و منطق تو بجز کل و جز و روح رسد
چه موجب است که شهره شدی بلبکم
سرم بلا سجد تو بر تنم محمول
قیاس حال آتشی در رنگ و شکلش کن

قرب از تو چه دانند که مهمل ازین شان
مساوی است مراقب و بعدت ایدان
ملازم است دلم را هزار جور زمان
حقیقه نه مجاداً بر آید از لسان
چه رسم هست که بجد کنی ستم بجان
پی شنار تو موعود شد زبان بدمان
که در قضیه عشقت رخسار شده بران

شمر بست و بچشم صنعت حذف القاف هویداشت صناعت علم فقه و قاضی فقه

ز خاک کوس تو کردم طهارت ای مهرنا
نمودم و نیم سج از خاک درت بر سر
و ضوی من روا بود بخز آب سرشک جان
همیشه صایم جانان من از نظاره خوابان
تو ای سیمین بدن هستی نصیب من مالک
طواف کعبه کوی مرا هر روز فرض آمد
بدزدی سوی تو دیدن بکیشم محتسب آمد
مراد دعوی جنت به پیش حاکم حست
یسای یک نگه خواهد رخت جان امانی را

کتاجان بود سجده بسوی گلرخت ما را
بلی در دین جانبازان برین حکم آمده فتوی
ازان دو چشمه جاری ز چشم من شده پیدا
پی افطار این روزه لب لعل تو هست اصی
زکوة آن باین مسکین رخ زیبار خود بها
بجای چنین کعبه همین دانند مکتبی
چرا مفتی حسن تو بخونم میداد فتی
دوشاد شک و نگر من بپای اخبات این دور
بصد باخین فاحش دان نگاه خود بردانا

شمر بست و بچشم صنعت حذف الکاشکار و صناعت علم اصول فقه و قاضی فقه

در اصول شرح عشاق آمد خط تمام
سنت چشم تو دایم جان ستانی آمده
صورت درویش در راه
در قیاس هیچ شخص جان نماند در بن
چند سازم حال خود را بر تو نفس ای دلربا
بس خفی میداشتم عشق ترا اندر ضمیر
تو نه بر سیدی حقیقت از من روزی بطلب
با تو سازم صبر و احوال خود از خصلت
بر دل سوزند و دایم استیلا بس
واجب و در ضمیر عزیت سوارم دنی نیست

مصحف خوبی به اثبات حنت در انام
زلف و خالت هم برین اجماع دارد در دوام
نظم دندان تو چون ظاهر شود بر خاص عام
خود مصفرا شده عالم زرد و مرد خام
مجال آب دو چشم شد مبین زان مقام
چو کوه نهد افتاده ماند مدامت صبح بشام
از چشم پس افتاده ماند مدامت صبح بشام
تا تو از من یابی بختی شده خوابم حرام
از تو سوسه خود اشارت بشمارم از اغنام
استحب و سنت آمد سجده سویت از امام

شمره بست سیدو بصنعت حدیث الم و صنعت سبلم فی الفضل سبلم رب

شد فروض می تقدیر به رخ تو در غم
از بے تکلفین این مرده تنم خاک رست
تا بکی محبوب بیداری ز چشم خویش را
بس روش از سنگ سحر گرسه دار و نصیب
هیچ فردی از فریقه نیست چون بن و ناک
خارج از تقسیم شفقت کرده مارچنان
گر بکوشی نمی پایی کند و ت چو خند

استحق این حکم بودم قدر ضعیف ازین رفتم
می گفتم بیداری ز چشم خویش را
بعد ازین محروم از رویت مدارای خوش شرم
در میان چند کوشی کن توافق از کرم
زبان نصیب چشم من خون پاشی آمد چون بقرم
اگر هر نطق سها می غم و سهم من بکرم
قسمت تو ای امام اربد و فطرت شد نغمه

شمره بجهت ام و صنعت الم و صنعت سبلم معنی بیان حدیث بلا غلطیم

<p>ہر بیغی کے تو انداز مزار تو بیان این خلاف است از قیاس لفظ طعیان جهان کثر و کثرت از تجر و باران شد میان اوقضاے عقل بنو کشف حال و راز جان تاکہ در اطناب ہجرت دیدیس جو رزیدان از تو انکار اقصاے حال بنو ادای روان نیز تشبہی ندارد از رخت جو رستمان تاکہ از روے کنایت و وصف او گوید زبان اگر انکسج و عصف تو رضع نشود ز دانش و جان</p>	<p>ہر فصیح از وصف حسن تو شد کلام انسان در تنافر چند کوشی از غرا بت اسے غلام از یکدیگر تحقیق مگردن و بعضی وقت ۱۲ ضعف تالیف تو بے تعقد ہر جا ظاہر است چون ز کس تعبیر حال خود کنہ این دردناک چون کند از فصاحت این بزر واصل بنای سخن ز ابتداے ہجر تو در طلب قصر فراق نیست شبہ و جہ تو نور شمع و بد لاند فلک استعارہ از رخت باید کند در حسن جو چون کہ ترخین آن حسن بدیت امی مخفیست</p>
--	--

شعر بے پنجم صنعت النون و صنعت علم کلام از اربعہ اہل فنون

<p>ماز تو شرح عقاید گویم از خود با تمام پس چہ پیش تو آمدے حقیقت خاص و عام حال ما از روے زردم درک فرما امی ہمام بس بود علم حال و خوبیت ما را دمام شمع ما روح تو جوید و ذوق قسم زامت طعام ہجر تو مشکل عذاب بقبر دارم درد دام کی خلود و ذرخ آمد سلسلی را در کلام ہست معراج اما می سو کویت صبح و شام</p>	<p>آرزو دارم کہ گاہے با تو باشم ہم کلام پیش اہل حق چہ اشیا را حقیقت ثابت است تو میداری حواس ما لم اسباب علم ما حواس خمسہ خود در ندایت کردہ ایم شمع ما صوت تو خواہد بس روئے تو بصر خالق افعال مردم کی دہد و صلت مرا وصل تو دار السلام و فضل تو نار جمیم گرچہ وعدہ با وعید آری بحال خستہ اش</p>
---	--

شماره بیست و نهم در صفت الی و آشکار است و بصفت ثانی مناظره دلیل مذکره علماء

این سخن را در کتابی در بیان ۱۲	دهن مناظره کردن آن نگارنی تقریب مجادله و تناسل براس الزام سرشک دیده سرکان دلیل عقلی است دلیل نقلی حال گذشته ما را هزار صحبت در و جگر بین آن کردم بی معارضه قایم کند دلیل خلاف اگر چه رنگ زخم کرد مطلب غیر	که بر قضیه عشق دلیلی کن ترتیب ز پس مبارزه کردن غزال من تفتیش بیک نگاه غضب من را در تحسین بنفی صحبت نسبت بیکند تکیه ندا هیچ ز صد قسم نتیجه تغلب بنقص حجت من میکنند مر تعزیر طریق بحث اما می چنان کند تنذیب
--------------------------------	---	---

شماره بیست و نهم در صفت الی و آشکار است و بصفت ثانی مناظره دلیل مذکره علماء

این سخن را در کتابی در بیان ۱۲	ثنا حسن تو آمد نازدن ز جگر و ستا کدم دل کی نکردی به تیغ غم تصف مرا ز خویش تو تفریق میکنی صدبا بدو حسن تو چون قسمتم الم آمد تباین تو عیان و توافق تو عدم تو واحدی بجالای نگار من بدو کون به پنج وقت دعائی تو گشت درد امان	غم مضاعف از آن کی آدم کتاب کدام جمع که احصا نکرد از تو عتاب به ضرب تیغ خاتم نازد و در عذاب چه سود گر کنم از پس کسور چشم پر آب از آن زانش بعدت دل غم چه کباب چو تو بسیم اقایم گو تیغ حجاب بیکدی تو نکردی ازو بلطف خطاب
--------------------------------	--	---

شماره بیست و نهم در صفت حذف الی و آشکار است و بصفت ثانی مناظره دلیل مذکره علماء

<p>چه مستقیم کشیدم بسو سطح عذار نزد چه کوی بچوگان زلف مهر شمار که مستدیر نماید بدیده نظر دو تار زلف سیاهت بر دهنه اوتار بین بخت جسم کنون سر در هزار بلفوق مهر رخ تو همیشه دوار نجوم هر چه ثوابت شمار چون دینار کند تقاطع من ز خط نصف نهار مها ز دی کرم سیر کن بدیده زار</p>	<p>خطوط نقطه دیده ز شوق حسن نگار تمام عالم جسمی که یک کره آمد قدم ز دور و فراق چنان معوج شد دو قوس گشت تیغ تن معوج من چو منصف زنگ است بر اوید و فویشم چو تو بردی ز چینه بگردان و مرغ چو شتری نگاه تو گشت چرخ کبوتر چو خط آه من آرد معوج سوی ملک بخاک کوی تو دار و آتام و مرکز خود</p>
---	---

شعر بیستم در صناعت انفره است و بصنعت عجب قافیه محبوبه است

<p>در شیر نایم در دو تو پیدا شد مرید چند میبایدی خرجه من ز کوی خود حمید هر طرف داده رو به چشم من بهر حدید وصل فرما بس ز تو مانده ردیف تو بعید می کند تو جبهه حال من سر شک پی مدید ز آنکه در ملک دلم حکم نفوذ تو رسید شایگان چون کنج سندانته چشم عمید</p>	<p>نا نمودی در دلم تا بس عشق خود پدید خواهشی دارم که در مجاست باشم و خیل چون ستم کنم تو دار و در فدا مطلق برین دل بقبیده زلف خود کرده می مقید بر وفا رس عشق تو مرا کرد ز خاک کویست عذو بهر گشت تو بدل به ببری نمودم به طرف که بدل حاصل شود ما از رویت شریف</p>
--	--

شعر سی و نهم در صناعت انفره است و بصنعت عجب قافیه محبوبه است

شهادت در عرض دل زده هر فاصله خند
وصالش تا شود حاصل نمود بسبب مجموع
اگر آن ماه وافر حسن از بر زخم برون آرد
میخرد خون غرقایم بعشق نظم دندانش
و لم از سوز عشق او مضارع گشت او فکر
از او پیشم بل بار دبر بل از درد هجر او
و نور جو ر تو بمنزول بقلمم گردد امانت
دل من مقتضی گشت از حسام غزوات جانان
خرابم کرد چون محنت نمود از در گمت جبرم
اگر چه از تو مقصود تقارب آرزو دارم
نه در قصه مدس کس چو تو چشم تدارک کرد

چند آردن لفظا که سبب گشت و در غایت لفظا که گشتن باشد ۱۳

ز آب اشک سوز و غم روان شد بجز در عالم
کوصل او برون آرد و دکانند دست از بهم
بوصف او بجز آرم برون از صدر زبان غم
عجب کامل قمر کا بد بشوقش پشت گردون غم
سرشک من مشاکل شده ز جوش کوه و زمزم
نگر و منشج هر سوز اشکم نهر بار و دم
مزال از لطف کن و امان بهال عاشق ابکم
مسیح کن ز سهم چشم کان باشد مرا مرهم
بکو تا چند مکفوف از درت مانم ز غم منضم
کنون پسند مقبوضم بدست درد و غم هر دم
ز زلف اجرت دارد بپای جان امام ادهم

شوی نیم در مجمع الحرو و نه اول بصنعت معما عقدک مشوح با هم چیدن

حدوث عشق چون دل کرد تحصیل
میراث بی تو در دل بس بلاهاست
یکم دیده چو کردم بر تو تلخیص
و لم بی تو ز غم ترکیب دارم
خرد از من نمود اسفط و تلخیص
الم دارد ز من تنصیب و تخصیص
میراث کردن ۱۳

تلخیص

ز قیسم داد و در اراض تکمیل
نام جنون ۱۳
ز وصل این امر میم کن تو به تسبیل
در رکن انتقاد از بهر تکمیل
و می کن در و لم از لطف تحکیم
جنون هر عقل ظاهر کرده تدبیر
ز راحت کن بوصل خویش تبدیل

نام جنون ۱۳
تلخیص
در رکن انتقاد از بهر تکمیل
و می کن در و لم از لطف تحکیم
جنون هر عقل ظاهر کرده تدبیر
ز راحت کن بوصل خویش تبدیل

نگر دردی که در قلب امام است	با سلوبی قسم ناید بتفصیل
شعبه دوم بشت ویک شمر شمر شد و هر شمرش برنگی و منر دیگر شمره اول بصنعت اقتباس	
<p>انما الاعمال بالنیات گفته مصطفی</p> <p>سوسن آن باشد که رخ را دوست دارد همچو</p> <p>صوم چون جند من آید آمد اندر خبر</p> <p>چون و جگر و ضو نور علی نور آید</p> <p>شهر ایمان چون ظهور آمد بقول مصطفی</p> <p>چون صلوة آمد دعا والدین کشدم دین</p> <p>چون تصدق میکنم در بلا اذ روی شمع</p>	<p>زان نمودم در پست از صد نیست جان</p> <p>کبری زان جو خود خواهم بعشقت مبتلا</p> <p>از کجا غیر تو صوم است زان چشم مرا</p> <p>از سر شک و ضو ها میکنم صبح و مسا</p> <p>زان تمجید میکنم در درگست از خاک پا</p> <p>از صلوة العشق سویت سجدا کردم ادا</p> <p>زان آمی شد تصدق بر تو از روی وفا</p>
شمره دوم در صنعت تلخیص	
<p>همچو مجنون با سک کویت تلقین میکنم</p> <p>در قصه صحن احسن آید قصه یوازان</p>	<p>حلقه زنجیر زلفت را تعلق میکنم</p> <p>بر خست ای یوسف ثانی نقیص میکنم</p>
<p>له مفهم لغوی اقتباس روشنی گرفتن است از آتش و غیر آن و نزد اهل بلاغت عبارت از آنست که شاعری یا منشی چیزی از قرآن یا حدیث یا از مسئله دوان درج کند بهمان عبارت یا بمفهوم آن یا بعضی بهمان عبارت و بعضی بمفهوم و مفهم ترکیب قرآن یا حدیث بر وصف قرآنی و حدیث معتبر نباشد ۱۲</p> <p>له مفهم لغوی تلخیص چشمت از دور نمودنت و باصطلاح عبارت از آنست که مشکلم از شاعری یا منشی در کلام اشاره نماید بکلمه آیه قرآن یا بحدیث یا بشکلی از علمی یا بالقصه یا بهین که شمار داشته باشد و درین غزل بهفت قصه در هر بیت بقصه تلخیص فرغی گشته ۱۲</p>	

<p>همچو دامت در دره عشقت تطرق میکنم چون زینجا دیده خود را تصدیق میکنم همچو فرهاد اگر که غمها سلق می کنم چون گریبان از غمت سینه تحرق میکنم بس که دریا تو گوگرد از شوق می کنم</p>	<p>تا بخ زریبای تو مانند عذرا دیده ام تا تو از چشم غلبه ای من بی طاقتی چون لب شیرین تو آمد تا مرا اندر نظر چون نعل از شوق دامن نه تو کردم بس آن امانم که در سر کتک برده ام طوفان نوح</p>
<p>شماره سیوم در صنعت تضمین ۱۵</p>	
<p>الایا ایها الساقی اور کاسا و ناولسا که عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلا که ساکب بنیجه نبود از راه در رسم منزلسا جرس فریاد میدارد که بر بندند محملا کجا دانند حال ما بسک سالان ساحلا نهان کی ماند آن رازی کرد سازند مخفلا متی مطلق من بهتویع الدینا و اهلها</p>	<p>براه عشق جز بستی نباشد رهبر و لها ازان فرهادی چاره بس زدیشه آخر بیا از راه چشم من بقصر دل نامنزل بوصلت کی شود سیر ما با ناچهرها بدریای غم عشقت شکسته کشتی وصلم بعشق تو مراد نام کردند اشک و رنگ من امانی جان بده آن دم که مینی آن رخ رعنا</p>
<p>شماره چهارم در صنعت تخنیش ۱۵ تمام</p>	
<p>۱۵ معنی لغوی اندرون در آوردن چیز است و باصطلاح اهل صنایع عبارت از آنست که شاعری مینویسد یا مینویسد نظیر خود درج کند بر وجهیکه مستحسن باشد بطیفه و دقیق که در متعین نباشد و تضمین مینویسد یا کمتر استعانت گفته اند و تضمین یا اقل را براء و نونا مندر ۱۲ معنی لغوی تخنیش مانند یکدیگر دانیدن است و در اصطلاح آنست که ناظم یا منسل و ولفند را در کلام خود درج نماید که آن دو لفظ متحد باشند یا میان ایشان مناسبتی و مشابهتی باشد و یکپاره صفحه ۲۴ -</p>	

<p>از غم عین رفت رنگم شده مانند عین^{۱۱} و در چشم من خواهد در دوز مهر رخت بار غم تا که کشم یکبار و روے خود نما حصه سهم من از جبهه نقدیر سهم چشم تست در دوت ره یا فغم اعر و بعد از سالسا همچو بادم کرد کویت باد سیر صبح و شام شد روانش تار و ان گشتی تراز پیش مام^{۱۲}</p>	<p>از دوزخیم بر زمین بگر که جاری کشته عین^{۱۱} داکه عین از عین چشم بے رخ تو گشت عین داکه شرتا که بین با و پیدا است بین نخل نیکو نامی ام نامی شده از عشقت بسین عین من با دافندی در گشته اسی نور عین^{۱۲} خاک کوی دار تو دارم براس خولیش زین^{۱۳} انس و جان وادند جان در شوق حسن چون عین</p>
---	--

شعر پنجم در صنعت تجنیس ناقص

<p>ای در خلقت خلق عالم فیض یاب بسکه در در شوق تو کردم نشر جو وجود و صیل شو بر عاشقان چون بقدم در گشت دارم قدم شکر کان لعل شکر افشان تو دل ز بس عود غمت چون عود خوش^{۱۲}</p>	<p>پس چرا خواهی جناب از جناب از جناب در سر شکم چون جناب جز مرغم فضل کی باشد صواب داکه جناب استاده بر جناب قدر قدر عشق مارا و ادنا ب بعد بعید دیدم شد چون سحاب^{۱۳}</p>
--	---

الباقی حاشیه صفحه ۲۳ - در لفظ یا در خط و منی ایشان مختلف باشند و مراد از اقطین در تریف تجنیس علم اعزاز است
 که مقرر باشد که با واحد یا مفرد باشد و دیگر مرکب و خلاف معنی در مبع النون تجنیس است و است اگر در تجنیس خط و
 اقسام مشهوره تجنیس هفت است تمام و ناقص و زاید و مرکب و تضاد و لاحق و خطی و تبیی از فصحا و قسم دیگر اثبات
 که تجنیس مزدوج تجنیس بلا اشاره بنما از اقسام مذکوره چند تا که مطبوعه طبع آید اختیار کرده و تجنیس تمام را در لفظ واحد است
 معنی ۱۲ عبارت آنست که در لفظ در حرف و ترتیب آن متفق باشند و در بعضی از حرکات و سکات مخالف ۱۳

<p>در درود دل دارم ای درودی دردم ده دوا زار و زار آرزو و آرداری اسے روح دروان آرزو راے آمل آدم دروداری از درون آرزو دان دزد آن زردوان دار دل دار سے دار دل آرزو و آرداری ز تو دینی</p>	<p>زار و زوی داروت آن و در دل دارم روا در و زور و روی زار و زرد آرد و دم روا آزارم لا آرزو و آرداری آزان ره درو را راه دادن دزد و درو دارند و رار درک ما دع و راے رب در و ذوات او آبی ادا</p>
--	---

شمره دهم در صنعت وصل الحرفین

<p>چه جوئے خاطر من که رسا که گوید با تو عالم پے تو جوئم تو گوئی پی تو من ناخویش جوئم چه گویم که که پامی نه تو بر سر سر شک من پی تو شد چه جوئے</p>	<p>نه ماند غم بر من با تو جبر تو یک ساعت سر من نه بر پا چه جویم بی تو من جانا تو فرما تو میگویی چه حاجت با که لا لا ز مسم کن تو که بر من کل سا</p>
---	--

شمره یازدهم در صنعت اتصال الحروف

<p>با عشق تو تنم مشد بیا جانانظر فرما حشایم که تو میجوی بزلف خویش میجو چشم چشم شد ظاهر شکم پے حسدنت</p>	<p>نشانه جست و جوی کن که نایابی تو شخص ما بجز با گل ننه یا بد کسی بلبل بهر یک جا بجز خویش غرقا بم بیا یک ساعت من بنا</p>
---	--

۱۵ صنعت وصل الحرفین کلامی را گویند که شاعر یا منشی کلامی آورد که در نوشتن آن در میان دو حرف وصل شود ۱۲

۱۶ صنعت اتصال الحروف عبارت از آنست که ناظمی یا منشی کلامی آورد که حرف آری پیوسته بنویسد خواه در جایی باشد خواه در حرف یا زیاد ۷

چو چشمت تیر فرنگانت کشاید جانب ماست فغانم تا فلک پران پا چوبیس بگذرستم بی ز شکمم مگر شایا که طبعت جنگ باشد چوبیس زدم بقتی تو نه برقم گر کنی خانه	بگوید عاشق خسته که صد تیر چنین بکشا بلطف تو نشین بکشا با گاهی لب گو یا بی هر صید میکوشی به جان حالت گرما بمانم سالها ساکن بشوقت موسم سرما
---	--

شماره دوازدهم در صنعت اجتماع الحروف اتصال الحروف

رخ او را در زری رول را راهی در دانی دایم رخ او ز او را در زری رول را زری در دانی دایم رخ او روان در زری رول را زری در دانی دایم رخ او	که سبیش چشم من میدید بکجا کوکا می تو خدیویش بنا بوجهم جمع بین برای یک میا حشیم نشد بقید بس بلا حیا که تا شاید به بیند جانب ما
--	---

شماره سیزدهم در صنعت غیر منقوطة

دل مارا الحم را ده دل آرام اگر نه در سرا آگاه گردد که گردد عسل الم احوال صدم سرم دار بهمه سود و دلدا	حمام روح مارا کرده در و ام دهد دار مراد او را اکر ام که صدم کرد آهوا و در ام وصال او مراد او دل دهد نام
---	--

این خدمت عبارتست از آنکه اطمینانی را در اندر یک معروض صنعت قطع الحروف باشد و معروض دوم صنعت اتصال الحروف است که عبارت از آنست که شکم کاملی را در اندر یک تاسی در خدمت این صنعت قرار نهد

بل ما اسلسل کرد کاکلی	سرم را داد ما هم درو آلام
آقام را و مراد کو دید راه	مراد دل و پدر ما را دلا رام
شمره چهاردهم صنعت منقوطة	
به پیش جنبش بین پیش تجلیب	به نربیتش نیز بین نقش تنقیب
ز فیض بخشش نشینی به پیش	ز تنقیش شفقت نشین نه بخشیب
بین پیشش نقش تنقی بتن	بجنبشش بین نیز پیش غبت تنقیب
بچین جبین بجیب شفیق	ببین نقشش ز زینت بخشیب
پتیزی چه بینی به نقشش تنش	ز جیش غضب پیش بینی تجلیب
شمره پانزدهم صنعت رقطا	
جان من آن رخ زیبا یه با یدان	منطق آن سیم بر جوید ز من
می ستاند شوق آن از من کنون	عقل قلب من از ان جعفر من
افعی آن مشک بوزلف مخدانی	می ستاند جان از ان حشر شکن
من کیم شرق و غرب ای سیم بر	بشد چون من از ان شک ختن
مثل بلبل جای انگ باغ سن	سیکند شاید قدرت سیر چمن
این صنعت عبارت از آنست که حکم کلامی ایراد نماید که تمامی حروف آن منقوطة باشد ۱۲	
عبارت از آنست که از حروف کلمات او یک منقوطة بود و یک بلافقط ۱۳	

و لغتیش روحم پیغش بهام
بجخشش در آمدنی دل برین
بشش سوز شفقت مرا پیش کرد
شب کامل زینت مه تنه
بشش به بیت آمده زیب ده

[illegible]

نام حضرت کرد در بر خوار است
از آن که در کتاب است

شهر هفتدهم در صنعت تر صبیح

اسی جهان رشتنای روے توکار
خواب من شد بر دیت اسے دلدار
در خفا کیم رسید درو همزار

وی زمان از جفای خوس تو کار
تاب تن شد بیهویت اس گلزار
سربیا کیم کشید برو نگار

۱۵ در اصل لغت آری بنویسند یک چشم او سیاه بود و یک کبود و درین حرف عبارت از آنست که منقطع کلامی بر او نمیدارند
کلمات آن حرف یک کلمه منقوط باشد و یکی غیر منقوط بترتیب تا آخر ۱۲

۱۶ مفهوم لغوی بترتیب نشان دادن جواهر است و درین اصطلاح عبارت از آنست که مجموع یا اکثر الفاظ مذکوره
احد المقربین یا خواص مصرعین مثل الفاظ ما تقابل باشند و وزن و قافیه و مراد وزن اینها موافقت مدد و حرف متحر که دو سکنه
است خواه که موافقت در جمیع حرکات باشد چنانچه کثیر و قفیه بان باشد چنانچه مراد و بسیار و هشیار و مراد یکا بقافیه
متضایه بر اینقت حروف و حرکات چند است از آنکه که در آخر شعر باشد از آن قافیه گویند و کلامی که مشتمل بر این صنعت
باشد از مراد جمع گویند ۱۲

کس بدورت ندید و وصل
بی وصال تلک گر خون زار

بن بخت رسید فصل و قرار
بی جالت کلم شمر غمخسار

شمره هیز دهم در صنعت طباق ایجابی

برخ نازدم سبک سرخ فام
وصل ز با تکی بنیم ز فصل
روز و شب جز غم ندیم بی خست
در زمین و آسمان رسوا شدم
آرزویم نیست از دنیا و دین
بحان و تن در راه تو کردم فنا
با دآ هم خاک جسم من به بود

میکنم تفسیر در از خاص و عام
دیدم گریان سیند بریان صبح و شام
در خلا و در ملاجنا مدام
بی توانم شد سر پائنگ و نام
جز و صالت در میان ماه و عام
تو نگشتی ای رمنده گاه و نام
آتش عشق آبر و پر و از نام

شمره نوزدهم در صنعت طباق سلبی بطرز لفظی فعل و اثبات

له صنعت مطابقت و این را طباق و تضاد و تطبیق و تکافوز نیز گفته اند و این صنعت عبارت از آنست که در کلام جمع نموده شود میان دو لفظ سفر و بزم که معنی ایشان تضاد باشد یعنی مینها تقابل و مسافات فی الجمله باشد خواه تقابل حقیقی خواه اعتباری و این صنعت در کلام عرب بر دو نوع است طباق ایجابی و طباق سلبی قسم اول آنست که در هیچ یک از آن دو لفظ ادوات سلب نباشد قسم دوم یعنی طباق سلبی ذات که در فعل مشتق از مصدر واحد باشند و ادوات سلب نباشد یکی منفی یا احدها امر باشد و دیگری منفی و علی هذا القیاس و فارسی اعتباری توان

هیچ شخصی چون تو زاری هست نیست
چون لب لعل تو گویا هیچ یاری هست نیست
در خندان نادان چون تو باری هست نیست
چون دلم بهر سکونت هیچ داری هست نیست
چشم صیاد و ترا چون من لشکاری هست نیست
هیچکس چون من بعثت بقراری هست نیست
غیر قتل عاشقانت هیچکاری هست نیست

هیچ خنجر هیچ چشمت بی تو زاری هست نیست
بهر قتل عاشقان شمت چو تیغ نیست هست
عاشقان گریان و نالان همچو من کس نیست هست
بهر کانت همچو جنت اسی دلا را نیست هست
مرغ جان عاشقان بهر تو صیدی نیست هست
بهر کسی از درد و غمت چون من پریشان نیست هست
جان بتو دادن آتشی را تمنا نیست هست

شعره ستم در صنعت طباق سلیبی لطیف از امر و نهی

دل بکسی مده بده در غم آن نگار من
روی قمر همین بسین چهره گلفزار من
روح کسی مبر به چو آن دل فگار من
تزو کس مبر و بر دماه رخا بدار من
تیغ بکس نزن نزن بر بدن نزار من
پیش کسی میا بیا در دل بیقرار من
دور ز من مبر و بر پیش چشم زار من

من کسی مکن بکن نصف جمال یار من
شمند و شکرمه بخور بخور چون جگر عشق او
زلف یکیش کش پرده زاده روی خود
حرف ز کس نگو بگوید سخن بگوش من
تیر بزنه منه بنه بجز شکا چان من
دل بتیغ مچو بخور در رسم زلف خویش من
عجب نگار مبر و بکا کل خود آما موار

شعره ستم و یکم در صنعت تردید

صنعت تردید عبارت است از آنکه حکم کلام را در مصرعه یا فقره متعلق گرداند یعنی بعد از آن همان کلام را متصل کلام دیگر کرد و متعلق
گرداند یا بعد از آن بعضی آخر ۱۲

<p>زلف تو مشکناز و رخ تو قمر رُخ بر مهر چرخ میکشم نگرم مهر رخت رخت شیرین از و ندیده کسی در دهان دهان روش تو را در آری شفت فلک فلک دار کسی که داده بعشقت روان روان مار از کوی خویش نگذرد زمان زمان کرده بسوی بار امانی دلم دلم</p>	<p>ناید به پیش روی تو اندر نظر نظر مهری که هست لعل تو در روی شکر شکر داری ز ذره کست و دویج در در در در پیش در که تو ندارد دق و رقد کردم پی نثار تو از تن بدر بدر سوس عدم ز آه من آرد سفر سفر شاید در بشتاب به این بنجیر خبر</p>
---	---

شعر بهست و دوم در صنعت عکس

<p>در چین پیش من بلبل نیا مدان کن یک ز من بر من ز فتنه بی فغان از هجر او کوه کن بد جانفشان از عشق شیرین در جهان زان رسن کان دلبه بادار در زلف خویش آن دهن دار در تو نور ستاے آبدار در دهن پایان ندارد از فراق آن نگار</p>	<p>آن سن را عار می آید که آبد در چین هجر او کس را ندارد بی فغان در یک زمین در جهان شیرین ندیده جانفشان چون کن خویش تن پابند هستم در میان آن سن آبدار در چشمه مارا بجوای آن دهن آن نگار شوخ که اگر نشاید در دهن</p>
--	---

صنعت عکس را تبدیل نیز گویند معنی لغوی دسے برگردانیدن است و درین عرف عبارت از است که در نظر یا
 در شرد کلمه بر تلو یکدیگر مکرر گردند یا بقاصد کلمه واحد دیار اعادة نموده شود مثلاً یوم یوم یوم یوم غیر
 مقدم و این بر پنج نوعی باشد از ان جمله فقیر این در طرز و پسند
 اختیار کرده ۱۲

سیمن کرده در غم از دور و همچون رنگ زر	رنگ زر هم اے آتشی در در کردن سیمن
---------------------------------------	-----------------------------------

شماره بیست و سیم در صنعت عکس لطیف و دوم

بروز من لنگار من جان و دل فگار من دارالم چو یار من رفعت شعور من ز دل تجو که کند شکار من باز نگاه و غمزه اش دیدۀ اشک بار من بی رخ او چو دجله شد رفت ز دل قمار من در غم آن سیمن درود شده شعار من بی رخ آن گلبدن در غم گلزار من بهان امام شد زن	جان و دل فگار من بروز من لنگار من رفعت شعور من ز دل و دارالم چو یار من باز نگاه و غمزۀ اشک کو که کند شکار من بی رخ او چو دجله شد دیدۀ اشکبار من در غم آن سیمن رفت ز دل قمار من بی رخ آن گلبدن درود شده شعار من جان امام شد زن در غم گلزار من
--	--

شماره بیست و چهارم در صنعت سجع مکرر در هر بیت

هر که صلح هست نبود جز که با اخیایار از شعرا کفر پیر و ناکه یابی خلدرار عاشق سوزند از جز کوی جان بانیست	در خلاد در ملائمت جز اذکار کار هست بیت لبش آن شسته ز نار نار عنید بی نوبتی جز که در گلزار زار
--	---

له در صنعت سجع آواز را گویند که در مے ترجمی باشد بربک آهنگ مثلاً آواز قمری خیمه در اصطلاح این طایفه بعضی گفته اند که سجع عبارت از نفس کلمه آخره از فقره است باعتبار آنکه مرافق کلمه آخر فقره دیگر است و بعضی دیگر گفته اند که سجع عبارت از توافیق کلمه اے آواز فقره یعنی سجع عبارت از است که در نظم یا در ادواخیر فقره از شعر الفاظی که از آواز و در کشف با شد در وزن نقطه یا حرف یک نقطه یا در هر دو یا برین سجع مستقیم است اول را سجع متوازن و در گفته اند زمانی را سجع مطوف و زمانی را کمر عبارت از است که جزو آخر کلمه را بر آرد یعنی دیگر

<p>چند دزد به بیانی باشی ازارشاد و شاد عاشق صادق نباشد چکله قنای و تاج سالکان را دهنی را مرتبه بس عالیت چند خواهی افتخار این جهان ای مردودین تا تم دهنه بود که ز فروش عاشق در فراق صید خود رفتی که بینی چشم چون بادام دام در طریق حق شناسی خویش را مصروف کن میوه باغ کسی را بی اجازت بر مدار ای مآمی بس کند که دی بر کستر آن</p>	<p>بهر جانان باش و چه بچه و با دار زار گرچه از افلاس بود بر سر از دستار تار کی ملک را بد که شان بود هر بار بار زانکه در باغ جهان باشد خدیایان و نجات نزد اوزان هر کی هست بیدار مدار جهان بزللف دلبسته و مرور از دستار مار باش هر و گیاری را نه برین بهنجار جار تا تاز و دو طران عالم خود آن نگار مار از ده عجز و تضرع خواه از دستار تار</p>
<p>شمره بست پنجم در صنعت سجع مکرر در هر مصرعی</p>	
<p>وصف شاهان را کن چون تنی با مال مال و همه اطوار آند مذهب عشاق شاق و ابا مرا تاض باش ای طالب راه خدا مقبلی گر خاکساری ابر نیخاند دے چند میجوی دلادر زمره اغسیار بار بست از در خنک در دست بس عباد بار عاشق دیوانه را بنود بخر ابدال دال ای مآمی که سازی صاف از اقبال بال</p>	<p>جز بجمع حسن خوبان و لایزال ز اشعار بی که واصل باشد از مسلم نه از کفار کم خور و کم گو و در شب دیده بیدار دار نخل اقبالش نیار و جز که از او بار بار و دیده گریان سینه بریان زنبی دلدار دار عاشقان را میسر بندد حضرت جبار بار گرچه جز نام نگارش نیست از او کار کار زانکه عاشق را نه باشد بر دل آرد بار بار</p>

شماره بیست و هشتم در صنعت سیاقه الاعداد

صوت و گفتار خود ناز دلدارا هر چار چار روح من رفت ز دستم چون نمود آن دلدار دارم از گریه بسیار کنون بر رخ زرد زاهد آن تو به شکستند چون نمود و نگار کرده جان زار پی بردن آن تیر مژده چون بر آورد نگار رخ انور ز نقاب کز جمال تو به بینند بمیرند ز شوق زنده گردند بیکدم چون کلامت شنوند کفر زلف تو چو دیدند ز دین برگشند بهتر قیل همه عالم تو ز مشرکان داری چو آتشی بره عشق تو هر یک دارد	برده عیش و فرح و هوش و دل ما هر چار چار چشم در نقار و قد و لعل غم افزا هر چار چار در ویا قوت و زور و لعل مصفا هر چار چار ز قف و شیشه و جام ویدر میضا هر چار چار جن دانس و ملک و حور میا هر چار چار شمع و انجم مه و نور شیدا خفا هر چار چار خضر و الیاس بن هم ادیس و سیما هر چار چار مردۀ عکس و تصاویر و صنها هر چار چار عابد و متقی و صوفی و ملا هر چار چار خنجر و تیر و سنان نیز و هبجا هر چار چار در دو آه و غم و فریاد و هویا هر چار چار
---	---

شماره بیست و نهم در صنعت تفریق

نیست سودی چو سمر و قامت یار نیست مهری چو مهر و حار و رخسار	زانکه سودی که دید در رفتار زانکه مهری که دید در شب تار
---	---

شک که از تقدیر بجز مند بابت از ازل است که شکل اسرار مغرور و بر سیاق واحد از ادعا بود و او عطف یا بغیر آن ۱۱

عبارت از آنست که در چهره بیشتر از نوع واحد باشند یا در حکم مشترک بودند میان ایشان تفریق نماید بوجه ۱۲

شاخ سنبل چه زلف او نبود عنبر نیست همچو چشم نگار همچو رنگم زرے بعل نیست همچو دود که چو دود آه نیست چو سرشک امانم لعل کجاست	زانکه سنبل که دید عنبر بار زانکه عنبر که دید غمزه وار زانکه زر را که دید عاشق زار زانکه دود غمشو دلیه نار نیست لعل مذاب در کساره
---	--

شمره بست و هشتم در صنعت لمع

مستی ما جانی عینی جمالک ایما البیضا دنی صدر عینک و جهک شش شس بن لیل غدارک مثل درد من فراد بس الجمال واسانک بقرم کالالے حین فی درج مستی فرقت من بابک و موعی حرن طوفانا صرفت العمر فی بعدک و مالی طاف من بعد وقد اقمی علی ناکه امانی نفسہ التماکے	بعشق تو شدم شهره میان خلق چون حرا چسان خورشید انور شد میان نیم شب پیدا هزاران عاشق نالان تو داری بلس گویا کواکبهای رخشان نیست چون لولو لالا هزاران کوه چون جودی شده غرقاب اندر کنون از روی لطف ای جان حاصل خوشترین فرما که درگاه ترا دارد زبان جنت الماوس
---	---

شمره بست و نهم در صنعت تجاہل عارف

له عبارت از آنست که در بیت یا در مصرعه یا در نثر سطرے در عبارت پارسی یا در زبان دیگر باشد ۱۲ له معنوم لغوی این دو لفظ آنست که نادان داشتن ۱۰ ازان درین عرف شوق کلام معلوم است بهشتاق غیر معلوم یعنی متکلم چیزے را که در چنان نماید که نیداند و این پنج نوع است اول آنکه بحث مبالغه سرچ بود دوم تا آنکه در عشق بود سبدم آنکه بحث تعلیل باشد چہام آنکه بحث تو بیج باشد پنجم آنکه بحث تحقیر باشد ششم غزل بطریق مبالغه است ۱۳	
--	--

سبزه است این بر زخت جان که گشته آشکار یا مکر بر عارض دیار تست از ناز کی یا که در شوق تو از بس دیده می بارند مظر یا سیه و است بھر مرغ جان عاشقان یا بر مرآت رخسار تو از روی صفای یا که از آه دم سرد آما می پل بی پل	یا که عکس زلف تو پیدا شده کرد عذار از نگاه سخت عشاق نشان نیلدار بهره فغش سبزه بر لب نیل سیوری بنار زان نمادی غامد روی چون کبند میشمار عکس خط دیده نظر رشته سبزه دار چون بخیل داغ بر روی نشسته ای نگار
---	--

ثمره سی ام در صنعت رد العجز من الصبر مع التکرار

عار باید که ترا که از اغیار مار زلفت گزید بس دلها بار سر و قد تو ماه رخت کار من نیست غیر جان دادن یار من در فراق یاد رخت یار مارا گم بگویت نیست راز پل تو همیشه چشم امام	دلبر آرزو غیر باید عار همچو جعد تو کس ندیده مار سر و قد تو ماه رخ نماید بار عاشقا ز راست جانفشانی کار یا در روی تو در غم بس بار کی عاشق بود بگویت یار چشم ادبے چون نباشد زار
--	--

له مفہوم لغوی باز گردانیدن آخر است در اصطلاح در شعر عبارت از آنست که از دو لفظ کمر یا استجاس یا لمح بمتجانس یکی را در اول فقره و از آنجا بدو دیگر را در آخر و در نظم عبارت از آنست که یکے از دو لفظ کمر یا استجاس یا لمح بمتجانس را در آخر و یکی از آنجا بدو دیگر را در مطلع اول یا در آخر و یکی یا در اول مصرع ثانی ذکر کنند و جناس این بسیار است از آنجمله چند طرز مطبوع بنده اختیار می کنم عبارت از آنست که آن لفظ یک معنی در هر دو جا باشد ۱۲

شعره سی و یکم در صنعت رد العجز من مع تجنیس تامه

بار غم بس کشیده ام ای یار	با تو این حال گفتم هم صبار
دارم حزن و فراق بار ملت	که بیت وصال بار دار
تا زلف تو پادشاه بن است	روز من کرد زلف تو شب نار
با پیش تو که نمی یابم	دوست عشق مهد هربین بار
چاره نضر زهم شده مغروق	چون در آمد غمت تبین لاجا
مار یا من تو چندی خواهی کرد	کاکلت بچه کشتم بس مار
نا عشقت بسوخت جانم	دار و دست آن رخ گلنار

شعره سی و دوم در صنعت رد العجز علی الصلح مع التکرار

در باغ حسن آمد قدشش چو شاخ غریع	چشم بپیکارش پیدا شد و جوهر
عمه که تواند دیدن بسوسه رویش	چون گردد از لنگش غیب و عیون اختر
اختر ز اشک دارد دامن ترا ز غم او	تا روز حشر اندازین اشک و فشر تر

صلح این صنعت عبارت از است که لفظی در صدر عجز واقع شود و مختلف المعنی باشد ۱۲

صلح این صنعت عبارت از است که لفظی که در عجز بیت اول واقع شود در صدر بیت ثانی لا فاصل بدان معنی آورده شود ۱۳

صلح صدر بعجز عود ضیاء اول را که رکن مصرع اول را گویند: ابتدا نیز خوانند و عود ضیاء رکن آخر مصرع اول را گویند و مطلع رکن اول مصرع آخر را گویند و ضرب رکن آخر مصرع آخر را گویند و با هم عجز معروض است و دستور کاسه را گویند که مابین اریعه مذکور واقع شوند ۱۴

ترشد زخون اشکم ز طیلان گردون احمر جو خون اشکم لعل بکین نباشد گوهر بلبل داد آن ماه رسته رسته افسر ز خاک کویت دارد آما هم بر سر	بستر شفق که دارد اینک ردا را برسان در اشکم چشمه زریزه گوهر هرگز نشد مرصع چون آن در بافسر ز اکلیل پادشاهان لعلش بود چرخه سگر
--	--

شماره سی و پنجم در صنعت رد العجز الی العجز مع تجنیس تام

چون بدیدم رخ تو همچون عین بس که بیمار گشته ام بپے تو ست بے خود فتاده ام جانان دایما در غم تومی باشم گر چه عشقت نهفت میدارم ابر چشمم نگر که در چهرت اگر تو جلوه کنی دمی بر من بر من خسته لطف کن یکر دز کشته قدا آم در شوق ت	کشته جاری زریزه ام صیدین بین که رنگ رخم شده چون عین زان زمانیکه دیده ام آن عین سرناده بروز شب بر عین لیک رد می شود ذرا هم عین از سر شکمنود پیدا عین ست اشکم بی نثار عین چون تویی ای نگار عالی عین از ضعیفی بسان دامن عین
--	--

شماره سی و چهارم در صنعت لزوم بالایلزوم لفظی

له یس صنعت عبارت از انت لفظی که در بحر بیت اول طاق تسود و بحر بیت دومی آورده تسود مع اختلاف معنی ۱۲
له این صنعت را لزوم بالایلزوم و التزام و تضمین و تشدید و احاطات می نامند مضموم لغوی لزوم (و یکم صنفه ۱۴)

<p>چون ذره آفتاب نماید تناب تو جز آنکه بر من در خط مشکتاب تو کانه چهار پرده خرد از حجاب تو قرصش چو موم آب شود از عناب تو جمله تنش چو گوش شود از خطاب تو الاکه مهر روی و خط پیچ و تاب تو بر جاست گر کشیده شود درلقاب تو</p>	<p>گر از نقاب جلوه دهد آفتاب تو بر آفتاب جامه مشکین کسی ندید بر آسمان چارم ازان رفت آفتاب کی تاب آورد ز عتاب تو آفتاب گر آفتاب با تو مخاطب شود دمی با آفتاب جمع نکرد شب دراز اے آفتاب پی تو امانی چو تار شد</p>
--	---

شماره سی و نهم در صنعت لزوم مالایلم حرفی

<p>بکفر زلف ربودی ز زاهدان اسلام هزار بار نمودم ترا زین اسلام محال نیست گر آنکه بششم در احلام که هیچ گاه به بنیم ب ترا به کلام بیان عشر نیاید بصد همنه ارقام ازان که داغ غلامی سز و بروی غلام</p>	<p>دل من تو قید نمودی به کاکل چون لام که لام جو که بر من نکاو غمزه تو جمال روی تو هرگز کسی بمقظ ندید تمام عمر درین آرز و نمودم ضر در حال خویش اگر شمه آورم بر قسم دل من ز آتش عشق تو داغ پیدا کرد</p>
---	---

(بقیه حاشیه صفحه ۴۰) مالایلم آنست که لازم داشتن چیزیست که لازم نباشد و دین عز و عمارت از آنست که حرفی که
قبل از حرف روی نظر ادا نموده شود تا آنکه لازم از لازم دارند هر چند عدم رعایت آن بحسب ناخشیسته و غیر متعالی و آنرا فاعله
نقده واقع شود و در دیگر ذمه نقده و عی نقده و فاعله سازین لازم و شش زکله بخند و یا بینه که عدم رعایت آن نمل
نظم نباشد در هر سبب یا مصرع این را نیز از صنعت مذکور دانستند چنانچه لفظ آفتاب دین نمل شده ۱۲

کنار وصل تو شاید رساندش علم

آرام بی توقا ده بجزر بحر غریب

شماره سی و ششم در صنعت جہش

نے غلط گفتم کہ بر کنج جمال تست مار
برخ نموده آشکارا از نقاب لیل تار
با هزاران حلقہ کردی اسے دلارا انتشار
بس خطا کردم کہ ہست آن آفتاب تابدار
بس غلط گفتم کہ بروین شدہ بعلت آشکار
نیست آن جز خط موہوم در لعل امی نگار
نیست آن جز چشمہ مارا بحیوۃ اسے گلزار

گفتم آن زلف تو رستہ شاخ سبیل بر غذا
نیز این ہم از خطا گفتم کہ مہر روی تو
فی کہ بل دام سیماہ از بحر صید عاشقان
عارضت را ماہ انور گفتم از بس روشنی
نظم و ددان ترا گفتم کہ از در رستہا ب
سیمم گفتم دہانت را و بس تنگہ ولی
غنجہ میگوید دہانت را اما می از خطا

شماره سی و ہفتم در صنعت حسن تعلیل

عالمی را کرد روشن بچو مہتاب دار
پس چرا مشتون دالہ کرد چون من صد ہزار
پس چرا در قید او افتاد جان پے شمار
گو چرا دلہا بھر حلقہ فتادہ مرغ وار

از نہ محط است از چہ معنی از رخ خود آن نگار
نیست سحر از کاکل شب نگاہ نہ روی من
از نہ آمد زلف او زنجیر بھر عاشقان
از نہ بجز دلش آمدہ دام سیماہ حلقہ دار

۱۱ مفسوم لغوی جوع بر گشتن است و درین عرف آنت کہ تکلم کلانی ایراد نماید و از معنی آن رجوع کنندہ کلام
دیگر کہ متعاقب و سے بود ۱۲ مفسوم لغوی سے خربلعت آوردنست و درین عرف آنت کہ تکلم از برای
ادعا و علت مناسب نماید باعتبار لطیف و آن علت حقیقی سے نباشد ۱۱

از چه معنی در شام خلق گشته مشکبار رسته رسته چون عیان شد کرد شیرین بانی پس چرا در درو لولو عقد با سئ آشکار	از نه خط مشک است کرده ماه روی دلربا از نه سوستان خط نو بر رخ آن نگین اے اما می نیست از لعل لبش هیچ درر
---	--

شماره سی و هشتم مبالغه

ز رویش روز شب کرد و شب تار اینچنین باید بیک لعل شود جاندار و دلدار اینچنین باید نماند هیچکس بشیاردیدلدار اینچنین باید بحشر کیند ایل قبر رفته تار اینچنین باید مه نازک تن اندر خواب بیدار اینچنین باید بلی در زر گس مغرور آشکار اینچنین باید ز لعل ماه شکر خای گفتار اینچنین باید بر روی آفتابان دلدار افسار اینچنین باید بشوق کل را بر چشم امطار اینچنین باید میان عاشق و معشوق اسرار اینچنین باید اما می در طریق عشق اظهار اینچنین باید	ز رویش شب شود چون روز رخسار اینچنین باید اگر عظم صدر ساله فدا ز رخسار بر تو چو از چهره بر اندازد نقاب آن سرخ زیبا به قبرستان اگر آرد گداز آواز پای او بخوابش از نگاه کس کند مس میشود آک نباید تا ابد هوش آنکس چشمش شد همه تن گوش میگردم لبش چون در کلام بعین دل همین بنیم بسویش تا نداند کس لبش او چنان بارید اشک کن طوفان شد بدیده یکدگر دایم گفت و گوی در خود با چو رنگ روی من آوید که کشد زور و دل
--	---

لح عبارت از آنست که شکل صنعت مجزوه یا نامروره را ادعا نماید که از شدت و باضعف یکدیگر رسیده باشد که آن مستعد نماید
یا سخیل و آن هر سه قسم است که بلیغ و غراق و غلو قسم اول آنکه مدعا و شکل ممکن باشد بحسب عقل و عادت قسم دوم
آنست که مدعا و شکل بحسب عقل ممکن باشد و بحسب عادت مستحیل قسم سوم آنکه مدعا و شکل بحسب عقل و عادت باشد
و درین غزل هر سه قسم شده مرعی گشته ۱۱

شعرهای دهم در صنعت سوا و جواب

<p>دلم را لعل تو چون کرد نون کرد شکر کم بی تو شد بحر دوران بحر بغیر از وصل تو عیشم زمانه پے تر قیم احوا لم عطا رو قد ز بلای تو از روی غیبت فروغ ماه رویت درد صالم امامی دود آبت روز روشن</p>	<p>قدم را قامت چون کرد نون کرد تنم را عشق تو چون کرد نون کرد میان مردمان چون کرد بهون کرد وجود بحسب را چون کرد نون کرد تن شمشاد را چون کرد بون کرد شب هجران مرا چون کرد نون کرد بخ محفلک چون کرد چون کرد</p>
--	--

شعرهای دهم در صنعت لف و نشر مرتب مع صنعت سوال و جواب

گفتیم که چسبیت قد خود زلفت اے نگار گفتا که سر دماه درخشان و لیل تار

مع عبارت از است که شاعر در نظم سوال و جواب گوید و ادنی آنست که در سوال مخفی طلب معین باشد ۱۲
معنی اخیری لف و ردیگ پیچیدن است و نشر را گفته که درن و در عرف اهل بدیع عبارت از است که مشکل اشیا را متعدد را
منفصل ذکر نماید و کلام بعد از آن چیزه چند را ذکر کند که هر یک متعلق باشد یکی از متعدد سابق لا محاله التعلین بحسب اعتماد بر فهم
سامع و این صنعت قسمت اولی بر دو قسم است لف و نشر مرتب و لف و نشر غیر مرتب قسم اول لف و نشر مرتب است و این را
لف و نشر ستوی می گویند عبارت از است که نشر بر ترتیب لف بود یعنی اول از متعدد و اخیر از آن اول از متعدد سابق باشد
و ثان از آن ثانی و عملی هذ است قسم دوم یعنی لف و نشر غیر مرتب که نشر بر ترتیب لف
بنامش ۱۳

گفتند که لعل روشن و دهر آبدار گفتند که دام و دانه بر اسب چه تو شکار گفتند که گمان و تیر پنهان است گفتند که بدر چرخ بلال اندهم کنار گفتند که گنج حسن و جمالست زیر بار گفتند که هست در طبق زرد و در نثار	گفتم که چیست آن لب و انداخت اے صنم گفتم که چیست آن خط و خال تو بر رخسار گفتم که چیست حاجت مژگانست اسی قمر گفتم که چیست آن کف و انگشت دست گفتم که چیست رویتو در زیر کاکلت گفتم که چیست زرد رخ و اشک اسی آسم
---	---

شمره چهل و یکم در صنعت مقابله ایها م تناسب

بجز تربت و دای نیست ای یار بوصل خود نشاظم ده تو یکبار چرا زلف تو بیند کفر و زنا بمن صیحت بغیر از خود بد انگار بعشقت بس کشیدم جو غیا به بیداری چسان مانیم بسیار بقای تو حیره آمد باین زار	دلدارم ز بدت درد بسیار بنفست چندان در حزن ماقم و هر زاهد دوست اسلام تشیع بجامم درد تو بس نیک باشد ندیدم از تو آنک لطف ای یار بخواب از دیدنت دیوانه گردیم آمانی بجز تو چون موت داند
--	--

شمره چهل و دوم در صنعت ایها م تناسب

له این صنعت عبارت از آنست که شکلم در کلام ایراد نماید و معنی یا بیش تر که میان ایشان تضاد نباشد بعد از آن ایراد نماید
تقابل را پنج صدها واحد را مقدم باشد بترتیب ۱۲ له عبارت از آنست که شکلم در کلام لفظی ایراد نماید (و یکصد صفحه ۴۴)

<p>قسمتم از جعبه تقدیر داد از غم سهم عرض با تو کرده ام غیر عرض را بارها مسکن عشاق بنمود منصور چون غیسر شش^{۱۰۰} ماه آباد ماند دل چو آبی ساحتی ماه^{۱۰۰} شش از روزها خواهم که بینم روی تو در دهن در بهج وقت آمد خلوت ای نگار تا بدل طالع شده مهر زنت ای جان من</p>	<p>جام امیدم بعد تو نگشته پر مدام بیتو دارم از سحر در زندان^{۱۰۰} کاشام از شراب عشق می سوزاست در فدا و حاکم ساعت بجز تو دارم خاص نا^{۱۰۰} همی عام تو بسر از فکر عشاق داری عشق^{۱۰۰} شام مانیل عفت از عشق تو دارم اعتصام شد میان اقتداء عشق تو نامی امام</p>
---	---

شمره چهل و سیوم در صنعت تقسیم

<p>ز روزه و قناعت ای ماه افند چو دیدم زلف و حذت ای دلار چو دیدم حاجب و چشم تو جانا لب و دندان تو در چشم مردم سرسنک و رنگ رخسار امانی</p>	<p>فهر شد در خف و سر روی بر یکی بدلیل تار و آن دگر خور یکی بدقوس و دیگر بود مهر یکی لعلست و دیگر هست گوهر یکی یا قوت آمد دیگر کس در</p>
--	---

شمره چهل و چهارم در صنعت مستط

(بقیه حاشیه صفحه ۴۵) که اورا در معنی باشد و مقصود همه با او و قبل از وی باید از وی دو چیز ذکر کنند که هر ایک از ان دو معنی مناسب
یکه از ان دو چیز مذکور باشد ۱۲ ط عبارت از انست که استیاء شده و نه که نکند و از براسه هر یک حلقی مذکور که اندر
طریق تعیین و بقیه تعیین از لطف و شرف ترا میگرد ۱۲ ط مقدم لغوی مستط ترتیب روپه نام داشتن مست و در عرف اهل این
فن عبارتست از آنکه شاعر نظم ای را بگوید که در هر سه مصرع یا پیشتر یک قافیه مری بود (دیکو صفحه ۴۶)

دردیدہ خود ترا نشانم	درد را تو جان و دل فشانم
آئے دگر مہ باستانم	یکروز اگر تو اسے روانم
صد دفتر درد خود بخوانم	
یا جاے دہی مرا بگویت	آید بشتام من چو بگویت
یا نشد کنی تو مشکبویت	یا پرده کشی دے ز رویت
زنده شوم ارچہ استخوانم	
یا چہرہ التورست بہ بینم	اگر بردر تو دے نشینم
از دوع مدام گوشہ سینم	ہر چند ز زاهدان شبنم
خاک درت از مشرہ بستانم	
از لطف دمی کنی تکلم	بر حال من اگر کنی ترجم
یا میکنی از کرم تبسم	ما بشنوم از لب تترنم
رستم شوم شوم ارچہ ناخوانم	
خاک تو ز حال من چرائی	اسے دلبر من تو خود بجائے
صد تیغ تو بر من آزمائے	تا چند تو جورے منائی
مشرکان تو بس بود ستانم	
یک روز بجستہ الم ندیدم	بس در غم تو جفا کشیدم
آخرد سوار تو بریدم	ہر سو چو اقامت بس دیدم
(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶) درد مصرع چارم مافوق آن تغیر قافیہ نموده خود داین را قافیہ اصل نظم دارد تا آخر نظم کلی طریق سلوک نماید و نظم برین قافیہ تمام گرداند و از اقسام این صنعت آنچه متعل شعر است برہ تجسس و مدرس دشمن است ۱۲	

جس نام تو نیست بر زبانم

شمره چهل و پنجم و صنعت تلون ملون بچار بحر

مفتعلن مفتعلن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن اے خطا خوشبوی تو مشک خطا حلقہ گیسوی تو طوق گلہ قوت بد خوے تو حسن رخت کا کل نیکوے تو مار سیہ والہ جادوے تو جان آمار	فاعلاتن فاعلاتن فعلن فاعلاتن مفعلا علن فعلن عارض مدروسے تو مھر سما بستہ ہر سوی تو شیر و غا حامی بازوے تو فضل خدا برزہ ابروے تو نیر جفا عاشق آہوی تو پیر ہدے
--	---

شمره چهل و ششم و صنعت ضرب المثل

خاکراہ دلبر با بہتر ز کل الجو ہر است بار زلف خور دیان خون دل خواہ غذا بہ ز شہد لعل دلبر نیست قوت عاشقان لعل کافی کے بود چون لعل خوبان در ضیا سر و بستان کی بود زیبا چو قد دلریا	بوی زلف دلبران بہتر ز مشک انہ فراست نظارہ اگر زلف مہر رخ موت منیا اور است لقت لعل دلارا بہ ز شہد و شکر است لعل معدن سنگ و لعل بار روح انور است قوامت دلدار صد جا بہ ز سر و سرور است
---	---

۱۵ این صنعت عبارت از است کہ شاعر شعری کہ گوید کہ آزا بد و بچ خواندہ شود دین شعر ملون و متلون نامند ۱۲

۱۶ این صنعت عبارت از است کہ متکلم چیز را مثال داند و کلام از ادعا نماید ۱۳

کوه دل ماند بجا از صدمت عشق نگار	ذات عاشق چنین غبار عشق با عتر است
رو بزرده عاشق ز بهار از ذوات درست	رنج عاشق ای آسمان به در آسمان است

شماره پنجم در صنعت هفت

ستم شد منتشر هر سوز چشم مست آمد لبر	سپید بخت شد به دل از شکر زانکه
سبز از آن سر نهاده بر دآن دل باز آمد	فدا کرد دل عشق مست به دانه
چو چشم دید چشم او چشم زد و شد پیدا	یک غمزه بر در چو زل زانکه
چو شوق او ببل دارم از آن رسوا بشویم	رسد چشمش چو زردم شود سوا بشویم
سرسشک من زرش دل بظطر است از غم پیش	کام مشر کشد جان را ملک از انعام پیش
بین چشم که چون ابراست ز عشق کل رویش	دل ما از دهن آید است اما که بعد از این بهر

شماره ششم در صنعت ترجمه اللفظ

بس قلب شد حال چون گشتی ای روحم روان	از بجز تو در دوزخیت بی روح گردان
ای بس سر را شخص من از تن فدای تو کند	گر تو بچوبی روحی خود بکند کنی بر سر و عیان
ما آب روی تو نشستن را بختم در عشق تو	ای بیدار من در رسال و سر جان خود به زبان
این دانه بجز می برد زین در و دناک جان دل	وصل تو آتش در و آن روانم دین و آن

عبارت ادانت که شکر نوعی کلام ایراد نماید که بعضی از اشعار بعد از تعبیر از یکدیگر گاهی آید ۱۲

این صنعت عبارت از آنست که شکر کلامی ایراد نماید به سبب بعضی الفاظ آن . انت عربی باشد ذکر نماید و ترجمه بچوب

لغت پارسی یا غیر آن از آنست که در بعضی آن نیز ذکر نماید ماین صنعت خاصه این شعر در اولت در اینجا از شعر می و ترجمه یافته ۱۳

دشوق تو از عین من چشمه روان شد صحنم اند تر ب درگت چون خاک بودم نچین هر کس که بوده عالم دو اتا بدورت چون اتم	از تا عشقت آه من آتش نشان شد در جهان آمد چو رخ مجر تور باد و دانش و جان از یک نگاه توشه مجبول و دانا بیگمان
---	---

شمره چهل و نهم در صنعت ضمن اللفظ

از سحاب و دیده بس عبادنی باریاب کی شود این دستکمه کاید بر من آن نگار تا بدام زلف بزم اندام مرغ دل فتاد کاشکی از تیغ غمزه قتل کردی بیگمان گر کند این عاشق از احوال خود شقی بیان تا جدا گشته ز درد دوری آن کلفزار	ما که گردیدند ناظر بر تو ای گلزار ناب ز آنکه بی او شد دم در ورکه ای چون کباب ببرخ آن ماه در دیو آتشکم چون جاب کز عتاب آن دلاراهتم اندر بیج و تاب دو دو ز گرس آن کار گلبدن نیز دگلآب بجبال او آمای دید و ارد چون سحاب
--	---

شمره پنجاهم در صنعت مباد الراءین

این صنعت ضمن اللفظ عبارت از است که شکل کلامی و از ادب بد که در بعض الفاظ آن اشیا متناسب مذکور شود چنانچه در مطلع این غزل سحاب آب آنست در عبارت باراد در گردیدند که رنگار نار این ابرو عمامه از ضمن بعض الفاظ کامل میشود و این صنعت نیز خاصه حضرت امیر خسرو دیویست که در اعجاز و تبحر یافته ۱۲ است این صنعت عبارت از است که منشی یا شاعری در عبارت خود دو لفظ را بداند یا بداند آن بر حروف آن هر دو لفظ را یکدیگر معاد نموده باز هر دو لفظ را از ادب نماید نو عی که کلام ب معنی و محل نباشد و این صنعت نیز خاصه امیر خسرو است که در اعجاز و تبحر کور شده

<p>بر درم گویا و خندان چون رسیدی در برم چیت ماه و مهر بشیت کیست کان بنیو کس ندارد علم جانان از ضمیر خار من من ز جام عشق بمیقرب تو ارم شرب غم کار بار خود آت آم نداشت اندر شوق تو</p>	<p>از کرم مانی سلامت زین کلامت برم کیست چون ماه و مهر بشیت چون چشمم در عیان کردن ز علمم هست عاری و خورم شرب من سیقرب تو جز غم نباشد از درم بار کار جز غمت کی میکشد این خاطر</p>
--	---

شمره پنجاه و یکم در صنعت ترشح و موشح است اول بیات الله لا اله الا الله
و آخر مصرعها اول محمد الرسول الله و اول مصرعها اخیر به ما محمد الرسول الله

<p>لب اعل دل ازانم بر بود از خاطر م آرام ایا باب طرب برین شده اید و شان مفتوح اگر روزی بسوی من به بیند دهر کرم لائی درخشان بھر او چشم شمار آورد هلال ابروش بر من اگر روشن شود یکبار اتمی کی شود حاصل مرار آرزو ناماس</p>	<p>نگار آن شکر لعش زافسون یاقت اشام اسیر تار زلف او دلم شد اندرین سنگام هر در دل شود حاصل مر از دیدن او تمام حر میش پر در رکرم که تا مارا کند اگر ام هر اگر دهم عمرم چو یوم عید از ایام وی از اشتیاق خود خنم در زیر آن اقدام</p>
--	--

س مضمون لغوی ترشح کردن بند برین است و معروف اهل این صنایع آنست که شمس و لفظ ایزاد نماید که گردان
کلامه تے یا حروف چند اعتبار نمایند بیتی خاص امر مفید حاصل آید مثل نام مودح با عبارنی یا مصرعے یا
بیتے و این را بر چند نوع اعتبار توان کرد و لفظی که مشتمل باشد برین صنعت از اسامی و
مترشح نامند ۱۲

<p>لوا فنج محمد دارم عیان از دور آه و کوه اگر در خواب میگردم مشتاق را حاصل اگر آید به بیداری بحیث هم آید مه رعنا از دم خاک گوی او مقرر کرد ام و دل یایه سست آن رقیب من کینم کرد و دل من به آراهِ او تنی را عطا کرد غفلت آه</p>	<p>الایا ایها الناظر عالم اینچنین اسلام لغا از آن پری سیکر خورم لفظ از اعلام از آن ساعت به بخوابی کنم بر خروشتن الزام روان و سفره کرد بکوی او بسے اقوام مستر از خروشتن یا بد که مارا میدید ایلانم و لا روش کی رود از دل از تپه داده این انعام</p>
---	--

شعر پنجاه و دوم: بر غایت برلی بی متنازع فارسی مخمس قافیه

<p>بنار المرقب را گرفت عینی بفکاک التین بر دو بانی بنور التوبه تو حصه عینی فنا یی عینی بخویش عینی را به در عین مثل عینی ستان عینی اسی فوج عینی دل بجز بقصه عشق عینی نفس دانی ۱۲</p>	<p>بنس لوجه المور عینی در عی صرنا بجزئی ز کاک عینی دار تب سر شد عینی عی عارست عینی شمس عینی یولی عین زبانه که کنین اسی حصه را سن عینی نای عینی زبانه که کنین</p>
--	--

شعر پنجاه و سوم: در نامه ناری بی اختلاط عربی

<p>کشته ابرویه من اشکبار کی شود دور در دگانی بهوشیار</p>	<p>نافته ده چشم من بر ریحار بهر دید زنگس سناش</p>
---	--

هر که جان خود بنزد مجسمه یار	زود باید کردن او را سنگسار
جان دوسه را با ختم در راه تو	بس بود این مجسمه باران نگار
من روان دلم بی آن دریا	بس خوشم از شیر چشم آن نگار
باز ناز ماه و رویم شسته است	صد نزاران جان مردم را شکار
من نه تنها داده ام جان در پیش	مجموع من دادند جان را صد نزار

شعره پنجاه و چهارم در صنعت ایهام

پیش چشم تو ز دل دلم عرض اے دل	بی رخت ز عام بر خود میکشم جان اجنبا
سید به انیک نگاه تو دلارار و جان	کردار پرده نمائی همه رخ فردا خست
بی درویش بخت من که خاری کشت ماه	کی شود حاصل بکوه از بقرت استوا
تا تو جاه کردی چشم من رخت از دل بصیر	گر تو خواهی بشیر یکدیگر بیان کن است
بزرگه ام کانون آتش کشد از شوق رخت	بین دلم و زبان دودادی آتش و
طاف من چو گشتی جدا اے عز	ز زان روز آرام من شد ز خام
چشم میدارد اما می رسد تو بجز وصال	سود داری زان نمی آئی گسی در چشم ما

علامه که از او به نیز گویند منظم لغوی و سه بشک دوم گفته است در اصطلاح قبل صنایع عبارت از است که منظم در کلام
خود لفظی را ذکر نماید که دو معنی داشته باشد احدی با تریب باشد ثانی با تعبید و مزدحم تعبید باشد تقریبه لفظی یا معنی
آن لفظ مفرد باشد یا مرکب و مزدحم از قریب و تعبید درین عرف مشهور است و صنعت ایهام باید در قسم باشد اندر مجرد و متضمن
ایهام مجرد عبارت از است که چیز که ملایم در مناسب معنی قریب باشد آن لفظی که نشود و بنده دی غیر بود و تمام آمده نموده ۱۲

شماره پنجاه و پنجم در صنعت نظم التشر

<p>الا اے برادر ز شوق و صفا زگر جاکنی در دو چشم فقیه ط جان من حال در دوف م مدت شده گر تو ناکست ل تادل ز آرام گرد و قر د از خط کنی از عطا رت</p>	<p>ل تو هر زمان هست جانم فکا ر حاصل شود خاطر م را نشا ق تو ناید اندر بیان و کلا بتے نزد من که ز لطف کما ب امید دارم که که گاه با م زین پس بخوان از اما می دعا</p>
---	---

نظم مذکور

الا اے برادر ز شوق و صفا تو هر زمان هست جانم فکا زگر جاکنی در دو چشم فقیر
جمل شود خاطر م را نشا طراز من چو گشتی جدا اے عزیز دوان روز آرام من شد ز خاطر جان
من حال در دوف لقی تو ناید اندر بیان و کلام مدت شده که تو ناکست بتے نزد من که ز لطف
کمال تادل ز آرام گرد و قریب امید دارم که گاه یا د از خط کنی از عطا رت م زین پس بخوان
از اما می دعا -

معبارت از انست که تشریف فرما کرد بچاند قافیه و درین از دست زود و قبل ازین دین صنعت در بحر خفیف سوزنے
یک رقعہ نوشتہ پروردہ ایسی این صنعت را موسوم کرده بود باین کلمات صوری و معنوی امیر خسرو دهلوی بدو وزن
درین صنعت آمد نوشتہ و بصفت نظم التشر موسوم فرموده ۱۲

شماره پنجاه و هشتم در صنعت اجتماع الاضداد

هزار دل چو دل داشت بست و کشاد چو بندها و قبالا داشت بست و کشاد بیک سخن بت رعنا داشت بست و کشاد بستی آنم ز بیات داشت بست و کشاد ز غصه برین شیدا داشت بست و کشاد	چو موسی جعد و لاشکست و بست کشاد کدام کس که نهاده بیک نگاه روان میان دیده و جانم بدان زبان فصیح جهان هلاک شد آن دم که زلف دید درو فغان امام که دلدار عسدر و خنجر و لب
--	--

شماره پنجاه و نهم در صنعت مستزاد

یکروز ز افکنده برین خسته نظر از راه وفا از تاب رخ او شده خورشید قمر پی نور و ضیا در دور نبات لب او گشته شکر پی قدر و بها از بجزر نگاه خورشید ستاره بدر صد شاه و گلد بس همچو آسمانی برش بست مکر در صبح و مسا	صد تیغ مرا میزند آن یار بسر از روی جفا یکبار بود ز جسان روح روانی از غمزه و ناز عالم چو را بست بگرد لبش پرواز کنان آن کیست که نالنده ناله شب روز از دوری او کس نیست که دایم با غم نیست آبر از دیدن او
--	--

لایق این صنعت و کتب صنایع سلفیایان نیست و ساختن این اثرش نموده با کسی در رسم نگذارد و بدست اجتماع الاضداد در رسم نموده ۱۳

شمره پنجاه و هشتم در صنعت افتراق الشفتین که بخواند آن لب بلب رسد

چونکه خورشید است غیره از رخ تو در جهان واده در عشق تو اسیرین غم را در کشتوق کی شمار حسن تو آید دلارا از کس لعل تو شیرین تر از دروق عشاق از شکر بیچکس چون نوندیده در جهان نازک تنه اصتیاج اهل دنیا نیست سوز لوح چهره رخ سیر کویت اسی دلار از دوا بل اینجهان	کی کند جادو دل عشاق حسن این دآن صد در ازلان عشق شورید و کوی تو جان عاجز است از ذکر زینت های حسنت هر لسان کو چو لعل تو شکر شیرین تر از جان در دهان از نگاه تیر رخسار ترا گرد و نشان تا که خورشید رخ تو در جهان گشته عیان نیک تر صد جادو سیر و گشت گلزار جهان
--	---

شمره پنجاه و نهم در صنعت انضمام الشفتین که در خواندن در هر لفظ لب بلب رسد

بر در بیکبار که دلبرم آرام ما ماه سما بدر من بیش جمالت حدیم یو که نبات لببت باز بیایم بخواب بی تو بمجور تو بس الم آمد بدل من که غلام تو ام به که کرم میکنی آمد دایم آام با غم تو مقترن	به که بدورش شدیم باز بنم مبتلا پیش چنین تو مهر آمده همچون هیا چشم مراد یا بین تو بنوم مبتلا باشفایم بوصل بخش مهابر ملا پی کرم و مهر تو آمده مارالبقا مهر تو بومی دهد مخلصم اسے دلربا
---	---

۱۱ این صنعت قبل از سلف و خلف صورت نگرفته بنده اختراع کرده بصفت افتراق الشفتین موسوم نموده ۱۲

۱۳ این صنعت بنده احداث نموده بصفت انضمام الشفتین موسوم نموده ۱۴

شمره شصتم در صنعت تقسیم و ترکیب

خدا در چشم و در زلفت بیداده نظر
اشموس و س زگس و س زمار
پیش مهرخت
ا خراب و س خسته و س بیکار
انجوم و س مرغ و س گلزار
در زمان تو شد
اضیا و س خوبی و س دیدار
افغان و س گریه و س اجبار
از تو می خواهند
افزون و س اکثر و س بسیار
جفار و س شدت و س اضرار
دیدار تو انا هم تو بیا لوداد

شمره شصت و یکم در صنعت افراد و ترکیب الحروف

تا ندیده اے صنم این بیقران را رخ می ندارم آرزو تا مست شست گشته ام می گما دار و ضیا چون عذار انورست بت کند سجده جویند عارض زیبای تو	رخ بخت آلوده کرده همچو ست م و س عالم افتاده مست چشم توای م و ده مهر چون ذره نماید پیش تو ای اب و ت مهر در شب آشکارا شد رخت درخ و ط
---	---

۱۱ این صنعت در کتب سلف مرئی نگاشته متاخرین اعدا نموده با سیم موسوم گردیده بصنعت تقسیم و ترکیب موسوم
نموده بنام آنگاه چند صنعت تقسیم درین صنعت یافته بشود با کلام عبارت لهذا التسمیه باین اسم مناسب دید ۱۲
۱۳ این صنعت در کتب سلف بنظر نیامده متاخرین اختیار کردند و با سیم موسوم گردید. نده بصنعت افراد
و ترکیب الحروف موسوم نموده ۱۴

بین که زین شادی فلک دارد در میان دوف

خط چو بر خشار تو پیدای مردی من

شعبه یوم محفل و هشت نفره باردار است روا با میوه ها در نگارنگ نمود از شماره اول صنعت لغز

چیت آن صوفی سپه دستار	در سکوت و می کند گفتار
گاه بیخ و ستاده می باشد	گاه در رقص می شود وقار
گاه بر سر نه عمامه خویش	گاه از سر بیگنند بیعار
گرچه چون برق تبسم دود	لیکن از دست میبندد رفتار
بسکه دارد قیام بیل و نهار	از ریاضت شده ضعیف و زار
و اما در نماز معکوس است	باش بالا و سر بسجده شمار
صاحب خرق عادتش میدان	زانکه در روز آرد شب تار
روز و شب را بهم کند مخلوط	آشکارا نماید این اسرار
بسکه مجروح شد تیغ و بهروز	بهر خود ساخته ز روی حصا
که بر آید از ان دژ و کین	تا خور و آب ارچه خون خوار
مگر بیفتد بدست دشمن و دوست	تیغ از دی خورد و بس ناچار
باده جو دین رضا و بدلقضا	بگر داند از ره انگار
بسکه نازک تر است می نخورد	جز که مشکلی میان لبس نهار
نیز در تن زنی کند بشتاب	بر سر طشت انحر کین هر بار
لفظ قل از دهان همی گوید	از بی نام خود بهر بهشتیار

این صنعت عبارت از است که ناظم با اشارت و آلات کند بر ذاتش از اشیا و احوال و احوال آن شے ۱۲

نام اور اگر نفیسہ می حاصل ضرب دودو اول اوسط او یک آمدہ بحساب	باز بشنو تو از من اسی دلدلہ آخرین حرف را زود انگار نام اور ازین ششہا ہزار
--	---

شعر دوم ایضاً در صنعت نغمہ

بواجب دان زنی کہ لیل و نهار مینماید یک زبان و مکان ہر یکے را ہی کشد بے نعل ہمسرہ ہر دو دایم آگردد گاہ در بسترد پرده می شنید کہ ضعیفی چنان کہ کردن خود نیز دارد ز بس کہ قوت ہم کس نیارد ز ردی شمع تلخ تا کہ او منہر شود زین کار حال او گرچہ اینچنین بہتر روز و شب در کوع و کہ سجود می تفلط گے بروے زمین از ریاضت ز بس کہ گشتہ زار خرق عادت از دلبے زاید	باد و محل قوی گرفتہ قرار باد و زوج سعادۃ بجا بیان طوق در گردش نہد ہر غل در مضمر گچہ با سفسہ برگردد گاہ عریانش خلق می بیند زیر پایے قن ضعیف نہد چند کس را فرو بردہ بشکم احتسابی بران ضعیف تخفیف گر چنین فعل می ندارد عار قایم اللیل و صابم الہم ہست ہست مصروف در رہ معبود دایما با قیام ہست قین جلالتن استخوانی پست شمار زان کجی ایرن کہ در بیان آید
---	--

گرچه از شرق تا غرب رود یک قدم از زمین نه بردارد جای دیگر از و نخواه نشان آنچه گویم شنو تو از دل جان آخرین حرف با تو یک میخوان پس سیزان فکر نامش بخ نیز گویم شنو تو ای دایه تا بدانی که نام او بشتاب	گرچه بخوابد که سیر ملک کن هر ملک زیر پا آرد هند مولد دستکش میدان نام او در زبان هندستان حرف اول زن نام او دودان وسط زن نام او تومیدان پنج نام قلاب اگر تو می خواهی رو کرد بسیار تو در دل آب
--	--

نمده میوم ایضا در صنعت لغت

عاشق روی او صفار و گیار میر و از بهر او خراب و زار نیز میر و ز وصل آن دلدار سر بپایش فرومند بیعار یک دم را بسزنگیر دیار چوب صد من برد بسز یکبار ست بینی فتاده مجنون وار باز هرگز ناید آوز فرار هر دلب دانهود از در و در	چیت آن صبح که از دل و جان دور ماند کس از او دست دراز آشنایش اگر کس نبود بسکه او آشنا پرست آمد بسکه بست او بنیف ناز کن نیز از بسکه دارد او ثروت مدرتش را اگر نگاه کنی گرچه دارد پیاپی خود بخیر هر چه باید فرو برد بشکم
---	---

روز و شب در سفر نمی ماند	پنجه جانے نگیرد و استغفار
پاسه شود و راز جانہ بردارد	دایما میکشد ز سر ز قمار
لک سر آمد پاسه و دودبار	بطن ادر او جسد در دشت
نام آن گفتنت دمی گویم	از ره فکری خوب بیرون دارد

شماره چهارم ایضاً در صنعت لغز

چیت آن گنبدی که بی باست	از درون سو همه پراز آست
گر آبلش کسی نگاه کند	روغن خالصش همی گوید
روغنی بس عجب که گر بر نار	می نمی پنجه شود ناچار
که حلال است اکل آن روغن	که گسی دان حرام در خوردن
موطن جمله ایران جهان	هم توان گشت عجیب بدان
نام آن گر تو خواهی ایزیرک	هم ز رنگش قیاس کن بیشک
نیز دود آن دو حرف اول آن	آخرش را در درختان خوان
از ضعیفی دو تاییانش آن	هم بدین رمز چو زمان نشان
نام قائل شنیده بازل	بار دیگر شنو که گرد و جل

شماره پنجم ایضاً در صنعت لغز

چیت آن دلخیز بقلون	که نماید برنگ گوناگون
گاه سخن گشت دگاه درین نام	که سیاهست گاه سیم اندام

جلوها میسند برین اتمام
 که نشیند بکسی نقیره
 گاه دستند بجنب امیر
 گاه تاج طلا نسد بر سر
 پاند روز یکندر رفتار
 ذکر حق بکس میکند افزون
 هم نفس با انیس خود باشد
 از سر پاست بطن جمله بدن
 نیک صوفی و نیک دوار است
 نه لب داشته چو نبواز
 پے گنه همچو عاصی محشر
 نیست و جال لیک اعور است
 نیز تیزی چشم آن اعور
 بس که از روی طبع هست جو
 دیکلکه بر زبرک و قند تمام
 دودهای خود در دین خستن
 ذکر کنی گر کنی به پنج نماز
 چون توانم و نشان او خواندی

از پے دلفریب خاص و عام
 که زویا بگس تر د سفره
 گاه باشد اسیر دست فقیر
 گاه افسر نند ز خاکستر
 بی لسان است می کند گفتار
 دو دآرد دز سوز دل بیرون
 لب بلب با جلیس خود باشد
 غیر آتش غر انداده ز من
 نیست مطرب لیک فی دار است
 ذکر هوا ز درون دل آرد
 چشم او دانا بود بر سر
 رخ عیسی و مشرب بنفشه
 دست عیسی نفس نده بنگر
 سوخته زاد و برگ خود آن را
 هر نفس می برد بر اے انا
 گشته معصوف و چنین بختن
 کشف گرد و تر از نامش راز
 ز د و ظاهیر ناچسب در ماندی

شماره ششم ایضاً و جماعت لغز

<p>چیتان پی زبان خوش تقریر غیر دانای نس او نبود حکما می کند بر اهل جان ناظرش گر چه بیندش صد سال عاشق حسن او جوان و پیر بس که مقبول باد شاه و گداست گر چه از آب زنده است هر شے جز واپان بدان محبت او نام او را که تاب میدارد حرف اول ز نام او درو یا</p>	<p>کز سلف میکند قصص قصید آنچه گوید بجان و دل ستود کین کن و آن بکن تو ای انسان نار و از دیدن خود تن اطلال ناظر روسته او غنی و فقیر صدر شاه و گدا را دوست آب دان موجب هلاکت وی کافراست ناک مردت او گر کلام آما هم قسم آورد آخرش بار واد وسط اوتا</p>
---	--

شمره هفتم ایضاً در صنعت نثر

<p>چیت اندان و دوشه بر کزین هر احد فوجها کند ترتیب بی سلاح آورند در خود جنگ فارغ از قسمت ممالک هم یکدیگر برین شان عدوت نیست با وجود این همیشه در جنگ اند بهر دیدن می شود شمع و صبح هر کی میشود در جنگ قرین میمنه میسر و دهر ترتیب که چه یک از هرگز نذر رنگ هم منزله زاکل و شرب نم نیز از دوستی علاوت نیست فوج ترتیب کرده بر جنگ اند بس کسی گر چه هست ناشنیده</p>	<p>چیت اندان و دوشه بر کزین هر احد فوجها کند ترتیب بی سلاح آورند در خود جنگ فارغ از قسمت ممالک هم یکدیگر برین شان عدوت نیست با وجود این همیشه در جنگ اند بهر دیدن می شود شمع و صبح هر کی میشود در جنگ قرین میمنه میسر و دهر ترتیب که چه یک از هرگز نذر رنگ هم منزله زاکل و شرب نم نیز از دوستی علاوت نیست فوج ترتیب کرده بر جنگ اند بس کسی گر چه هست ناشنیده</p>
--	--

اولش ساحل است و آخر نیز
 اوج باد است کرکنے تجویز

شمرہ ہستم ایضاً در صنعت نغمہ

ہو العجب دوستی کی شاہ در مقابل سلوک آن ہر یک یکہ گریشو و قتال و جدال آنکہ سالم باند از دشمن روی او ماہیت و پائش شیر	ہر یکے میر و دوسوئے یکراہ در طریق اجتماع شان بیشک زان دو یک میشود برہ پامال میر سعد عاقبت سوئے سکن او طش ماہ دان ولی پے سیر
---	---

شمرہ نهم ایضاً در صنعت نغمہ

بیت آن طایر یکہ سہ پر است بر سرش آمدہ قسم او داز قوت او بیش خون انسان دنا گر پے صیدی کند پرواز طائر روح را کند چو شکار کشتہ از بھر او دو خانہ بنا چار صد دان سرش دو صد دان پا	نوک آسمن و را بہ پای و راست لیک بی اکل و شراب دارد باز گر چہ او نیز خود ندارد جان کی تواند باور سیدن باز خون آبودہ میشود منقار لیک میدان گردیدہ خود را جا بطن او را تو دو نما احصا
---	--

شمرہ دہم ایضاً در صنعت نغمہ

<p>رجل دارد زید کند رفتار بهره خود ساخت مصداق قوت دارد ز مشت خاکستر میشود آتش دفعه اقسام که نماید فغان ز سوزش کم</p>	<p>چیت آن اثر دها مصداق هست آئین تنه دیک عجب گرچه دارد شک ز تا پاس آنهم از سوزش درون شکم عالی را کند خراب آن دم</p>
<p>شمره یازدهم در صنعت معما</p>	
<p>در دلبه پایان ز روی لطفا فدا بدیدیم چون بحال من نمود آن دل را با لطف عظیم از گناه چهره زیبا ز آن روح حسین گر برون آید ز پرده یکدم آن یار کریم شهر کو می جنت آسمانی دلا را هم حسین میشو رم در افشک خود غرق ای مایه پی ندیم</p>	<p>گر نگارم سوء عالم بیند از لطف عظیم منتشر از هر دیان شد مع آن سین بن د آب رود شده دان گر پی که دارد منتشر آفتاب روی او پوشد رخ ماه فلک دیده را بر پشت روضه کی هند آن کس که دید از سر شکم خبرش چشمه مرشد افشکار</p>
<p>شمره دوازدهم ایضا در صنعت معما با اسم امامین رضی الله تعالی عنهما</p>	

<p>وا دھان از حیرت عجز ثناء تو مدا م وا کہ و مفتون و سرگردان بقشت صبح و شام</p>	<p>حسن از پی بیج تو اسے غور شد آمد و دست حسین از سر حسن تو آفتاب آسمان</p>
<p>شمرہ سیزدہم ایضاً و صنعت معما باکم قدوة العارفين مرشدی شیخ برہان الدین برہان پوری غفر اللہ تعالیٰ لہ و آن حضرت چہار دہم شعبان سنہ ہزار و شستاد وسہ از اولی بدلائل خرمی حکم آن اولیا را اسد لایموتون بل نقلیون من دار الی دار نقل فرمودہ - شیخ برہان</p>	
<p>بروہان لاچار زنان وارد ثناء تو عیان از تو قیرے آزد مکشوف آمد بر جہان</p>	<p>شیخ برہان از سر پارت دل خوش گشتہ دار و ہر کسے الدین را را لہر بال ماکیش تو خواہد از ازل مرد و دل</p>
<p>شمرہ چہار دہم ایضاً و صنعت معما بدست بادشاہ کشور کشا است بطر زیکہ اسماء عظام آباد و اجداد بادشاہ عصر مع اسمیہ لقائو و تقیہ ترتیب نماست</p>	

میر تیمور

میکند چاه بر سر راه تو هر شاه دگدا

تیسران شاه

میر و مر و شام خواهد آن نگاه لطف تو

محمد شاه

بادمان خلق اندر لشکر نو دایم تسرین

ابو سعید

آب جود تو بشن سو آمده جاری بملک

عمر شیخ

عین لطف هست چون بر امر هر واحد نصیر

بابر یاد شاه

باب راحت فتح شد بر روز عشرت از سخا

تجالیون بادشاه

آن سپاه یون بخت تو شش سو گرفت بیخ تیر

اکبر

از سر الطاف بر هم میکنی کرب جهان

جمانگیر

باب مدح تو بجان خود نوشته هر کس

شاه جهان

موش و مور سم تو بس رسم از اهل جهان

رومی مهر اسامی تو کرد رخ مه را نهان

ز آنکه شاد دیا بعالم از تو بس آمد عیان

از رخ مه نور تو عین کد عالم هر زمان

آمده هر چیز بیشتر خلق حاصل بگمان

بادشا گیمار تو مخرج تیغ آسمان

برج عدل شد شما منشور در باغ جهان

با حکم فیض بخش تو بعالم جاودان

پانصد از عدل تو سنگ بر رخ شیر زبان

<p>تا کہ میگردد فلک کرد زمین و اہل آن ہمچو گیر آمد عدد تو بہ تیغ و سنان</p>	<p>شادمانیا بجانت باد آذر دے ہم چشم بر الطاف تو پروا مردم ناظر است</p>
<p>شمرہ پانزدہم ایضاً وصنعت معما بحد برگزیدہ در کہ سبحانی مقرب حضرت خاقانی افضل علماء کرام شیخ الاسلام شیخ نظام بطریقی کہ الفاظ یک بیت و عانیہ بہ ترتیب آذر و قلمیہ حاصل میشود بیت چون ملاذ اہل عالم آمدہ شیخ نظام + عمر و نجات و دولتش یارب فزون با و امدام + چون ملاذ اہل عالم</p>	<p>شمرہ پانزدہم ایضاً وصنعت معما بحد برگزیدہ در کہ سبحانی مقرب حضرت خاقانی افضل علماء کرام شیخ الاسلام شیخ نظام بطریقی کہ الفاظ یک بیت و عانیہ بہ ترتیب آذر و قلمیہ حاصل میشود بیت چون ملاذ اہل عالم آمدہ شیخ نظام + عمر و نجات و دولتش یارب فزون با و امدام + چون ملاذ اہل عالم</p>
<p>نشر خدا با جان خواست بخوبی ترا فیض تو بر خاص و عام آمدہ اندوہ را غایت حفظ خدا دادہ بناست ضیا خوبی پے غایت نشر شدہ تا سما آمدہ از دے شکر ذکر خشت جا بجا</p>	<p>کیست کہ مثل تو بر در دل از روی دگر آمدہ ہر طرف اکرام تو دادہ سراپا مراد شیخ نظام ہست چو مادہ عطیات بر سر خلق آشکار عمر و نجات آمدہ چشم کرم از تو برامرجان دولتش از سر جب تو دید نجات نگوں ہر کہے</p>

<p>یارب فزون غایت تجوی تو بر دل مردم عیان با و ادا م ہین کہ با داب دل ہست ہمیشہ امام</p>		<p>فضل تو اسے ذوالکرم آمدہ بر ہر حشا ذاکر اوصاف تو از رہ صدق و صفا</p>
<p>شمرہ شانزدہم ایضاً صنعت معمار مشیخ کہ خاصہ امیر خسرو دہلوی است باسم ملا علی محمد معانی برہانپوری کہ در فن معمار استاد بندہ بود و بہ ہزار ہفتاد و ہشت بست و سیوم صفر از عالم فانی بعالم باقی رحلت فرمودہ</p>		
<p>عین فضل از کلام تو جارے ہم ز فیض عمیم تو اصحاب</p>	<p>علی محمد</p>	<p>در تو چون اولیاست حال و مقام قلب دیدہ صمیم چون ابدال</p>
<p>شمرہ ہفتدہم ایضاً صنعت معمار باسم جامع کمالات استاد سی شاہ میان برہانپوری کہ در فن معمار نیز استاد بودہ است بطریق از بہت ہم سائیش حاصل مشیخ</p>		
<p>از شک تو گرفتہم جانب راہ شنا شاہ میان پیش شمع انور راے تو شد مدد و پویش شاہ میان</p>		<p>زانکہ دریای دلت شد بحر طوفان روی محروم شتری پیش تو غایب بی نشان</p>

بسی که در دروغها منشور گروی از دهان	زان عیان شد خیمه درها و سفر در جهان
شاه میان از سر شاگردیت آنگاه گشته فخر ناک	میسزد بر آن و این از فضل توان فخرشان
شاه میان ذات تو آمد ملک در ملک معنی حکم روان	پیش آن بسته کمر به شکل آید جاودان

شماره نوزدهم ایضا در صنعت معما با اسم پدر مرحوم یعنی ابوالمکارم عفه الله تعالی عنه
که بجایه اولیا الله تعالی بود و درین هزار و شصت و چهار از دار الفنا به دار البقا
هیز دهم رجب المرجب رحلت فرمود

ابوالمکارم اسی که اخلاق جمیل اولیا در ذات تو هر طرف اسباب راحت حاصل از نشر ولایت	آمد از فضل اسمی آشکارا بر جهان زان سر حسان که داری در دلی که مر عیان
شماره نوزدهم ایضا در صنعت معما با اسم برادر بزرگ مرحوم یعنی شیخ خواجه احمد غفر الله تعالی علیه که بکمالات ظاهری و باطنی آراسته بود در سنه هزار و هشتاد و دو بست و چهارم ربیع الاول ازین عالم بآن عالم رحلت نمود	
خواجه احمد	

<p>اسے کہ متلاذی بلامانی تو در اہل جہان از سر خوبی برویت ہست احسان و نمانا</p>	<p>انچہ وصفت میکنم داری تو در خود زان بسے از زبان خون الف شکرت گوید ہر کسے</p>
<p>شمرہ بستم ایضاً و صنعت معما باسم برادر مرحوم شیخ معین الدین غفر اللہ کہ باوصاف صوری معنوی مروت و فتوت ممتاز بود و در سنہ ہزار و ہفتاد و نوزدہم جمادی الثانی از دار دنیا بدار عقبی اسفرفرمود</p>	
<p>معین الدین اسے کہ اوصاف حمید تو نیاید در بیان غایت اکرام تو اسے آفتاب چرخ فیض</p>	<p>ز انچہ وصفت میکنم ہستی تو در خوبی مزید در دلبے پایان من خواهد بدینا تا پدید</p>
<p>شمرہ بست و یکم ایضاً و صنعت معما باسم برادر مرحوم شیخ نظام الدین غفر اللہ تعالی کہ در تصفیہ ظاہر و باطن و شجاعت و سخاوت ممتاز بود و در سنہ ہزار و ہفتاد و ہشت دہ سلسلہ الغبرہ رجب المہجرت از بدار الارحہ انتقال فرمود</p>	
<p>نظام الدین تا شد علی شفق غم غایب چشم این حزین در دول سن پی تو آید غایت عظم الم</p>	<p>در غمت ہر سوزنا شکم خراگستہ روان از ازل عالم بدینا شد مقدر دجوان</p>
<p>شمرہ بست و دوم ایضاً و صنعت معما باسم برادر مشفق شیخ ابوالعانی</p>	

<p>برخ زیبار تو وصف ولایت باهر است خاکپای تو مرا بهتر ز کل الجواهر است</p>	<p>ابوالعالی اسے کہ اوصاف کمال در جنت ظاہر است از سر صلیح تو بویت بعالم نشہ گشت</p>
<p>شمر بست و سیم ایضاً صنعت معما باکم برادر مکرم شیخ بدیع الدین</p>	
<p>مشتری و محرم ہم آید بپشت بے ضیا از سر دلداری ای جان جانباین کس بیا</p>	<p>بدیع الدین اسے کہ بیش بدر رویت ماه انور کم نا در دین مجو تو پایان ندارد از فراق</p>
<p>شمر بست و چهارم ایضاً صنعت معما باکم قابلی اسد تعالی عنه و فوہ</p>	
<p>عالم از ذکر نام نوشده قطب و دولے ہر طرف اجلال تو کیش مینی خواہد توے</p>	<p>با تقدیم بامام جہاد الدین لطف کن بر حالین خستہ توای رب کریم ہر سوار کرام تو آب کرم کشتہ عیان</p>
<p>شمر بست و پنجم ایضاً صنعت معما رقعہ در جواب رقعہ مجمع العوارف الفضائل منبع الحائق و الفواضل شیخ محمد فضل الہ آبادی کہ در صنعت معما نگارش یافته بود در ہما صنعت بجی از دیویت سیم شایں از باقی بیات اغزایت تریب حاصل میشود مرقوم گشتہ</p>	
<p>بیت اعجاز خردی چونمودی ز من طلب ہ نزد تو آدم بسرخوش از ادب</p>	

محمد

بس کن براحوال من کروے ز لطف خود عطا

افضل

کے برج تو تو آن آورد در قید قلم

اعجاز

کلاک مارا مهر جا کرده بروی عقل بمن

خسروی

گر چه از خسلن خود بس بقید رستم چرخس

چونمودی

بمحو خود صامی ندارد در ره باریک حق

ز من طلب

از من از سر برآید و د اے سلطان فضل

نزد

ما ہے کلم چو بر نقش سازد مع تو

تو آورم

تا بشن سو نقش گشتی تو از عرفان فضل

بسرخوش

کار و دم از دو عالم نیز عرفان خلاست

از ادب

با دہانم گشته منضم شکر و وصفیت جا بجا

بر شرف داری علم از فضل خود ای مقتدا

نقش آن لفظی کہ حاصل گشته در مدح شما

لطف کن تا بمحو نفس بروی بحر آریم پا

بس دران را ہی کہ موسیت باش مارا مہنما

اگر بیایم از دل تو لب وحدت و رحا

بر عطار د پانہ دزان رقیہ و صف و ثنا

نیز من لاچار آورم بہ ہشت التجا

رہنما از خود بشو بے پیش و کم دہ ملتجی

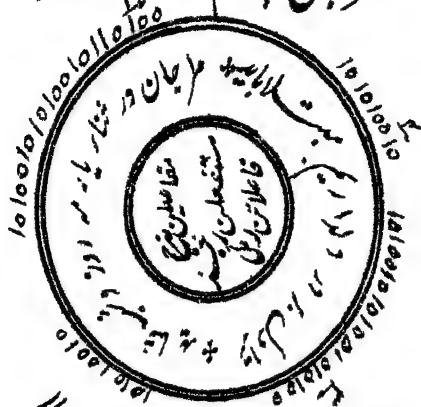
صود این سخن ماما منشور از دست	قد این زامی شناسد ساک راه خدا
<p>تمره بست و ششم این رقعہ منظم در صنعتی مرقوم گشته که جامع الکلمات صوری و معنوی امیر خسرو دهلوی در آن صنعت چند رقعہ در نشر ترتیب فرمود و مدعا از ترجمه الفاظ حاصل می شود و این صنعت نیز از حضرت است</p>	
<p>آن برادر فیل شیرم از پس شوق و سلام محرر وجه آن برادر سوی چاک رفته است نیز از آتش طریق آمد بخیرگان فکر دل شاید آید در علی هفت ارسفر اندر وطن فیل عزت نیز خود از ملک پشیم آمد بخیر در میان ششم خنده نیز خیر و خوبی است در میان آب عزت نیز دان خیر و صلاح</p>	<p>از سوی قل لطفه خواند این حقیقت را تمام هفت مادر نیز رفت آن دخترش شش کر بام سوی حلقه رفته است او باز از یکلم تمام از پس شش گشت اینجا میرسد اول کلام در میان شش بنوع عزت او کرده مقام در میان شیر عزت نیز دان خوبی مدام نیز کو کب ماه را دیده بخیر انجام آمدم</p>
<p>تمره بست و هفتم ایضا رقعہ در صنعت مذکور</p>	
<p>آن برادر چشم لام از پس شوق لقا چه چله آمد نزد مهر شیر اینجا خبر نیز از قل و در پور آمد بخیر اینجا سیاه نیز اندر دلا را س است خیر و عافیت</p>	<p>از برادر بومی خواند حد از دن دعا از بسوز و لاس نافت بوسی بود لا هم عزت لا در اینجا کوه شیر آمد با هم میان داشتن دان خوبی هر رشتا</p>

آمده از دست قریه خیر خوشان شما عقل میل از ده دو و شاید که آید بیخطا	هم میان تو برادر است خیر درستان عقل میل یک بیانا آگاه رفته سوی
شمره بست و هشتم در صنعت ترجمه هند حاصل میسر و در اوست	
در دلم از زلف خود زخمی بزن مانند مار زان فروغ شمع خود در سینه ام بنین توانار	بین که از ضعفم نازده و زخم چون سوی یار شمع روی خویش تن بکشایدی که دل را با
شمره بست و نهم ایضا در صنعت ترجمه هند و	
شاید که کند در راه مرا در ک شبی رات زان شوق که بگرد ز بران برگ رسد پات	خواهم بدل خوشترین ای نیک ذات جات صد پاره چه صد برگ دل زاز آماست
شمره سی ام در صنعت تجنیس مرکب	
بگرد ز تر حسم کن و بیشین بازار تا چند با نغم ز غم سم بجز تو بازار	رسو لشدم از عشق تو دور کو چه و بازار آن غمزه بے صد دلم جانا بازار
شمره سی یکم در صنعت تجنیس تمام	
ده که این عاشق نمی یابد و می پیش تو بار لطف کن جانا که گفتیم حال خود را چند بار	سر وقت ای دلار ماه رویت داوه بار بس ز غم بر دل کشید این خسته در چهر تو بار
شمره سی دوم در صنعت تشبیهی غیر خیالی	

اے قدر عمار تو چون سہر دبستان آید	عارض زیبار تو چون مہر رخشان آید
چشم چون زر گس شہلا باغ حسن ناز	زلف بکنج رخت چون ناپیر چان آید
شمرہ سی و سوم در صنعت تشبہ حسن خیالی	
بہ بین بمر دم چشم کہ نقش روی نگار	بسان مہر شدہ آشکار در شب تار
نگر کہ گوہر دندانش در لب لعاش	بدرج لعل چو عقد در نمودہ تار
شمرہ سی و چہارم در صنعت استعارہ تحقیقہ کہ آنرا استعارہ مصرح بہانیز گویند	
ماز کنج حسن تو خواہد ز خون دل غذا	تیر ترک ملک حسنت در دل من کردہ جا
قیمت لعل تو آمد نقد روح عاشقان	گوہر اندر لعل تو رخشان تر از نجم سما
شمرہ سی و پنجم در صنعت استعارہ بالکنایہ	
مخروم غم غمزہ ات بردہ بچنگل اسے نگار	تیزے ناز تو اسے جان کردہ جانم زانگار
زلف تو دندان بر آوردہ بے لزع دلم	چشم تو تیر و سنان دارد پل صدف زار
شمرہ سی و ششم در صنعت استنباع	
ماہ رویت کہ دل را با آمد	بدر گردون چو او کجا آمد
در دندان تو کہ چون نجم است	کے چو آن نجم در سما آمد
شمرہ سی و ہفتم در صنعت تجنیس خطی	

پیش نیش تیر تیر ناز یار	کشت کب چشمم خشم بار بار
شمره سی و ششم در صنعت ترد و عکس	
ز صحرای رخ زفت الهواست بدریدنا	بلی رخ تو منور است ز صحرای
شمره سی و نهم در صنعت جمع مع التفسیق	
ابر تو چون هلال ز حسن و زیب	قاست مس چون بال از ضعف پیش
شمره چهل و یکم در صنعت تذنیل	
عشق تو دور دل نشست و عقل رفت	رفته بر عقلم به عشقت اسے نکار
شمره چهل و یکم در صنعت تنسیق الصفات	
رخت آمد ماه و ست لعل چشمت و دوزخ شمل	دوبار و توس و مژگان تیر بر قتل این شمل
شمره چهل و دویم در صنعت کلام جامع	
تا چند جور می کنی اسے دل بازن	احسان غنیمت است برین چند روز عمر
شمره چهل و سی و یکم در صنعت ارباب	
زلف مسلت شده ز بخیر پای جان	بسم و بهمت نقطه موهوم شب عیان

شمره چیل و چهارم در صنعت و تدبیر



شمره چیل و پنجم در صنعت ترشح بهجت منبع علوم نامتناهی برگزیده شاهنشاهی
مجمع الکلمات قاضی القضاات قاضی عبدالوهاب بطریقی که از حروف
متوسطه قاضی دین عبدالوهاب و از اول ابیات سهل السد مامه حاصل میشود

منبع احکام دین ذات تو آمد در و را
ست او صاف ناید تفسیر ما
رود و ات باد احباب ترا بے منتها
کے اخلاق تو لازم بود کردن ادا
ف خون جو تو دایم بود شاه و گدا
مت فیض تو آدمی در خلق خدا
و اصحاب تو دایم مورد عفو و عطا
نرا احسان تو یکسان در حق هر آشنا

سیف عدل آمد ز بابت قاطع جور و جفا
بل الله کما ادعوک من حب الحشا
در ذات تو یاد آور دو عالم مصطفی
و احسان محیط خیرے خواہان ترا
سپردم از قول تو دار حکم شرعی ارضی
لب فضائل و فضائل از کمال آدمی ناع
اب لطف فیض تو جاری بعالم تاب و ال
لایح اند زفات تو محکم است و کلین همچو که وہ آب

این صنعت نیز خاصه حضرت امیر خسرو دهلوی مسموع می شود شمره
چهل و هشتم در خاتمه الکتاب بصنعت تجنیس قافیه

<p>شده تمام این نشو و نما مرغوب جان شکر رب مالک روح و روان</p>	<p>از عطای خالق انسان و جان کین محرم ضعیف من کرده روان</p>
--	--

ویساچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن ترقی علوم قدیمہ کا اصلی مقصد یہ ہی ہے کہ نایاب اور غیر مطبوعہ کتب جن کے تلف ہو چکا احتمال ہے۔ ان کا طبع کے ذریعہ سے تحفظ کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد میں نہایت ہی سرگرمی کے ساتھ کام جاری ہے اور یہ کتاب دو حصہ الصنل لغہ جو نذر ناظرین ہے وہ انجمن کے سلسلہ کی دوسری کتاب ہے۔

فارسی شاعری کی دنیا میں کئی ایک آمامی تخلص کے شاعر گزرے ہیں۔ اور ہر امامی باعتبار قابلیت، اور لیاقت کے اعلیٰ پایہ کے شمار کئے گئے ہیں۔ اول۔ امامی بہرودی ساتویں صدی ہجری کے شعرار سے ہے اور سعدی کا ہم عصر تھا۔ یہ ابو عبد اللہ کے نام سے مشہور ہے۔ خراسان میں اس کا مسکن ہے۔ اور کرمان میں نشو و نما پائی تھی۔ صاحب دیوان اور صاحب قصائیف بھی ہے۔ اس کی ایک رباعی لکھی جاتی ہے۔

<p>بایجب ان کجا توان گفتہ شود الما س باز کی توان سفتہ شود</p>	<p>رازے کہ ادو عقل بر آشفستہ شود ادراک کجا بکنہ این نکتہ رسد</p>
<p>انہار نیاز و عجب نہ دسکینی کن چون مردم دیدہ ترک خود بینی</p>	<p>دوم آنامی - یہ امانی بلکہ غلطی میں گزرا ہے۔ اس کا اور حال معلوم نہیں ہوا۔ ایک رباعی لکھی جاتی ہے۔</p>
<p>انہار نیاز و عجب نہ دسکینی کن چون مردم دیدہ ترک خود بینی</p>	<p>با خلق خدا سخن بشیرینی کن تا بر سر دیدہ جاد ہندت مردم</p>
<p>سوم خواجہ امام الدین آنامی تخلص، ابن قاضی خان، یہ شاگرد محمد حسن قتیل کے تھے، لکھنؤ کے باشندے ہیں۔ کانپور میں شہید ہوئے۔ سلام اللہ علیہ من دندہ تھے۔ اور شاہ درانی کے حالات کسی بزرگ کے حکم سے کہے تھے ان کا کلام نہیں ملا، اور نہ کچھ حالات معلوم ہو چکے ہیں۔ چہارم امامی بلگرامی ان کا نام سید محمد خورشید ہے۔ اور میر امامی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ ان کے باپ کا نام میر افتخار علی، اور ذرہ تخلص ہے بلگرام کے رہنما تھے سلام اللہ علیہ من دندہ۔ اور سلام اللہ علیہ من انتقال کیا۔ دو شہزادے، اور ایک</p>	
<p>ملک از تذکرہ دولت - شاہی۔</p> <p>۵۵ مجید باب الالباب یعنی فہرست کتب خانہ خدا بخش خان بہادر ص ۹۹ و تذکرہ دولت شاہی ص ۱۰۵ جیکہ انجمن ترقی علوم قدیمہ کی طرف سے دوحۃ الصنائع کے بارے میں استفسارات شائع ہوئی ہو تو اس وقت موجود ہے۔ سید محمد علی اعظم صاحب (خلف سید حسن جشن بلگرامی ناظم عدالت اورنگ آباد) نے ہمارے پاس ان امامی بلگرامی کے کتبہات اسرا شہید پر کردہ مصنف دوحۃ الصنائع کی کلیات روانہ کی تھی۔ یہ کلیات مصنف کے ابن عم کا مرتبہ کردہ ہے۔ اس کے خاتمہ پر مولوی سید غلام حسین ابن سید خلف علی بن سید کرامت علی، شاہ آبادی نے مطول تحریر لکھی ہے جس میں مصنف کے مختصر حالات اور وجہ موت، اور شہزادے کا ذکر کیا ہے۔</p>	

دیوان تصنیف سے ہے۔ پہلی شتوی جو ۱۸ ورق پر ہے اس کا نام شورش عشق ہے۔ اور
دوسری شتوی جس کا نام شمع مراد ہے۔ وہ ۷۲ ورق پر ہے۔ کلیات کی کلیات طبع نہیں
ہوئی ہے۔ دیوان ۵۶ ورق کا ہے۔ (کل ۱۸ جزو فی صفحہ ۱۵ سطر ہیں) شتوی شورش عشق
کا پہلا شعر ہے

بیائے خاصہ شیریں زبانی	بیائے طوطی ہندوستانم
------------------------	----------------------

شتوی شمع مراد کا پہلا شعر ہے

لو ایم خاصہ ولفظ است شکر	بیدان آدمم اللہ اکبر
--------------------------	----------------------

دیوان کا پہلا شعر ہے

شد بکا غدا بذیل طفل محبوب مرا	ریسمانی بستہ بفرشید مکتوب مرا
-------------------------------	-------------------------------

دیوان کا دوسرا شعر ہے

تا بہ بنیرم ذکر امر و زاست لیلی ظفر	سدرہ شجر آہ عالم آشوب مرا
-------------------------------------	---------------------------

صاحب محبوب الالباب (خان بہادر غلام بخش خان) نے انکو کو اتھی ملایا۔ اصل لکھا ہے۔

پہنچم امامی۔ (مصنف و حجتہ الصلحہ) گیارہویں صدی ہجری میں گزرا ہے۔ ان کا

نام امام الدین ہے۔ اور باپ کا نام ابوالکارم ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

صاحب محبوب الالباب نے ص ۷۱ میں اس شتوی کے بارے میں لکھا ہے کہ میرے والد

نے آہ میں نقل کرائی تھی اور وہ ناقص ہے۔ آخری حصہ نہیں ہے۔ لیکن میرے پاس پوری کلیات

موجود ہے جس کو باجائز مولوی سید علی ہنفر صاحب نقل کرایا ہے اور نہایت صحیح ہے۔ مستطاب

صاحب محبوب الالباب ص ۷۱

اس نام کے ایک اور بزرگ گزرے ہیں لیکن ہم نہیں کہہ سکتے یہ کون ہیں (دیکھو صفحہ ۴)

کی اولاد سے ہیں۔ اور بیحد دیو کے رہنے والے ہیں۔ ان کا سن وفات معلوم نہیں ہے۔
 مسمیٰ میں صفحہ ہستی پر موجود تھے۔ خاص خاص فن میں، ماملی محمد معالی برہانپوری المتوفی
 ۱۰۷۱ھ اور شاہ بیان برہانپوری کے شاگرد تھے۔

دوحۃ الصنائع فن بلاغت میں ہے۔ اس میں مصنف نے علوم صنائع بدائع کے جملہ صنائع
 کو نظم میں لکھا ہے۔ اس کتاب کے تصنیف ہونے سے پہلے اس فن میں کئی ایک
 کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مثلاً معیار الاشعار، جو ایک چھوٹا سا رسالہ ہے اور محقق طوسی المتوفی
 ۱۰۷۱ھ کی تصنیف سے ہے۔ اور یہ فارسی میں گویا فن بلاغت کی ابتدائی کتاب ہے۔
 اعجاز خسروی، مصنفہ امیر خسرو دہلوی کی تصنیف سے ہے۔ اور بہت جری ضخیم کتاب ہے
 اس کے علاوہ دیگر علوم کا بھی ذکر ہے۔ مجمع الصنائع، اسکے مصنف نظام الدین احمد
 ہرن اور سنہ ۱۰۷۱ھ میں تصنیف ہوئی ہے۔

باستثنا را اعجاز خسروی، جس قدر کتابیں تصنیف ہوئی ہیں وہ نہایت ہی مختصر ہیں۔
 جن میں زیادہ تر اصناف بلاغت کی تعریف اور ان کے اصول، قواعد، بیان کئے گئے ہیں۔
 دوحۃ الصنائع بھی ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ لیکن اپنی مابقی تصنیفات پر کئی خصوصیات کی وجہ سے

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۳) صاحب محبوب الالباب نے اس قدر لکھا ہے کہ مرد ابو الکلام بن عبد السلام بن محمد از علما
 احناف است و ماہ ربیعہ ۱۰۷۱ھ تسوید توفیق بن شرح فرست یافت۔ و رہندستان بشیر ابی الکلام ہرن فنی
 وار و درین شکے نیست کہ ادا طلب محل و از اسرار غل خالی است از علما قرن عاشد است۔ ابتداء خطبہ۔

فیہد اللہ یا من شہد لنا احکام الدین القویم و ہذا بفضلہ العظیم الی طریق المستطاع
 ۱۰۷۱ھ یہ شرح مختصر الوقایہ ۲۰ جزو میں ہے۔

۱۰۷۱ھ چہتا ترس گیا لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کس ضلع اور کس صوبہ میں یہ مقام واقع ہے۔ آباء میں یا اور کہیں ہے

فوقیت رکھتا ہے۔ اس میں تمام اصناف بلاغہ کی تعریفات، اور قواعد کو بیان کرتے ہوئے نظایر کا التزام کیا ہے۔ جو اس سے پہلے کتابوں میں قریب قریب معدوم ہے۔ خسرو دہلوی نے قدما کے مختصر اصناف کا ذکر کرنے کے علاوہ اپنی طبیعت سے بھی بہت نوعین ایجاد کی ہیں۔ اس طرح دو حصہ التسلل کے مصنف نے متقدمین اور خسرو کے مختصر اصناف کو بیان کیا ہے۔ اور خود بھی خسرو کی طرح اجتہاد سے کام لیا ہے۔ اور متعدد نوعین ایجاد کر کے، اپنی جدت پسند طبیعت کا ثبوت دیا ہے۔ (فہرست دیکھو)

مصنف نے ہر ایک طنعت کو کمال بھنگی، اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے جس میں مبصر سے مبصر، اور نکتہ چین سے نکتہ چین، آنکھ بھی کسی قسم کا نقص یا غامی نہیں نکال سکتی ہے اس کتاب کو بالفاظ صنعت نظر انداز بھی کر دیا جائے اور صرف مضامین اور زبان کی سلاست، اور فصاحت پر نظر ڈالی جائے، تب بھی مضامین کی دلچسپی، اور عمدگی کی تعریف نہیں کی جاسکتی ہے

چنانچہ ہم نے کسی ایک نظین صوفیہ کرام کی محفل سلع میں سنی ہیں۔ اور ان نظموں نے محفل کا رنگ بدل دیا ہے۔ اور اہل محفل آپ سے باہر ہو گئے ہیں۔ اس موقع پر ایک نظم کے دو شعر نقل کئے جاتے ہیں جو بہت اور نظموں کے زیادہ مقبول ہے۔ اور اس نظم میں صنعت طباق سلیبی بطور امر و نہی کا التزام ہے۔

دل بکسے مدہ بدہ در غم آن نگار من	ہر کسے کن کن بکن وصف جمال یار من
روئے قمر بین بین چہرہ گاہزار من	شہد و شکر مخور بخور خون بگلر عشق او

مصنف نے کتاب کا خطبہ بھی الدین اور رنگ زیب عالمگیر انار اللہ برہانہ کے نام پر لکھا ہے۔ اور یہ کتاب عرصہ چار ماہ (۱۳۸۹ھ) آباء میں تکمیل کو پہنچی۔ چنانچہ اس کا ذکر آخر

کتاب میں مصنف نے بہ صنعت تجنیس قافیہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

در الدآباد شد این لشوہ ختم	برد بان حاسدان گردید ختم
شش سال چار و ہشتاد و ہزار	نام این دو حکہ دارد بس ہزار

دو حکہ الصنائع تین شعبوں (بابون) پر منقسم ہے۔ اور ہر شعبے میں کئی کئی ثمرے (فضل) ہیں۔ چنانچہ شعبہ اول جن میں صنائع لفظی کا بیان ہے۔ ۲۱ ثمرے ہیں اور شعبہ دوم جس میں صنائع معنوی کا بیان ہے۔ ۶۱ ثمرے ہیں۔ اور شعبہ سوم جس میں صنعت لغزو معاد وغیرہ کا بیان ہے۔ ۲۸ ثمرے ہیں۔

اس مقام پر اس امر کا اظہار بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بعض عنوانات خصوصاً شعبہ اول) ایسے ہیں جس میں بطور صدر ایک صنعت ہے۔ اور اس کے ضمن میں کئی کئی صنعتیں مذکور ہیں۔ مثلاً پہلے شعبے کے پہلے ثمرے میں۔ حذث الالف - مناسبت افلاک - تجنیس قافیہ - تین صنعتیں ہیں علیٰ ہذا۔

جس مناسبت یا واقعہ کو بطور مثال نظم کیا ہے۔ اس کو نظم یا واقعہ کے پایہ سے گرنے نہیں دیا ہے۔ بلکہ اس میں وہی استادانہ شان قائم رکھی ہے۔

یہ ہی دماغ سوزی اور قابلیت ایسی ہے۔ جو مصنف کے کامل الفن اور استاد مسلم الثبوت ہونے کی قوی دلیل ہے۔

اس کتاب کے طبع کے وقت مصنف کے حالات لکھنے کے لئے ہم نے بہت کوشش کی اور فارسی کے تذکرے دیکھے، موقت الشیوع رسالوں میں مضامین لکھے، جا بجا احباب سے خط و کتابت کی، مطالع اور کتب خانوں میں استفسارات کئے، مگر افسوس ہے کہ ہم کو بالکل کامیابی نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ ہم اس قدر بھی نہیں لکھ سکے، کہ بید و بوکس صنائع، اور صورت

اور کس ملک میں واقع ہے۔ تاہم جس قدر اہمیت ہم پہنچی تھی وہ حوالہ قلم کی گئی۔
اس نسخہ کی صحت، اور مقابلہ کی غرض سے بھی ہندوستان کے مشہور کتب خانوں، مثلاً کتب خانہ
آصفیہ، اور کتب خانہ جات ریاستہائے راجستھان، راجپوتانہ، اور کتب خانہ خان بہادر علی شاہ
وغیرہ وغیرہ کی فہرستیں بھی دیکھی گئیں مگر یہ کتاب اس قدر نایاب ہے کہ اس کا دوسرا نسخہ دستیاب
نہوا۔ اور محبورا ہم کو اس طرح شائع کرنا پڑا۔

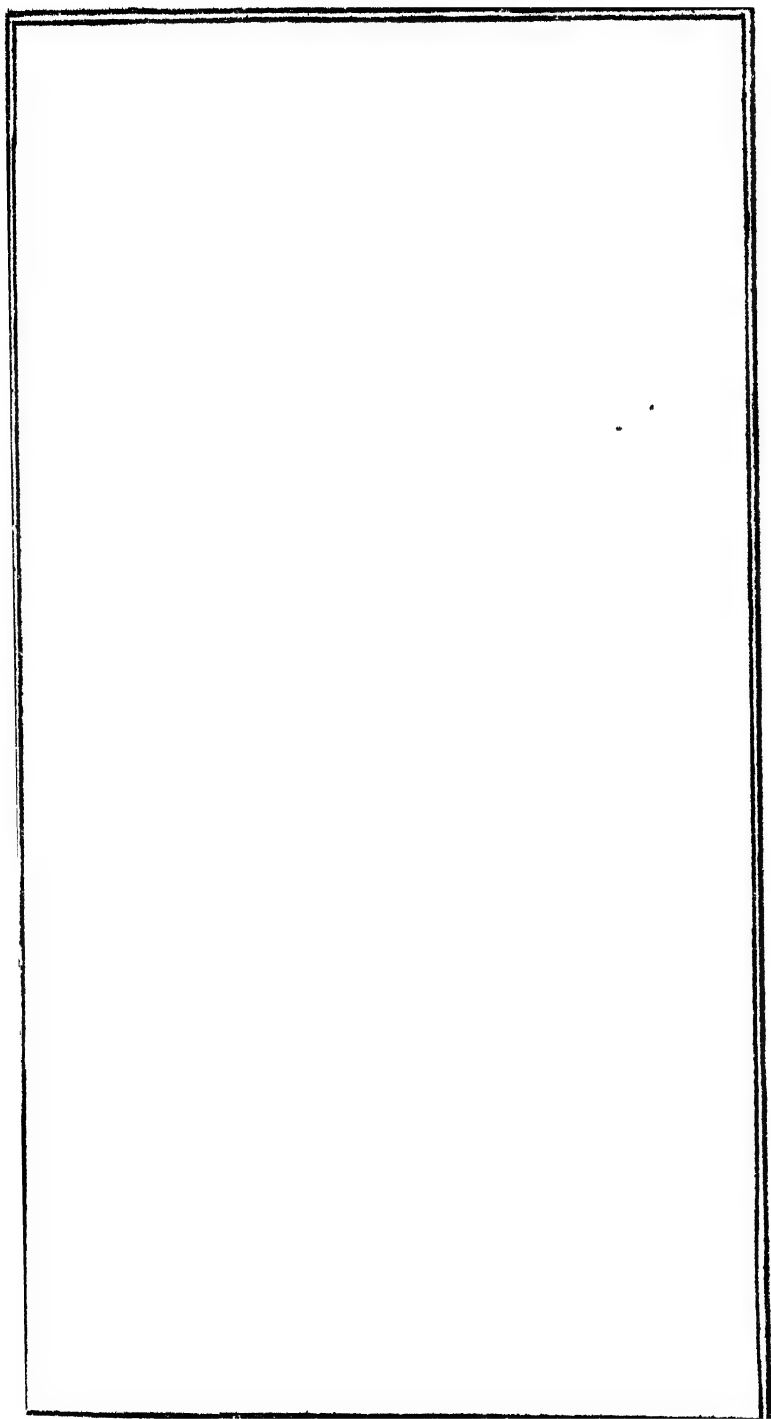
ہم نے اصل کتاب میں ایک حرف کا بھی تصرف نہیں کیا ہے۔ بلکہ مجسمہ طبع کرنا ہے۔ بغرض سہولت
اور زائد کے لحاظ سے ایک ضمیمہ اور فہرست کا اضافہ کیا ہے۔ آخر میں ہم دو صاحبوں کا شکریہ
ادا کرتے ہیں۔ اول تو مولوی سید محمد علی اصغر صاحب بلگرامی جنہوں نے میرا ماتمی
بلگرامی کی کلیات روانہ کر کے معلومات میں اضافہ کیا۔

دوسرے مولوی سید شمس اللہ شاہ صاحب قادری۔ جن جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب
میں مدد فرمائی

ابن علم خصوصاً طبقہ شعرا سے قوی امید ہے کہ اس نایاب رسالہ کی قدر کر کے، انجمن کو مشکور
فرمائیں گے فقط ۲۱ جمادی ۱۳۳۵ھ

سید محمد علی طبع آبادی
مستند انجمن ترقی علوم قدیمہ

کوٹلہ اکبر جہا
حیدر آباد دکن



کلام نادره زاد عالمگیر درین سال اشعار است
هر رمضان سال ۱۰۳۰
سید محمد علی بیگ آبادی -

در آله آباد شد این نسخه ختم
شد بسال چاه پشته و هزار
هر که طبعش آمده با هوش یار
کین چنین دیوان به کس نداد
طایر طبعم چو باز کرد باز
این شعر است که آمد بار بار
تا که میگرد و بگردون ماه و عین
در جهان جاری ز فیض باد عین
گرچه نامشروع بود این ^{چشمه} در ^{درد}
آرزو دارم بیان مام و عام
عفو و بخشش زین سخنهای چو باد
هم سلام از من بر آن قلع بدر
بیکه دارد در ضمیر خود بصر
هر که عشق مصطفی دارد بیال ^{و انانی}

بر دمان حاسدان گردیده ختم
نام این دو حسد که دار و بس هزار
ز دلمی احمد کلام بهوش یار
جز امام فضل رب عدل و داد
صید کرد این مرغ صنعتی چو باز
میچ و حسد این چنین ناورد بار
پاد نرد عاقلان مقبول عین
با محبوب غلایق ^{بیش} همچو عین
لیک هست اهل فضل ^{زیر} سب
از عطاسی مالک الخاتم عام
یارب از ذات دلم آباد بار
کز هلال او شق نموده قرص بدر
همچو من که در فدا بروی بصر
همچو پروانه بسوزد بروی بال ^{بیش}

اے امامی جان به شق او پدار

قلع کن از خاتمان و جای و دار

بآلخ

ضمیمہ دو حۃ الصنائع

۱۔ امام الدین۔ آمامی۔ بن شیخ ابوالکلام النعمانی البید و ابوی مصنف کتاب ہذا بعد از رنگ زیب عالمگیر کتاب دو حۃ الصنائع تصنیف ہوئی۔ اور مقدمۃ الکتاب بھی اوسے کے نام پر موسوم ہے و اذک حال معلوم نہ ہو سکا دیکھو ص۔ ضمیمہ ہذا

۲۔ اعجاز خسروی۔ یہ کتاب فن بلاغت میں حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ کی تصنیف سے ہے۔ اور چار جلدوں میں منقسم ہے۔ پہلی جلد میں امثلہ۔ دوسری جلد میں صنائع خطی تیسری جلد میں بدائع معنویہ۔ چوتھی جلد مقالات بلیغہ میں ہے

۳۔ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ۹۷۷ھ میں تخت نشین ہوا اور ۹۸۷ھ میں اپنی موت سے احمد نگر میں انتقال کیا ۸۹ سال کی عمر پائی شاہجہان کا بیٹا تھا۔ نہایت متقی اور پرہیزگار تھا۔ مذہب میں نہایت سخت تھا۔

آئین ملک گیری میں خدا واد قابلیت تھی۔ گویہ مشہور ہے کہ سلطنت تیموریہ کے زوال کا باعث ہوا۔ مگر استحکام سلطنت کے اصولوں پر حکمرانی کی۔ باپ کو قید کر کے خود مختار بنا۔ اور بھائیوں سے معرکہ آرائیوں میں کامیاب ہو کر تخت ملا۔ فتاویٰ عالمگیری جو فقہ میں ایک مستند کتاب ہے اسی کے حکم سے تدوین ہوئی۔

۴۔ شاہ برہان الدین رازاکی خلیفہ حضرت شاہ عیسیٰ جیند اللہ برہانپوری کے تھے۔ متوکل اور تازک الدینا تھے۔ ہدایت خلق اللہ۔ اور قربیت سالکان راہ حق میں مشغول رہتے۔ زمانہ شاہزادگی میں عالمگیر خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور خاص عقیدت رکھتا تھا۔ تاریخ خانی خان میں مفصل حال لکھا ہے۔ مرآۃ العالم میں ہے کہ نواب عاقل خان

رازی ان کا مرید تھا۔ اور شہزادہ الحیات جو ملفوظات ہے۔ وہ اسی کی ترتیب دی ہوئی ہے
 ۵ شعبان ۱۰۸۸ھ میں اپنے انتقال فرمایا۔ انہی برس کی عمر پائی۔ اور سندھی پورہ
 برہان پور میں دفن ہوئے۔ انکی ملفوظات میں ایک کتاب رواج الانفاس بھی ہے۔
 شرح اسماء حسنی۔ شرح آمنت باللہ انہی بزرگ کی تصنیف سے ہیں۔ نواب غفران
 مآب میر نظام علیخان بہادر نے ایک روپیہ یومیہ تعلقہ ملکا پور صوبہ برار سے حزار کے
 اخراجات روزانہ کے لئے مقرر کر دیا تھا۔ آپ کے سجادہ نور البرہان عرف بنے صاحب
 گزرے ہیں۔ اور میر عابد علی اور میر جنید علی دو فرزند تھے (از تاریخ خانی خان۔ تاریخ
 برہان پور)

۵۔ امیر تیمور گورگان صاحب قرآن کا نسب نامہ جنگیز خان تک پہنچتا ہے
 باپ کا نام طراغائی خان تھا۔ شعبان ۱۰۸۸ھ م ۹ راپریل ۱۳۳۶ء شہر کشمیر میں پیدا ہوا
 ۱۰۸۸ھ م ۱۰۸۸ھ میں تخت پر بیٹھا۔ اور سمرقند کو درالخلافت قرار دیا۔ ۱۰۸۸ھ میں ہندوستان
 آیا۔ اور محمود بادشاہ لودھی سے لڑا۔ اور ہندوستان کو فتح کیا۔ چار شنبہ ۱۰۸۸ھ شعبان
 ۱۰۸۸ھ کو انرا جو ختن میں واقع ہے انتقال کیا۔ بخش سمرقند میں لائی گئی۔ اور سید
 امیر کلان کے گنبد میں دفن ہوا۔ اس نے کل ۳۵ برس سلطنت کی اور حصول سلطنت
 میں ہزار ہا تکلیفوں کے سامنے رہے۔ جن کو نہایت ہی استقلال اور جراتوری سے بھرتا رہا۔ اس کے
 چار بیٹے جہانگیر مرزا۔ عمر شیخ۔ میران شاہ۔ شاہ رخ تھے۔

۶۔ مرزا میران شاہ تیمور کا بیٹا ہے۔ اپنے باپ کے عہد میں عراق کا حاکم تھا۔ بعد
 وفات امیر تیمور سلطنت پر قابض ہوا۔ مگر بوجہ زخم سراسوطہ سلطنت کے انجام دینے سے
 معذور تھا۔ اس لئے مرزا ابوبکر اس کا بیٹا کام کرتا تھا۔ ۲۴۔ ذیقعدہ ۱۰۸۸ھ میں

میران شاہ قرا یوسف ترکمان کی لڑائی میں مارا گیا عمر ۴۷ سال چار ماہ کی پائی اور تین سال سلطنت کی۔

۷۔ محمد شاہ ابن میران شاہ اسکے پیدائش اور جلوس کے سنہ کے علاوہ اور حالات بھی مجلت میں نہ مل سکے ۱۲۵۲ء میں اس کا انتقال ہوا سلطان ابوسعید اور منوچہر دو بیٹے چھوڑے۔

۸۔ سلطان ابوسعید ۱۲۵۳ء میں پیدا ہوا ۱۲۵۵ء میں پچھیل برس کی عمر میں سمرقند کے تخت پر بیٹھا۔ اور اٹھارہ برس بادشاہی کی۔ اور بڑے فتوحات حاصل کئے ۱۲۵۳ء میں فوت ہوا۔ تین لڑکے تھے جن میں ملک تقسیم ہو گیا۔

۹۔ مرزا عمر شیخ ۱۲۵۶ء سمرقند میں پیدا ہوا۔ سلطان ابوسعید کا بیٹا تھا۔ اور وہ اس کو بہت عزیز رکھتا تھا۔ بعد وفات اپنے باپ کے ۱۲۵۳ء میں اراکین اور امراء نے بادشاہ بنایا۔ اور در السلطنت اند جان قرار پایا۔ خواجہ عبدالعزیز سے خاص عقیدت تھی ۱۲۵۹ء میں انتقال کیا۔ اس کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں ۱۰۔ سلطان ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ۔ یہ امیر تیمور کا پرپوتا تھا ۱۲۵۳ء میں پیدا ہوا۔ دہلی میں ۱۲۵۶ء میں جلوس کیا۔ اور پچاس برس کی عمر پائی۔ قریب اگرہ کے انتقال کیا۔ اور اس کے مرنے کی ایک دلچسپ کہانی مشہور ہے۔ انگریزوں کی غداری تک اس کے خاندان میں سلطنت تھی۔ یہ بادشاہ نیک اور رحمدل گزرا ہے۔

۱۱۔ سلطان نصیر الدین محمد ہمالیون بادشاہ ۱۲۵۳ء میں تخت نشین ہوا اور یہ بابر کا بہت ہی پیارا بیٹا تھا۔ ۱۲۵۶ء بقول بعض ۱۲۵۷ء میں کتب خانہ کی چمت پر سے گرا اور چند روز بیمار رہ کر دنیا سے رخصت ہوا۔ بعض تاریخوں میں لکھا ہے

کہ زمین پر سے پاؤں پھسل کر گرا اور مر گیا۔

۱۲۔ ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ - جاپان کا بیٹا تھا۔ ۱۴۔ اکتوبر ۱۵۲۲ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۵۵۶ء اور بقول بعض ۱۵۵۷ء میں تخت پر بیٹھا۔ اور اپنی موت سے ۱۵۵۷ء میں انتقال کیا۔ ہندوستان کے بادشاہوں میں نامور و بڑا ہے اور اچھے عقلمند نامی بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا مذہب نہیں معلوم کیا تھا۔ بعض شہاسی اور بعض کہتے ہیں ہنود کے مذہب کا معتقد تھا۔ مگر اصل میں وہ کسی مذہب سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ لیکن مذہب کی تحقیق کا بہت شوق تھا۔ اور مختلف مذاہب کے علماء کا مناظرہ کیا کرتا تھا۔ اور غیر ملک سے علماء طلب کئے جاتے تھے غیر متعصب تھا۔

۱۳۔ ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر ۱۵۶۷ء میں پیدا ہوا۔ ۱۵۹۰ء میں قلعہ اکبر آباد میں تخت پر بیٹھا اور جہانگیر خطاب اختیار کیا اپنی موت سے ۱۶۲۷ء میں انتقال کیا۔ یہ اکبر کا بیٹا تھا۔ شراب کثرت سے پیتا تھا۔ اور اپنی بیگم نور جہان کا تابع تھا۔ اس کے تین بیٹے شاہ جہان - خسرو - پرور - تھے۔

۱۴۔ شہاب الدین شاہ جہان ۱۶۲۷ء میں تخت پر بیٹھا۔ اور اپنے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر کے قید میں انتقال کیا۔ اس نے سلطنت کو نہایت ہی رونق دی۔ مسلمانوں کی سلطنت میں ہندوستان نے جیسا اس بادشاہ کے وقت میں عروج پایا۔ ایسا نہ کہی تھا اور نہ اس کے بعد ہوا۔ تخت طاؤس اور روضہ تاج گنج اسی نے بنوایا۔ اس کو صاحب قرآن ثانی بھی کہتے ہیں۔

۱۵۔ اورنگ زیب عالمگیر نمبر ۳ کا نوٹ دیکھو۔

۱۶۔ حضرت افضل العلماء شیخ الاسلام شیخ نظام برہان پوری۔ یہ بزرگ پرہیزگار اور خدا پرست گزرے ہیں۔ اکثر کتب متداولہ۔ برہان پور میں قاضی نصیر الدین برہان پوری سے پڑھی تھیں۔ چالیس برس کے قریب اورنگ زیب عالمگیر کے پاس نہایت اعزاز اور احترام کے ساتھ رہے۔ فتاویٰ عالمگیری آپ ہی کی سعی اور انتہام سے تالیف ہوئی۔ آپ کی عمر انٹی برس سے زائد ہوئی اور علمائے قرنِ حادی عشر سے ہیں۔

از محبوب الباب فی تعریف الکتاب والکتب ص ۵۱۶

۱۷۔ حالات معلوم نہ ہو سکے۔

۱۸۔ حالات معلوم نہ ہو سکے۔

۱۹۔ حالات معلوم نہ ہو سکے۔

۲۰۔ حالات معلوم نہ ہو سکے۔

۲۱۔ حالات معلوم نہ ہو سکے۔

۲۲۔ حالات معلوم نہ ہو سکے۔

۲۳۔ حالات معلوم نہ ہو سکے۔

۲۴۔ حضرت شیخ محمد افضل الدین آبادی خلیفہ سید محمد کاپوری اور وہ خلیفہ امیر ابو العلماء کے تھے رحمۃ اللہ علیہ میں انتقال ہوا۔ اور والد آبادی میں دفن ہوئے۔ اس سے زائد کچھ حال معلوم نہ ہو سکا۔

۲۵۔ حضرت ابو الحسن یحییٰ الدین امیر سرود پوری سنہ ولادت معلوم نہوا۔

۱۔ حضرت سیدنا امیر ابو العباس بنی الاطرشی اگرہ میں دفن ہیں سلسلۃ میں وفات ہوئی۔ مزید حالات کے لئے سوانح ابو العلماء مولفہ مولوی سید محمد علی شبر صاحب مطبوعہ قاسم پریس لا خطہ ہو۔

۱۷ شوال ۸۵۸ ھ چار شنبہ کو انتقال ہوا۔ آپ کے والد امیر سیف الدین قبیلہ لاچہن کے
 امرا سے ہیں۔ نواح بلخ کے تھے۔ ہندوستان میں آئے پٹالہ میں امیر خسرو اور دو
 لڑکے اور پیدا ہوئے۔ امیر خسرو نے بعض تصنیف میں اپنے باپ کے حالات لکھے
 ہیں۔ بعد میں بلوچ شیخ المشائخ نظام الدین اولیا کے مرید ہوئے۔ تصنیفات کی
 تعداد سو کے قریب ہے مگر بعض کا پتہ نہیں۔ ابتداء میں شاہزادہ محمد کے مصاحب
 تھے اوسکی وفات کے بعد غیاث الدین بلبن کے مقرب ہوئے۔ اور محمد تغلق کی اتالیکی
 سلطنت تک زندہ رہے۔ بادشاہوں میں عمر گزاری اور سات بادشاہ دیکھے۔
 شیخ المشائخ کے انتقال کے چھ ماہ بعد آپ کا انتقال ہوا۔ اور اوسکے پائین دفن ہوئے
 آپ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور بقول بعض پچتر برس کی۔ حسن دہلوی جو فوائد الفوائد کے
 مصنف ہیں انکے ہم عصر تھے۔
 ۲۶۔ حالات معلوم نہوسکے۔

تمام شد

